لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت

ہر چہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام فیوضہ واقبالہ

سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

هر چه کنی بخود کنی گر همه نیک و بد کنی

التقدیر

تصنیف

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام فیوضه و اقباله

سشن جج سرکار آصفیه

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

قیمت [illegible]　　　　[illegible]

دیباچہ

باعثِ تصنیف میرے عزیز کا وہ خط ہے جو صفحہ ۱ پر نقل ہوا ہے - اونکا اور اکثر احباب کا اِصرار موجب طبع و اشاعت ہوا یہ کتاب گویا میری طرف سے جواب خط ہے مین اپنی محدود نظری اور ہیچمدانی کا معترف ہون - اگرچہ جیسا کہ مین فی صدا لکتاب ہذا مین ذکر کیا ہے - اپنی وسعتِ نظر کی حد تک جملہ آیات قرآنی جو مسئلہ تقدیر سے متعلق ہوسکتی ہین - اُن کل کو اس کتاب مین جمع کر لیا ہے - تاہم انسان ہون علمیت کا دعویٰ مطلقاً نہین رکھتا ہون - مغرز ناظرین سے ملتمس ہون - کہ اگر کوئی آیات میری تلاش سے رہ گئی ہون - تو اوس سے مطلع فرماوین - احسان ہوگا - تاآن کہ اگر یہ کتاب بنظر پسند ملاحظہ فرمائی جاوے - تو طبع آیندہ مین اونکا اندراج کر دیا جائیگا اور اوسی ضمن مین بعض خاص آیات کی تشریح بھی کردیجائیگی -

ناشکری ہوگی اگر مین اوس رہنمائی کا اعتراف نہ کرون جس سے میری بیحد و انتہا امداد

ہوی ۔ یعنے شمس العلما[1] مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمۂ قرآن شریف کی ابتدائی
فہرستِ مضامین اور مولوی وحید الزمان[2] نواب وقار نواز جنگ مرحوم کی تصنیف
تبویب القرآن اور مولوی سید مقبول[3] احمد صاحب کا مبسوط اور "انمول اَنڈکس"
آیاتِ قرآن شریف کا جن (۷) ترجمون اور تفاسیر کا مین نے استعمال کیا ہے اونکا
ذکر بضمنِ کتاب کر دیا گیا ہے صہ ۱۱

اس تصنیف مین میرے (۵) یوم محض نوٹ لینے مین صرف ہوے ۔ پھر
ایک ہفتہ آیاتِ متعلقہ کے انتخاب مین صرف ہوا ۔ اِسکے بعد (۲۰) دن تحریرِ مُسَوَّدہ
مین گزرے ۔ خدا سے میری دعا ہے کہ میری اس محنت سے مومنین کو فائدہ پہنچے فقط

حیدرآباد ۔ غرۂ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ
مطابق ۱۲ اردیبہشت ۱۳۲۹ف موافق ۱۸ جولائی ۱۹۲۰ء

سیّد
بخشش نبی میر عسکر علی

تمہید

خط باعثِ تصنیف

چوک - مدراس
۲ رفبروری ۱۹۲۰ء

جناب خالو صاحب قبلہ دام ظلکم

قدم بوس اِس وقت میرے پاس دو دوست بیٹھے گناہ و ثواب کے متعلق بحث کر رہے ہین - ایک صاحب کا قول ہے کہ بُرے سے بُرا کام بھی جیسے - شراب خواری ۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین - تو کوئی گناہ نہین ہے دوسرے دوست کہتے ہین - کہ تقدیر مین جو کچھ ہو - تدبیر بھی شرط ہے - تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے - مین نے بہت کچھ حجت کی مگر قائل نہ کرا سکا - اسلئے اِس مسئلہ مین آپسے ہدایت چاہتا ہون - زیادہ چہ عرض -

اطاعت شعار

نور

(نواب غلام محمد نور اللہ خان بہادر عرف چاند پادشاہ)

نوٹ - کاتب کا مجھسے جو رشتہ ہے وہ اس خط کے خطاب سے ظاہر ہے یہ صاحب نوابِ کرناٹک والاجاہ مرحوم و مغفور گوپاموی کی چھٹی پشت کے پوتہ ہین بیش مقدار کرناٹکی مشاہرہ پاتے ہین

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

حیدرآباد دکن
۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

عزیزی چاند پادشاہ حرسک اللہ تعالےٰ

اَللّٰہُ مَعَکُمْ وَمَعَنَا یہہ مسئلہ "جبر و قدر" کا ہے - بڑے معرکہ کا مسئلہ ہے - ہزارہا کتب لکھی پڑی ہین - تاہم متشکّی المزاج کی تشفی نہین ہوتی - خدا میری اس تحریر مین اثر دے - تمہارے دوست کے جس دعوے کی تم تردید چاہتے ہو - وہ بالفاظ قائل حسب ذیل ہے - جس کے دو حصے ہین -

(۱) "برے سے برا کام بھی جیسے شراب خواری - زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"-

(۲) "اگر اوس فعل کو ہمنے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے - لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین - تو کوئی گناہ نہین ہے"

قائل نے خدا کا بھی نام لے لیا ہے - اس سے ہم یہہ امر مسلمہ سمجھینگے کہ قائل صاحب خدا کے قائل ہین - لہذا مسلم ہین - خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین -

قائل صاحب بتادین - آپ کا خدا اچھا یا برا - آیا آپ کا خدا اپنے ارادون اور خواہشات مین متفرق ہے - یا مستقل - ہر برا بھلا فعل دونون خود کراتا ہے - خود گناہ کا حکم دے - اور گناہ کا ارتکاب کرائے - پھر خود الٹے ترشے - سزا دینے پر تلے - کیا کوئی مسلمان خدا کی ذات سے ایسی کیفیت منسوب کر سکتا ہے ؟ یہہ معقولیت

آپ کے پہلے جزء دعوے کی ہوئی۔

جزء دوم کے متعلق یہہ سوال وارد ہوتا ہے۔ کہ یہہ سمجھنا کہ مین اپنے ارادہ سے ایسا فعل کررہا ہون۔ یا یہہ سمجھنا کہ خدا کے حکم سے ایسا فعل کررہا ہون۔ اسطرح سے سمجھنے کا فعل آپکا اختیاری ہے یا کسی اور کا؟ آپ کے اِس دعویسے خود آپکا بُطلان اِسطرح ہوتا ہے۔ کہ دونوطرح سے سمجھنا آپکا اختیاری امر ہے۔ چاہو اِسطرح سمجھو۔ چاہو اوسطرح سمجھو۔ آپکا جی جو چاہے کرتے جائیے۔ اور یہ کہتے جائیے۔ بھائی مین نے تو اپنے ارادہ سے نہین کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ اِس پر کوئی آپ کو مار بیٹھے۔ اور آپ کا بُھرتا بنا دے۔ آپ تو ضرور ایماناً و اعتقاداً مجسٹریٹ کے پاس اِستغاثہ نہ کرینگے۔ کیونکہ آپکی پٹن تو آپکے اعتقاد مین بحکمِ ایزدی ہوی۔ یہ کیسا ڈھکوسلہ گناہ کے ارادہ کا ہے؟۔ صاف خدا سے اِنکار کردو۔ کہدو۔ ہم جو چاہینگے کرینگے کسکا اسمین اجارہ ہے؟

قائل صاحب کے ذہن میں غالباً لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ کا مضمون ہے۔ ترجمہ۔ ایک ذرّہ بھی بلا حکم اللہ کے نہین حرکت کرتا۔ جو نہ حدیث ہے نہ آیۂ قرآنی۔ بلکہ کسی عرب کا قول ہے۔ اِس مادّہ مین آیاتِ قرآن آیندہ سناؤنگا۔ ذرا اِسی قول سے بحث کرلون۔

اِنسان کو شیطان اوبھارتا رہتا۔ کہ کوئی حیلہ یا تاویلِ شرعی گناہ کے لئے نکال لیجئے۔ تا آنکہ اوسکا مدعا پورا ہوجائے۔ کہ گناہ بدترِ گناہ ہوجاے۔ ایسا ہی رُجحان ہے۔ جو اِس قول کے ایسے معنے کرا رہا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو تو اِس قول مین دو لفظ سمجھنے کے قابل ہین۔ یعنے تَتَحَرَّكُ اور ذَرَّةٌ۔ ان ہر دو کے لئے جسمیّت مادّیّت لازمی ہے۔ حرکت جسم ہی سے مخصوص ہے۔ اور ذَرَّةٌ۔ گو وہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہو

مگر ہے تو مادہ ہی۔ پس یہہ قول مطلق مادّون اور جمادات سے متعلق ہے نفسِ انسان
سے متعلق نہین ہے جسمِ انسان تو بعدِ موت بھی سالم وکامل رہتا ہے۔ مگر بے حس و
حرکت۔ بلا احساس وادراک۔ تو دۂ گوشت واستخوان۔ ایک مادۂ مطلق کی طرح رہتا ہے۔
انسان کا اطلاق اُس کالبُد پر اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ روح ونفس اُس سے عمل کراتا ہے
نفسِ انسان کوئی مادّی شئے نہین ہے اسلیئے یہہ قول نفسِ انسان سے متعلق نہین ہے۔
اگر یہہ کہا جائے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ پیر سے عمل کرتا ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
اعضائے بدن وسیلۂ عمل ہین عمل نتیجۂ ارادہ ہے۔ اور ارادہ نفس کرتا ہے۔ بعض گناہ
بلا واسطہ اعضاء بھی تو سرزد ہوتے ہین۔ مثلاً کفر وشرک کا اعتقاد۔ جو محض ذہنی کیفیت
ہے۔ پس اس قول کا صحیح معنٰے یہہ ہے۔ کہ جن اشیاء مین خدا نے قوتِ ارادی اختیارِ
فعلی نہین دیا ہے۔ وہ اشیاء بطور خود حرکت نہین کرسکتین آپ کو معلوم ہوجانا چاہیئے۔
کہ انسان مین خدا نے قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی دیا ہے۔ اور گویا فرماتا ہے کہ اب
تم پر ہمارا جبر نہین ہے۔ ہمنے تمکو قدرتِ عمل دیدی ہے۔ اپنی قدرت کا استعمال ہماری
ہدایت کے موافق کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہماری شرع کی تعمیل نہین کی لہذا اثم کے
مرتکب ہوے۔ فریب مین آ گئے شیطان کے۔ فریبِ شیطان نے تم مین اور
خدا مین جدائی پیدا کردی۔ لہذا تم ذنب کے مرتکب ہوگئے پھر تو تم دوزخ کی آگ
مین جھونک دیے جاؤگے۔ یہہ معنی ہین جبر وقدر کے بہ حدِّ انسان۔ لیکن جن مخلوق
مین قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی نہین ہے اُن کے متعلق جبر وقدر کے یہ معنی ہونگے۔
کہ ان پر جبر ہے۔ اِن مین کسی قسم کی قدرتِ عمل نہین ہے۔
یہہ تو جواب ہے تمہارے دوست کے دعوے کا لیکن چونکہ یہ ایک معرکہ کا مسئلہ ہے

اور اس سے بہت سے مومن مسلمان گمراہ ہو رہے ہین اسلیئے جہانتک ممکن ہو اس مسئلہ کو صاف کر دینا انسب ہے اگرچہ مجھسے بہتر بزرگوارون نے اس مسئلہ مین بسیط کتب لکھدی ہین لیکن اُن کے پڑھنے اور سمجھنے کیلئے استعداد علمی کی بھی ضرورت ہے۔ اور اکثر ان مین دیگر اہم مسائل بھی شامل ہو گئے ہین۔ میرے خیال مین یہ اتفاقی ہے کہ جسطرح فعل ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے۔ اوسیطرح اس مسئلہ کا فہم بھی ایسی ہو کہ ہر انسان اسکو سمجھ جائے حتی کہ بے علم شخص۔ کم عمر لڑکا۔ سادہ فہم عورتین بھی۔ اسکو بلا تکلف سمجھ سکین۔ ایک اور امر بھی میرے پیش نظر ہے۔ وہ یہ ہے کہ جملہ کتب ہدایت کی غرض یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ نوعمر طبقہ ہدایت لے۔ اور اپنی آیندہ زندگی کے اعمال درست کرے لیکن نوعمرون مین باقتضائے عمر یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ خود کو دنیا بھر سے زیادہ واقف سمجھتے۔ اور عقل ہی سے ہر بات کو قبول کرنا چاہتے۔ میرے مخاطب بھی نوعمر ہین جنکی عمر تقریباً بیس سالہ ہے۔ اور عقلی اُمنگون مین ہین۔ مجھے سخت افسوس ہوگا۔ اگر مین اُن کو یہ کہکر مجبور کرون کہ فلان حدیث ہے۔ فلان امام کا قول ہے۔ فلان فلان بزرگانِ دین کے اقوال ہین اِنکے مقابلہ مین بلا عذر و حجت سر تسلیم خم کرلینا چاہیئے۔ ورنہ کافر ہو جاؤگے مین یہ طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہون کہ محض عقلی بحث سے اس مسئلہ مین قائل کرادون۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

قائل کا قول ہے "بڑے سے بڑا کام بھی۔ جیسے شراب خواری زنا وغیرہ۔ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"۔ اس سے یہ نتایج مستخرج ہوتے ہین۔ کہ افعال کا وجود ہے۔ اور وہ بہت سے ہین۔ منجملہ اُن کے چند حسنہ یعنے افعال نیک ہین۔ اور چند بد یعنے سیئہ منجملہ سئیات کے شراب خواری اور زنا کا ذکر کرکے وغیرہ کی لفظ سے تعدد

ظاہر کر دیا۔ لیکن یہہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کس وصف کی وجہہ سے فعل فعلِ بد یعنے سَیّئہ
یا گناہ بن گیا۔ گناہ کے لئے دو لفظ ذہن مین آتے ہین۔ یعنے اِثم اور ذَنب
اِثم کی تعریف ہے۔ مَا یَجِبُ التَّحَرُّزُ مِنْهُ شَرْعًا وَ طَبْعًا۔ ترجمہ۔
جس سے پرہیز کرنا ازروے شرع اور طبعیتِ انسانی لازم ہے۔ (علامہ سید شریف)
ذَنب کی تعریف ہے۔ مَا یَحْجُبُكَ عَنِ اللّٰهِ ترجمہ جو پردہ کر دیتا ہے۔
یعنے درمیان آجاتا ہے۔ یعنے جدائی پیدا کر دیتا ہے تجھ مین اور خدا مین (ایضاً)

اِن ہر دو تعریفون کو ملا کر ایک ہی تعریف گناہ کی یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ وہ
فعلِ انسانی ہے کہ جسکو خدا پسند نہین فرماتا۔ اسلئے کہ اگر ازروے شرع پرہیز لازم ہی تو
غرض رضاجوئی باری تعالیٰ ہوی۔ اور اگر بندہ اپنے مین اور خدا مین جدائی پیدا نہونا
چاہتا ہے۔ تو بھی مطلب رضاجوئی ربانی ہوا۔ اوپر کی تعریف سے یہ ظاہر ہوا ہے
کہ گناہ ایسا فعل ہے کہ جس سے پرہیز کرنا مناسب ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ
پرہیز کرنا چاہیے انسان تو پرہیز کر سکتا ہے۔ مگر معترض یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسطرح پرہیز
کرنے یا نہ کرنیکا خیال بھی خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اب ہم کو اسی سے متعلق بحث کرنی
ہے۔ کہ کسی فعل کے کرنے کی رغبت یا خواہش جو انسان کو ہوتی ہے۔ آیا وہ خدا کے
حکم سے ہوتی ہے یا یہ امر اختیاری انسان سے ہے۔

اسکی تحقیق کے لئے ضرورت اِسکی ہے کہ مَشِیَّت اور مَرضی مین تمیز کرلیں۔
مَشِیَّت کے معنے خواہش کے ہین۔ اِس اعتبار سے فرض کرو کہ تمہاری خواہش
ہے کہ تمہارا ایک باغ ہو۔ اسمین ایک کوٹھی ہو اور تم اسمین خوش عیش بسر کرو۔ لیکن
یہ خواہش تمہارے ذہن ہی مین رہی۔ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لئے تمہاری

طرف سے انتہا کی ضرورت ہے۔ تم زمین خریدوگے۔ اوسمین مکان کے لئے ایک قطعہ مخصوص کروگے۔ پھر باقی زمین کے قطعات کروگے۔ کہ فلان فلان قطعات مین فلان فلان درخت اور چمن لگائے جائین۔ خلاصہ یہہ کہ یہہ سب اہتمام تم کروگے۔ فرض کرو کہ یہہ سب کچھ تم نے کردیا۔ باغ اور کوٹھی تیار کرلی۔

ایک دوسری مثال لو تمھاری خواہش ہے کہ پیادہ روی مناسب نہین ہے سواری رکھنی چاہیے۔ اسکا بھی تم نے اہتمام کیا۔ روپیہ فراہم کیا۔ بگی گھوڑے کی تلاش کی۔ خرید بھی کرلیا۔

مگر باغ سرسبز وشاداب نہین رہ سکتا جب تک کہ تم باغبان نہ مامور کرو۔ اور سواری کے لیے بھی تمکو کوچبین اور سائیس کے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس انکو بھی تم نے نوکر رکھ لیا۔

اتنی مشکلون کے بعد تمھاری خواہش اس حد تک تو پوری ہوگئی۔ کہ باغ اور سواری موجود ہوگئی۔ اس نتیجہ کا پورا ہونا بھی تمھارے اختیار مین نہین تھا۔ مانع و مزاحم کوئی امور ہو جاتے۔ تو مدعا ہی پورا نہ ہوتا۔ یا یہہ ہوتا۔ کہ نتیجہ تو نکلتا مگر حسب دلخواہ نہ نکلتا۔

مشیّت کی لفظ خداے تعالی کی خواہش کے ساتھ مخصوص ہوگئی ہے اور خدا کی مشیّت یعنے خواہش کی یہہ کیفیت ہے۔ کہ ادہر خواہش کی۔ اُدہر اہتمام بھی از خود ہوگیا۔ اور نتیجہ بھی برآمد ہوگیا۔ یہہ فرق ہے انسان کی خواہش مین۔ اور خدا کی مشیّت مین۔ گویا خدا کی مشیّت مین خواہش اور اہتمام اور جملہ لوازم و مراتب اہتمام شامل ہین اوسکے پورا ہونے مین کوئی امر مانع و مزاحم نہین ہوسکتا ہے۔ نتیجہ بھی برآمد ہوجاتا اور وہ ہمیشہ خدا کی خواہش کے موافق ہی ہوتا۔

اب پھر ہم تمھارے باغ اور سواری کیطرف متوجہ ہوتے ہین - کیونکہ وہ فقط موجود ہوگئے ہین - مگر صرف مین آنکی نوبتہ نہین آئی - اِس کے لئے ضرورت ہے کہ تم باغبان اور کوچمین اور سائیس کو ضروری ہدایات دو - کہ وہ کسطرح کام کرین پس تم نے باغبان کو ہدایت دی کہ درختون کی حفاظت کرے - چمن اور کونڈون کی حفاظت کرے - آب رسانی ٹھیک کرے - باغ کے ثمرہ کی حفاظت کرے - وغیرہ - اور کوچمین کو ہدایت کی کہ سائیس کے کام کی نگرانی کرے گھوڑے گاڑی کو اچھی حالت مین رکھے - ہانکنے کے وقت دوسری گاڑی سے ٹکر نہ لگائے - باگین سنبھالے رکھے - کہ گھوڑا ٹھوکر نہ لے - اور سائیس کو ہدایت کی کہ دانہ چارہ برابر دیا کرے - خیانت نکرے - مالش ٹھیک کرے - گھوڑے کو پاک صاف رکھے - اوسکی صحت کا خیال رکھے -

تجربہ سے تم کو معلوم ہوا کہ باغبان - آب رسانی ٹھیک نہین کرتا ہے - درخت خشک ہوگئے - ثمرہ چوری کرتا ہے - کونڈے بے احتیاطی سے توڑ دیئے - سائیس نے دانہ چرالیا - مالش ٹھیک نہین کی - گھوڑے کے سُم مین کیڑے پڑگئے - کوچمین نے دوسری گاڑی سے بگی ٹکرا دی - تمکو صدمہ آیا - گاڑی ٹوٹی - باگین بھی چھوڑ دیں - گھوڑے نے ٹھوکر لی -

اِن واقعات پر غور کرو - تم نے اِن لوگون کو نوکر کیا - اون کو تمھارے باغ پر - بگی - گھوڑے پر اختیار دیا - اور اوس اختیار کے اِستعمال کا طریقہ بتا دیا - پوری ہدایت کردی - مگر اونکا عمل درست اور حسب ہدایت نہین ہوا - نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمھاری مرضی کے موافق تمہارے ملازموں نے عمل نہین کیا - ملازم کی حیثیت سے تم نے اونکا وجود تو قائم کردیا - اور اونکو ایک دستور العمل کے طور پر طریقۂ عمل

کی ہدایت بھی کردی۔ مگر اونھون نے ویسا عمل نہین کیا۔ جس سے تم راضی ہوتے۔ اس لیئے تم اون کو سزا دوگے۔ موقوف کرو گے۔ اختیار عمل تم ہی نے اونکو دیا تھا اس ہدایت کے ساتھ کہ کسطرح عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اونہون نے اسکا عدول کیا۔

اسی باغ کی تمثیل کے ساتھہ ایک اور امر بھی فرض کرلو۔ تمھارے باغ مین گھانس ہری۔ اچھی۔ اور بہت ہے۔ تم تمھارے گھوڑے کو چرنے کیلئے چھوڑتے ہو۔ گھوڑے نے چمن کے خوشنما پودے بھی کھالئے۔ ٹھکراکر کونڈے توڑ دیے۔ اور ہمسائے کے بھی باغ مین جاکر نقصان پہونچایا۔ ہمسایہ کا نقصان تم اپنی ذات سے بھرتے ہو اور گھوڑے کو سزا دینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ یہ کیون؟ اسوجہ سے کہ تم کو معلوم ہے کہ گھوڑے مین عقل نہین ہے۔ اچھے برے کام کی تمیز نہین ہے۔ مگر باغبان پر تدارک کرتے ہو۔ کہ کونڈے کیون توڑے۔ اس لئے کہ اوس کو عقل ہونیکی وجہ سے تمیز اچھے برے کام کی ہے۔ حکم کی تعمیل اور اوس کے عدول کو وہ سمجھتا ہے۔

انسان نے خواص عالم کو جہانتک دریافت کیا ہے۔ اسمین اپنی ذات کے متعلق یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اسمین یعنے انسان مین دو جوہر خاص خدا نے عطا فرمائے ہین۔ یعنے۔ **عقل** اور **قوت ارادہ**۔ ارادہ تابع عقل قرار پاتا ہے۔ کیونکہ عقل سے انسان سمجھتا۔ سمجھکر عمل کا ارادہ کرتا۔ اور ارادہ کو عمل کی حد تک پہونچاتا۔ انھین جوہرونکی وجہ سے انسان **اشرف المخلوقات** ہے۔ قائل صاحب کی حجت ایسی ہے کہ جس سے انسان عقل اور ارادہ دونو سے خالی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ انسان کی تعریف یہہ کیگئی ہے کہ وہ۔ جسم ہے۔ نامی۔ یعنے ازخود بڑہنے نمو کرنیوالا ہے۔ ذی عقل ہے اور متحرک بالارادہ ہے یعنے اپنے ارادہ سے حرکت کرتا ہے۔

اِنسان مین عقل و علم کا جوہر عطا فرمانے کے بعد خدا کا فرمان یہ ہے۔ کہ اِنسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل ہمیشہ نیک ہونا چاہیے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے اَوَامِر کا۔ اور یہ بھی فرمان ہے۔ کہ اِنسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل کبھی بد نہ ہونا چاہیے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے نَوَاہِی کا بُری کامونکی اور اُن کامون کی جن سے خدا راضی نہین ہوتا ہے۔ انکی تفصیل بھی خدا نے قرآنِ شریف مین فرمادی ہے۔ جو قانون اور دستور العمل مجموعہ ہدایات انسان کے لئے ہے۔ اوامر اور نواہی دونو کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بدی نکرنی ہے۔ تو نیکی ہی کرنی ہوگی فریضہ انسانی یہ ہے کہ عقل سے کام لیکر نیکی ہی کرتا رہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ انسان کو خلق کرکے خدا نے اوس مین علم و عقل کا جوہر کرامت فرمایا۔ یہ اوس کی مشیّت تھی۔ پھر خدا نے ہدایت فرمائی کہ اوس جوہر کا اِنسان کسطرح اِستعمال کرے۔ تاآنکہ خدا اوس سے راضی رہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرے۔ جس طرح تم کو خدا نے خلق کیا۔ اور تم مین علم و عقل کا جوہر دیا۔ اوسی طرح تم نے بھی باغبان اور کوچمین اور سائیس بنا دئیے۔ اور اون کو ایک اختیار بھی دیدیا۔ طریق عمل کی ہدایت بھی کردی۔ لیکن چونکہ تمہارے ملازمون نے اس اختیار کا اِستعمال صحیح نہین کیا۔ بلکہ اوس مین عُدول کیا۔ اس لئے انہون نے تمہاری مرضی کے موافق تمہاری خدمت نہین کی۔ اور مستوجب تدارک تمہارے پاس ہوے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ تم بھی اپنے اختیاراتِ حاصلہ کا استعمال حسبِ ہدایتِ ربانی نکروگے۔ تو تم بھی مرضیِ الہی کے خلاف کروگے۔ اس مین عُدول کروگے لہذا تم بھی مستوجبِ عذاب ہوگے۔ علم و عقل کا جوہر انسان مین اللہ نے

دے رکھا ہے۔ چنانچہ انسان سے خطاب کرکے خدا نے کلام مجید میں یَعْقِلُوْنَ وَتَعْقِلُوْنَ وَیَعْلَمُوْنَ وَتَعْلَمُوْنَ وَیَفْقَهُوْنَ وَتَفْقَهُوْنَ کا استعمال صدہا مقام مین فرمایا ہے۔ ان الفاظ کے معنے سمجھنے اور جاننے کے ہین۔ جابجا اسطرح فرماتا ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ اتنی بھی عقل نہین ؟ جس سے ثابت ہے کہ انسان مین علم وعقل کا مادہ خدا نے دے رکھا ہے۔

اب مین اس کو ثابت کرونگا کہ خدا نے انسان کو خلق کرکے اوس کو علم و عقل عنایت فرمائی۔ پھر ہدایت فرمائی کہ انسان کو کس طرح عمل پیرا ہونا چاہیے۔ پھر تنبیہ فرمائی کہ بصورت خلاف ورزی عذاب جہنم نصیب ہوگا۔ اپنی معلومات کے لئے اگرچہ مین نے کتب اور تفسیر سے مدد لی ہے۔ چنانچہ اسوقت میرے سامنے (۷) ترجمہ قرآن شریف کے ہین۔ یعنے سعدی شیراز کا فارسی مین۔ شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی مین۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ شاہ عبدالقادر صاحب۔ شمس العلما مولوی نذیر احمد خانصاحب۔ مولوی مقبول احمد صاحب اور مولوی فرمان علی صاحب کا اردو مین اور دو تفسیر تفسیر حسینی اور تفسیر عمدۃ البیان بھی سامنے ہین۔ مگر اوسکا ذکر اس بحث مین استدلالاً محض اس وجہ سے نہین کیا ہے۔ کہ میرے مخاطب یہ خیال کرین کہ مین اونھین عقاید کے جکڑبند مین مجبور کرتا ہون۔ اونہین امور کو مین نے عام فہم معمولی پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ میری اس تحریر مین بالکلیہ قرآنی آیات سے بحث ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بہ حد وسعت نظر میری مین نے اس مادہ مین جملہ آیات منتخب کرلی ہین۔ جابجا مین نے بکثرت تصریحی نوٹ بھی لکھے ہین۔ ناگزیر (۱۵) موقعون مین فقط شان نزول آیات کا ذکر کیا ہے۔ جو محض تاریخی واقعات ہین۔ اور سہولت فہم اور سلسلۂ مضمون کو سیاق آیتہ سے ملاکر بتایا گیا

غرض سے ماقبل و مابعد کی آیتین بھی نقل کیگئی ہین۔ میرا ثبوت تدریجی ہوگا جس سے سلسلۂ
بحث بآسانی قائم ہوگا۔ اس ثبوت کو مین چار جزء پر حسب ذیل تقسیم کرتا ہون۔

جُزءِ اوّل۔ مِیثَاق وابتِلاء۔ میثاق کے معنے مُعاہدہ کے ہین اور ابتلاء کے معنے آزمایش کے

جُزءِ دُوُم۔ قلمبندیِ اعمال

جزءِ سوم۔ محاسبہ و موازنہ و سزا و جزاءِ اعمال

جُزءِ چہارم۔ قُدرتِ کاملہ

جُزءِ اوّل۔ مِیثَاق وابتِلاء (کوِننٹ = مُعاہدہ)

اِس حصہ مین آیاتِ پاکِ قرآن مجید سے ثابت کرونگا کہ خداے تعالیٰ کی یہ مَشیّت ہوی کہ انسان کو خلق کرے پس انسان کو خلق فرماتا ہے اوسوقت مُعاہدہ اور آزمایش کے جو اسباب ہوگئے اونکی بھی تصریح انہین آیات سے کیجائیگی جس سے ثابت ہوگا کہ شیطان کو انسان سے اوسکی اشرفیّت کی وجہ سے حسد اور خصومت پیدا ہوگئی اور بتایا جائیگا کہ تعمیلِ معاہدہ کا مقام انسان کیلئے یہی دنیا قرار دیا گیا اور یہی دنیا انسان اور شیطان کی آزمایشِ استقلال و اِغوا کا اکھاڑا بنائی گئی ظفریابی یا ہزیمت سے سرٹیفکیٹ جنّت یا جہنّم کا یہین سے اِنسان کو حاصل ہوگا۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۱	البقرۃ	۳	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ	(اور اے رسول) تمہارے رب نے جسوقت کہ فرشتوں

آیات	ترجمہ
جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ط	یہ فرمایا[۱] کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب مقرر کرنیوالا ہون
قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ	تو اونھون نے عرض کی۔ کہ کیا تو ایسون کو خلیفہ
فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ	مقرر کریگا۔ جو زمین مین فساد اور خون ریزی کیا
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط	کرین؟ حالانکہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کیا کرتے ہین
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝	پروردگار عالم نے فرمایا مین وہ وہ جانتا ہون
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ	جو تم نہین جانتے۔ اور آدم کو کل نام تعلیم
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ	کردیئے[۲]۔ پھر (جنکے نام تعلیم کئے تھے) اونکو
أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ	فرشتون کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا
صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ	کہ اگر تم سچے ہو تو انکے نام مجھے بتادو۔ اونھون
لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط إِنَّكَ	نے عرض کی تیری شان عالی ہے۔ ہم کو سوائے
أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ	اُتنے کے جتنا تو نے تعلیم کیا[۳] ہے۔ کچھ نہین
يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ج فَلَمَّا	معلوم ہے۔ بیشک صاحب علم اور حکمت تو ہی ہے
أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ	خدا نے فرمایا۔ اے آدم[۴]۔ اونکے نام ان فرشتونکو
لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ	تم بتادو۔ چنانچہ جب آدم نے اونکے نام فرشتون
وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ	کو بتادیئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ کیون؟ مین نے
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا	تم سے کہا نہین تھا۔ کہ مین آسمان اور زمین
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ	کی پوشیدہ باتون سے بھی آگاہ ہون۔ اور
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط أَبَىٰ	جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اوس سے۔ اور جو کچھ
وَاسْتَكْبَرَ ق وَكَانَ مِنَ	چھپا رہے ہو اوس سے بھی خوب واقف ہون

[۱] [illegible]

[۲] [illegible]

[۳] [illegible]

آیت	ترجمہ
الكفرين ○ وقلنا يا ادم	اور جس وقت ہم نے کل فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ
اسكن انت وزوجك	کرو۔ تو سوائے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔
الجنة وكلا منها رغدا حيث	ابلیس اکڑ کر انکاری ہوا۔ اور کافروں میں شمار ہوا
شئتما ولا تقربا هذه	اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدمؑ۔ تم اور تمہاری
الشجرة فتكونا من الظلمين ○	زوجہ اس باغ بہشت میں بسو۔ اور جہاں جہاں
فازلهما الشيطن عنها فاخرجهما	سے تم دونو کا جی چاہے خوب کھاؤ (پیو)۔ مگر
مما كانا فيه وقلنا اهبطوا	اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تمہارا شمار نافرمانوں
بعضكم لبعض عدو ولكم	میں ہو جائیگا۔ شیطان نے اون دونو کو فریب دیا
في الارض مستقر ومتاع	اور جہاں وہ تھے وہاں سے اونکو آخر نکال چھوڑا۔
الى حين ○ فتلقى ادم من	(کیونکہ) ہم نے (اونکو) حکم دیا کہ نیچے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے
ربه كلمت فتاب عليه انه	دشمن رہوگے۔ اور مقررہ وقت تک زمین میں تمہارے
هو التواب الرحيم ○ قلنا اهبطوا	جائے قرار ہے۔ اور وہیں تمہارے لیے سرمایۂ حیات ہے
منها جميعا فاما ياتينكم	پس آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات ملے جن سے خدا نے
مني هدى فمن تبع هداي	اونکی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا۔ اور رحم
فلا خوف عليهم ولا هم	کرنیوالا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم دونو سبھی اس باغ بہشت سے
يحزنون ○ والذين كفروا	نیچے چلے جاؤ۔ پس میری طرف سے تمکو ہدایت ضرور پہونچیگی
وكذبوا باياتنا اولئك	پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرینگے۔ اونکو نہ آیندہ کا کچھ
اصحب النار هم فيها	خوف ہوگا۔ اور نہ وہ گزشتہ کا غم کرینگے۔ اور جو انکار کرینگے
خلدون ○	اور ہماری آیتوں کو جھٹلائینگے وہی جہنمی ہیں وہ ہمیشہ اوسی میں رہینگے

۲	الاعراف	۲		
			وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت
			ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	بنادی۔ پھر ہم نے فرشتون کو کہا کہ آدم کو سجدہ
			لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ	کرو۔ پس سواے ابلیس کے سبھون نے سجدہ کیا۔ وہ
			لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝	سجدہ کرنیوالون مین سے نہ تھا۔ (پروردگار نے)
			قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ	فرمایا کہ جب مین نے تجھکو حکم دیا۔ پھر سجدہ کرنے سے
			اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ	تجھے کس چیز نے روکا۔ (اوس نے) عرض کی مین
			مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ	آدم سے بھتر ہون۔ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا
			وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	اور اوسکو مٹی سے۔ (خداے تعالی نے) فرمایا اوتر
			قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ	یہان سے۔ تیرا یہ حوصلہ نہین کہ یہان تکبر کرے
			لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ	پس نکل جا۔ بیشک تو ذلیلون مین سے ہے۔ اوس نے
			اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝	عرض کی کہ جسدن لوگ محشور ہونگے اوسدن تک
			قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	مجھے مہلت عطا فرما۔ فرمایا بیشک تو مہلت پانے
			قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝	والونمین سے ہے۔ اوس نے عرض کی۔ کہ جس (نافرمانی
			قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ	اور تکبر کی) وجہ سے تو نے مجھکو گمراہی کا حکم سنایا ہے
			لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝	مین بھی ضرور تیرے بتاے ہوے راہ راست مین
			ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	اِن (بنی آدم) کی تاک مین (اونکو گمراہ کرنیکی غرض
			وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ	سے) بیٹھونگا۔ پھر اونکے پاس اونکے آگے سے
			وَعَنْ شَمَاۗئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ	اون کے پیچھے سے۔ اونکی داہنی طرف سے اونکی
			اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ	بائین طرف سے ضرور آونگا۔ (غرض بھٹکا کرونگا)

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَيٰاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ
الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰهُمَا
بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ
وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ

اور تو اونمین سے بہت سون کو شکر گزار نہ پائیگا۔
(خدا نے) فرمایا۔ تو یہان سے ذلیل و خوار ہوکر نکل
جا۔ اور اونہین سے جو تیری پیروی کریگا۔ تو مین
تم سب سے ضرور جہنم بھر دونگا۔ اور اے آدم
تم اور تمہاری زوجہ جنت مین بسو۔ اور جہان
جہان سے تمہارا جی چاہے۔ کھاؤ۔ اور اس درخت
کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تم دونو ظالمون مین سے
ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اونکے دل مین
وسوسہ ڈالا تاکہ اون کے ستر جو ایک دوسرے
سے پوشیدہ تھے۔ وہ ظاہر کر دے۔ اور یہہ
کہا کہ تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت
سے روکا نہین ہے۔ مگر (صرف) اسلئے کہ
کہین تم فرشتہ نہ بنجاؤ۔ یا ہمیشہ رہنے والے
نہ ہو جاؤ۔ اور اون دونو کے سامنے قسم کھائی
کہ مین ضرور تمہارے خیر خواہون مین سے ہون
اور اسطرح دہوکے سے اونکو ڈانواڈول
کر دیا۔ پھر جیسے ہی اون دونو نے اوس درخت
(کے پھل) کو چکھا۔ اونکے ستر (اونکی نظرون مین)
کھل گئے۔ اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ

لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ
لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ
فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ
وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ۝
قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ
وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

۳ الحجر ۳

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ
خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ
مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهٗ
وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ
الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ ۝
إِلَّآ إِبْلِيْسَ ۖ أَبٰى أَنْ يَّكُوْنَ

کے اپنے اپنے ستر چھپانے لگے۔ اور اون کے
پروردگار نے پکار کر اون سے کہا۔ کیا مین نے
تم دونو کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور تمکو
یہہ جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے؟
دونو نے عرض کی کہ اے پروردگار ہم نے
اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخشے گا۔ اور رحم نہ
کریگا۔ تو ہم ضرور نقصان اوٹھانے والون مین
سے ہوجائینگے۔ فرمایا۔ نکل جاؤ۔ تم ایک دوسرے
کے دشمن رہوگے۔ اور وقت مقررہ تک زمین ہی
مین تمھارے لئے جاے قرار ہے۔ اور وہین سرمایۂ حیات
یہہ بھی فرمایا۔ کہ اوسی مین تم جیوگے۔ اور اوسی مین
مروگے۔ اور اوسی سے تم (قیامت کے دن) نکال کھڑے کیے جاؤگے
جبکہ تمھارے رب نے تمام فرشتون سے کہا تھا کہ
ایک آدمی کو سڑی ہوئی سیاہ سوکھی کھنکھناتی مٹی
سے پیدا کرنے والا ہون۔ پھر جب مین اوسکو بنا چکون
اور اپنی روح اوسمین پھونک چکون۔ تو تم اوس
کے لئے سجدہ مین گر پڑنا۔ اسپر کل فرشتون نے
سجدہ کیا۔ نہ کیا تو ابلیس نے۔ اس نے
سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔

مَعَ السّٰجِدِيْنَ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ
اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ
وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ
فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ
وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ

اللہ تعالی نے فرمایا۔ اے ابلیس تجھے کیا ہوا
ہے۔ کہ تو نے سجدہ کرنے والون کا ساتھ نہ
دیا۔ عرض کی۔ مین تو ایسا نہ تھا کہ ایسے شخص کو
سجدہ کرتا۔ جسے تو نے سڑی۔ سیاہ۔ سوکھی۔
کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ خداے تعالے نے
فرمایا۔ تو اس جگہہ سے نکل جا۔ کہ تو مردود ہے۔ اور فیصلہ کے
دن تک کے لئے تجھپر لعنت ہے۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار
تو اوس دن تک کے لئے مجھے مہلت دے۔ جس دن سب لوگ
مبعوث کئے جائینگے۔ فرمایا کہ وقت معلوم کے دن تک
تجھکو مہلت دیگئی۔ عرض کی۔ کہ اے میرے
پروردگار جس طرح نافرمانی اور تکبر کے الزام مین تو نے مجھے
گمراہی کا حکم سنایا ہے۔ مین بھی دنیا مین ضرور انسان کے
لئے زینت کے سامان کر رکھونگا۔ اور اون سب کو
ضرور بہکاؤنگا۔ بجز تیرے خالص بندوں کے
فرمایا۔ یہی تو وہ سیدھی راہ ہے جسکی رعایت مجھپر
لازم ہے۔ بیشک جو میرے بندے ہین اون پر
تیرا کوئی قابو نہ ہوگا۔ سواے اون کے جو گمراہ
ہونے والون مین سے تیرے پیرو ہو جائین اور
یقیناً جہنم اون سب کی وعدہ گاہ ہے جسکے سات

			مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝	دروازے ہیں۔ اونمیں ہر دروازہ کے لئے مقررہ جماعتیں ہونگی۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں والی زمین میں ہونگے
نوٹ۔ اسکے اور نمبر ۱ سے ماسبق کے ساتھ ۳۴ کو بھی ملالو۔				
۴	ص	۵	ربطِ مضمون مجبور کرتا ہے کہ موجودہ ترتیب قرآن سے قطع نظر کرکے سورۂ ص کا رکوع ۵ یہاں نقل کیا جاے۔ اِس مقام پر بھی خدا نے میں ابتدا ء اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تا اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ انہیں آیتوں کا اعادہ فرمایا ہے۔ اسلئے یہاں اوسکو نقل نہیں کیا گیا۔ اسکے بعد ہے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۚ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	(شیطان نے) عرض کی۔ (یعنے روزِ محشر تک کی مہلت ملنے کے بعد) اب تیری ہی عزت کی قسم۔ انمیں سے تیرے خاص بندوں کے سوائے اور تو مین سبہی کو بہکاؤنگا۔ (خدا تعالی نے) فرمایا۔ ٹھیک ہے اور مین بھی ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہوں۔ مین بھی تجھسے اور انمیں سے جو بھی تیرے پیرو ہوجاینگے ان سب سے جہنم کو پاٹ ہی دونگا
۵	بنی اسرائل	۷	وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ	اور جب ہم نے کل فرشتوں سے یہ کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔

			قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ	اوس نے کہا کہ مین اسکو سجدہ کرون جسکو تو نے
			طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ	مٹی سے پیدا کیا؟ اوس نے یہ بھی کہا کہ بھلا دیکھ
			هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ	تو یہی وہ ہے جسکو تو نے مجھپر فضیلت دی ہے؟
			لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر تو نے مجھے روز قیامت تک مہلت دی تو
			لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	مین سوائے قدر قلیل کے اوسکی کل اولاد کی بیخکنی
			قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ	کردونگا۔ فرمایا۔ جا دور ہو۔ ان مین سے جو کوئی
			مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ	تیری پیروی کریگا۔ پس جہنم تم سب کا پورم پورا
			جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ	بدلہ ہوگا۔ اور ان مین سے جسکو تو بہکا سکتا ہے
			مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	اپنی آواز سے بہکا لے۔ اور اُن کے مقابلہ کے
			وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	لئے اپنے سوار اور پیادون کو لا۔ اور مال
			وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	اور اولاد مین اون کا شریک ہوجا۔ اور
			وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ	اون سے وعدے کر۔ حالانکہ شیطان اون سے
			الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ	کوئی وعدہ نکریگا۔ الا دہوکے کے۔ یقیناً جو لوگ
			عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ	میرے بندے ہین۔ اون پر تو تیرا کوئی قابو نہوگا۔
			وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝	اور تیرا پروردگار اونکا کارساز ہونیکو کافی ہے۔
٦	بنی اسرائیل	٧	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ اور خشکی
			فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ	وتری مین اونکو سواریان دین۔ اور اچھی اچھی
			الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ	چیزون سے اونکو روزی دی۔ اور بہت سی مخلوق پر
			مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝	اونکو ایسی فضیلت دی جیساکہ فضیلت کا حق ہے۔

نوٹ۔ فرشتون سے انسان کی تعظیم کرادی۔ خود اپنی روح پھونک کر جلا اوٹھایا۔ اِس سے بڑھکر کون فضیلت انسان کے لیئے ہوسکتی ہے۔ اِسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ پھر اپنے فضل وفیض کو گنواتا ہے۔ گو مختصراً۔ مگر معناً۔ پوری جامعیت کے ساتھ۔

۷	طٰہٰ		۷۶	وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ	اور سابق مین ہم نے آدمؑ سے عہد وپیمان
				مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ	لیا تھا مگر وہ بھول گیو۔ اور ہم نے اون مین
				لَهُۥ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ	اِستقلال نہ پایا۔ اور جبکہ ہمنے کل فرشتون سے کہا
				ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟	تھا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو۔ پس سوا ابلیس کے
				إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۝ فَقُلْنَا	سب ہی نے سجدہ کرلیا۔ مگر اوس نے انکار
				يَٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ	کیا۔ پس ہم نے کہدیا کہ اے آدمؑ یہ تمہارا
				وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
				مِنَ ٱلْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ ۝ إِنَّ لَكَ	یہ تم دونو کو جنت سے نکلوا باہر کرے۔ پھر تو
				أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ	تمہاری شامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تو تم اِس
				لَا تَظْمَؤُا۟ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝	جنت مین نہ بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ اور نہ
				فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ ٱلشَّيْطَٰنُ	کبھی پیاسے ہوتے ہو۔ نہ دہوپ کھاتے ہو۔ مگر
				قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ	شیطان نے چپکے چپکے اونکو بہسلا لیا۔ اور کہا
				شَجَرَةِ ٱلْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۝	اے آدمؑ کیا مین تمھین ہمیشہ کی زندگی کا درخت
				فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	بتادون۔ اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو۔
				سَوْءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ	پس دونو نے اوسمین سے کچھ کھالیا۔ پس دونو کی
				عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ ۚ	شرمگاہین اون پر ظاہر ہوگئین۔ اور وہ دونو

			وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ٥	جنت کے پتے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے - اور آدم
			ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ	نے اپنے رب کے خلاف کیا - اور بھٹک گئے - پھر اون کے
			عَلَيْهِ وَهَدٰى ٥ قَالَ اهْبِطَا	پروردگار نے اونکو منتخب کرلیا - اور اونکی توبہ قبول
			مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	کرلی - اور راہ راست بتلادی - فرمایا - اب تم
			عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ	دونو اس جنت مین سے ایک ساتھ چلے جاؤ
			هُدًى ٥ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تم سب آپسمین ایک دوسرے کے دشمن رہوگے پھر
			فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ٥ وَمَنْ	جب میری ہدایت تمھارے پاس آوے - اوسوقت جو
			اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ	میری ہدایت کی پیروی کریگا - نہ وہ بھٹکیگا نہ بدبخت رہیگا
			مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ	اور جو میری نصیحت سے روگردان ہوگا اوسکی زندگی بھی تنگی
			الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ٥	مین گزرے گی - اور قیامت کے دن ہم اوسے اندھا کرکے اوٹھائینگے

نوٹ - ۱ تا ۵ سبق کا مختصر اعادہ ہے - اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان کی طرف سے انسان کو ہشیار کردیا گیا تھا - کہ وہ دشمن ہے - اسکے مکر و فریب ترغیب و تحریص سے بچتے رہو -

۸	السبا	۲	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ	اور یقیناً ابلیس نے ان کے (یعنے انسانوں کے)
			ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا	بارہ مین اپنا زعم سچ کر دکھایا - کہ سوا مومنون
			مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ وَمَا كَانَ	کے ایک گروہ کے سب ہی اوسکے پیرو ہوگئے -
			لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا	شیطان کا اون پر کوئی قابو تو تھا نہین مگر
			لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ	یہ ایک سبب ہوگیا - کہ ہم اون کو جو آخرت
			مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۚ	پر ایمان رکھتے ہین - اون سے جو اوسکی طرف سے شک مین ہین
			وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ	الگ پہچان لین اور تمھارا پروردگار ہر چیز کا نگران ہے -

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ نیک اور بد انسان کی آزمایش کا سبب شیطان ٹھیر گیا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۹	یٰس	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝	اے اولادِ آدم کیا مین نے تم سے یہ عہد و پیمان نہین لیا تھا۔ کہ شیطان کے بندے نہ بنجاؤ۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے؟ اور اُس نے تم مین سے بہت سون کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم خود کوئی سمجھ نہین رکھتے۔؟

۹ عہد و پیمان [illegible] جملہ بنی آدم

نوٹ - اِسمین وہ عہد و پیمان یاد دلایا جاتا ہے۔ جو خدا نے انسان سے لیا۔ یعنی یہ کہ شیطان کے بندے نہ بنو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور یہ بھی تحقیراً فرمایا جاتا ہے کہ تمہاری عقل کیا ماری گئی ہے؟ کیون نہین اوس سے صحیح کام لیا جاتا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۰	المائدہ	۷	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ	اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن اوس نے جو کچھ دیا ہے اسلئے دیا ہے کہ تمہاری آزمایش کرے۔ پس نیکی کی طرف جلدی کرو

نوٹ - اِسمین تین اُمور کا ذکر ہے۔ (۱) اللہ کی عنایات و عطیات۔ (۲) آزمایش۔ اور (۳) سب کو ایک ہی اُمّت بنا دینا۔ اِنکی تصریح اسطرح ہے کہ اللہ نے انسان کے لیئے بہت ساری نعمتین راحتین۔ اسباب و ذرایع معیشت۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ جملہ مخلوقات مین عزّت۔ یہ سب کچھ مُہیّا فرما دیا ہے۔ مگر شیطان کے تمرّد اور اوس کے اِس دعوے نے کہ وہ خدا کی چہتی خلقت یعنے انسان کو گمراہ اور نافرمان کریگا۔ اِس واقعہ سے افتاد یہ پڑ گئی

کہ امتحان اور آزمایش اِنسان کا معاملہ ٹھیر گیا - اور یہی اصل کیفیت اِبتلاء کی ہے - جس کا معنے آزمایش ہے - پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو کل کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - تو آزمایش کی نوبت ہی نہ آتی - مگر شیطان کی وجہ سے اِسکی نوبت آگئی - ورنہ فرشتوں کا وجود تو پہلے سے تھا - وہ گناہ کرنا جانتے ہی نہین اُنکی کیفیت اور وجہ تحریک ہی اون مین نہین خلق ہوئی - اور نبی رسول تو اللہ کی طرف سے نشانیان ہین - وہ محض اِس غرض سے آتے ہین حسبِ وعدۂ ربّانی - کہ دنیا مین بھی اوسکی طرف سے ہدایت آتی رہیگی - (دیکھو نمبر ۱ ویٹ ماسبق) - نبی رسول کے ذریعہ سے اپنی ہدایت بھیجتا ہے - کہ انسان اپنے شرطِ ازلیہ میثاق کو بھول نہ جاوے - اِسکے علاوہ ہر فعل کے وقت خود اپنی ذات سے بھی بذریعہ کانشنس متنبّہ کرتا رہتا ہے - چونکہ وہ بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِیْد کے بھی نفسِ انسان سے قریب تر ہے -

				متفرقہ
۱۱	الانعام	۲۰	وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو زمین مین اور اپنا نائب بنایا - اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین فوقیت دی - تاکہ جو نعمتین تم کو دی ہین - اونمین تمہاری آزمایش کرے - بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے - اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحیم بھی ہے -

نوٹ - اِسمین بھی آزمایش اور تعمیلِ معاہدہ مِیْثَاق کی طرف اشارہ ہے - اور یہہ بھی ڈھارس دیجاتی ہے کہ جہان خدا سخت عذاب دینے والا ہے - وہان یہہ بھی ہے - کہ اگر گنہگار تو

کرے اور پھر عمل صالح اختیار کرے۔ تو ویسا ہی بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

۱۲	هود	۱	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۖ	تاکہ تم کو آزماسکے کہ تم مین سے از روے عمل صالح بہتر کون ہو۔
۱۳	کہف	۱	إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	بالتحقیق ہم نے اسکو جو زمین کے اوپر ہے اوسکی زینت قرار دیا ہے۔ کہ ہم اونکو آزمائین۔ کہ اونمین از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۴	انبیاء	۳	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝	ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم آزمایش کے طور پر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لینگے۔ اور ہمارے ہی طرف تمہاری بازگشت ہے۔
۱۵	عنکبوت	۱	أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝	کیا آدمیون نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائینگے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور اونکی آزمایش نہین کیجائیگی؟۔

نوٹ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنے ایسا گمان صحیح نہین ہے۔ امتحان ضرور ہوگا۔ اور اسی آیتہ سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ تعمیل معاہدہ میثاق کی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

فقط ایمان لانا کافی نہین ہے عمل صالح بھی لازمی ہے

۱۶	محمد	۱۰	وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ	اور اگر اللہ چاہتا تو اون (کفار) سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن (یہ حکم جہاد) اسلئے

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	ہے کہ تم مین سو ایک کو دوسرے سے آزمائے اور جو لوگ راہِ خدا مین قتل ہوے (خدا) ہرگز اون کے اعمال ضائع نکریگا۔

نوٹ۔ جہاد سے متعلق ہے۔ جہاد راہِ خدا کا۔ یعنے حفاظتِ دینِ خدا کا۔ یعنے عبادتِ الٰہی کا کام ہے۔ اِس مین بھی خدا انسان کو آزماتا ہے۔ کہ کون جی چُراتا مُنہہ چھپاتا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۱۷	ملک	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ	برکت والا ہے وہ خدا جسکے قبضہ مین تمام عالم کی بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکہنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا۔ کہ تم کو آزمائے کہ تم مین سو از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۸	النساء	۲۳	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	یقیناً ہم نے تم پر اوسی طرح وحی بہیجی جس طرح نوحؑ اور اونکے بعد کے انبیا پر بہیجی تہی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ اور اسباط (بنی اسرائیل) اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بہیجی۔ اور داؤدؑ کو ہم نے زبور عنایت کی۔ اور ہم نے ایسے رسولؑ بہی بہیجے جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان کیا۔ اور ایسے رسولؑ بہی بہیجے جن کا قصہ

علیك من قبل ورسلا لم نقصصهم علیك وكلم الله موسى تكليما ۚ رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا حكيما	ہم نے تم سے نہین بیان کیا۔ اور موسیٰ سے[۱۶] خدا نے کلام کیا۔ جو حق کلام کرنیکا تھا۔ ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے بھی تھے۔ اور ڈرانے والے بھی۔ تاکہ اون کے آنے کے بعد اللہ پر آدمیون کی کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

نوٹ ۔ یہ گویا میثاق کا تنبیہی ٹیپ کا فقرہ ہے۔ کہ برابر اور مسلسل اور متواتر نبی رسول کو بھیج بھیجکر ایمان کی بشارت۔ اور عذاب دوزخ کا خوف دلایا جاتا رہا۔ تا انسان آگاہ اور متنبہ ہو جاے۔ اور اپنے اعمال درست رکھے۔ اور اس عذر کا انسان کو موقع نہ ملے کہ اوسکو ہدایت و تنبیہ نہین ہوی۔ شرایط معاہدہ کا اس سے استحکام ہوگیا۔

نوٹ عسٰہ آیات ماسبق مین واقعات خلق بنی آدم کا قصہ ہے۔ موقع کے لحاظ سے بعض اجزا بعض مقام پر ترک اور بعض مقام پر ضرورۃً ظاہر فرماے گئے ہین۔ اوسکے بعد کے حوالون سے بھی اوسکی غرض وغایت واضح ہوتی ہے۔ اس جگہہ مین اس کل معاملہ کا ملخص لکھدیتا ہون۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ انسان کو خلق کرنے کے قبل جملہ فرشتون سے فرماتا ہے کہ۔ مین سڑی۔ سیاہ۔ سوکھی۔ کھنکھناتی مٹی سے انسان کو بناتا ہون۔ جب بنا چکونگا تو تم سب اوسکے سامنے تعظیماً سر جھکا دینا۔

(۲)۔ جملہ فرشتون نے عرض کی۔ اے پروردگار۔ ہم تو تیری تسبیح وتقدیس مین لگے رہتے ہین۔ اور تو ہم ہی کو حکم فرماتا ہے کہ انسان کے سامنے سر جھکاوین۔ حالانکہ وہ سڑی مٹی سے بنا ہے۔

اور دنیا مین اقسام کے فساد اور خون ریزیان کرنے والا ہے۔

(۳)۔ خدا انکو سمجھاتا ہے کہ۔ تم کچھ نہین جانتے۔ مین وہ وہ جانتا ہون۔ جس کا تم کو علم ہی نہین ہے۔

(۴)۔ اس پر جملہ فرشتے آمادہ بہ تعمیل حکم ایزدی ہو جاتے ہین مگر۔ ابلیس۔ جس کا دوسرا نام شیطان ہے۔ یہ اکڑا کہڑا رہتا ہے۔

(۵)۔ پھر خدا نے انسان کو خلق کیا۔ اوسی مٹی سے جسکی تصریح فرما دی تھی۔ اور اوس مین اپنی روح پھونک کر اوٹھا کھڑا کیا۔ اور اس کا نام آدم ہوا۔ پھر فرشتون کو حکم فرمایا۔ کہ آدم کے سامنے تعظیماً سر جہکا دو۔

(۶)۔ سبہون نے تعمیل حکم کی۔ مگر شیطان نے باصرار انکار کر دیا۔ تکبّر کیا۔ اور عرض کی کہ مجھے تو نے آتش سے اور آدم کو سڑی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ مین اون سے افضل ہون۔ اون کے سامنے تو مین سر نہ جہکاؤنگا۔ (اپنے تکبّر مین یہ بات بھول گیا۔ کہ انسان مین اللہ کی روح پھونکی ہے۔ اور اسی کی برکت سے وہ اُٹھ کہڑا ہے۔ اسیکی وجہ سے انسان مین افضلیت ہوی۔)

(۷)۔ خدا نے اوسپر عتاب فرمایا۔ حکم دیا کہ تو مردود ہے۔ یوم محشر تک کے لئے تجھپر لعنت رہیگی۔ نکل جا اس مقدس مقام سے۔ نکتہ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہین سے محشر کا بھی وجود ہوا۔

(۸)۔ جب شیطان نے آیندہ کے محشر کا ذکر سُن لیا۔ تو عرض کی۔ اے پروردگار مجھے بھی اوس روز محشر تک کی مُہلت عطا فرما۔

(۹)۔ خدا نے اسکو منظور فرمایا۔ اور فرمایا۔ اچھا مُہلت لے۔

(۱۰)۔ جیسے ہی شیطان کو یہ موقع ملگیا۔ تو اسکی جسارت تو دیکھو۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار تو نے بحمایت اِس غلیظ مُشتِ خاک کے میری اِس ایک نافرمانی کے الزام مین مجھکو مَرْدُود۔ لَعِیْن۔ اور دوزخی ہونے کا حکم صادر فرمادیا ہے۔ اب تو ہی خود ملاحظہ فرمائے گا۔ کہ مین بھی کس کس طرف سے۔ کس کس حیلہ سے۔ کن کن تدابیر سے۔ کیسے کیسے سبز باغ دکھاکر۔ اس تیری چہیتی انسانی خلقت کو تیرے بتاے ہوے صِرَاطِ مُسْتَقِيْم سے بہکاکر۔ تیرا نافرمان بنا دونگا۔

(۱۱)۔ اِس دعوے کے جواب مین خدا نے فرمایا۔ اچھا۔ اِنمین تو جس کو بہکا سکتا ہے بہکا۔ انکا مقابلہ تو اپنے پیدل اور سوار جمعیت سے کر۔ مال اور اولاد مین ان کا شریک ہو جا۔ اور ان سے فریبی وعدے کر۔ مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ تو تیرے قابو مین ہرگز نہ آوین گے۔ اون کے لئے اون کا پروردگار (یعنے خود) اون کا کارساز ہونے کو کافی ہے۔ اگر اون مین سے کسی نے تیری پیروی کی۔ تو مین تجھ سے اور اون سے بہہون سے دوزخ بھر دونگا۔

(۱۲)۔ پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا۔ اے آدم۔ تم اور تمہاری بیوی حوّا اِس باغِ بہشت مین رہو۔ جو چاہو کھاؤ۔ پیو۔ مگر فلان درخت کے پاس نہ بھٹکنا۔ ورنہ تم نافرمانون مین شامل ہو جاؤ گے۔ اور جتا دیا۔ کہ اے آدم۔ دیکھو۔ یاد رکھو کہ یہ شیطان تمہارا برملا دشمن ہو گیا ہے۔ اِس سے بچنا۔ فریب مین نہ آنا۔

(۱۳)۔ مگر شیطان نے اونکو بھکا پھسلا لیا۔ اور درختِ ممنوع کا مزہ چکھا دیا۔

(۱۴)۔ آدم و حوّا معصوم پیدا ہوے تھے۔ اون کو بدی کا احساس ہی نہین تھا۔ اِس فعل کے بعد اونکو اپنی شرمگاہون کے چھپانے کا خیال پیدا ہو گیا۔ وہ لگے

جنّت کے پتّون سے ستر کو ڈہانپنے۔

(۱۵)۔ خدا کا ان پر عتاب ہوا۔ مگر پھر انہین خدا نے توبہ سکہا دی۔ وہ توبہ کرنے لگے۔ جس کو خدا نے قبول فرمالیا۔ اور نبوّت کے لئے آدمؑ کو منتخب فرمالیا۔

(۱۶)۔ توبہ تو قبول ہوگئی۔ لیکن جو معصیت کی کیفیت ان مین پیدا ہوگئی تھی۔ اسکے لحاظ سے وہ اوس مقام مین نہین رہ سکتے تھے۔ اسلئے خدا نے اونکو زمین پر بہیجدیا۔ چونکہ اب آزمایش منظور ہوگئی۔

(۱۷)۔ اب چونکہ آدم و حوّا۔ نئی حیثیت سے نئے مقام مین آگئے تھے۔ اونکے لئے خدا نے زمین مین جملہ اسبابِ آسایش و زینت مہیّا کردیے۔ اور دنیا ومافیہا کا اون کو مالک و متصرّف بنادیا۔ اور فرشتون سے تو تعظیم کرا ہی دی تھی۔ اب تمام عالم مین انکو عزّت عطا فرمادیگئی۔

(۱۸)۔ آخر مین فرمایا۔ تم زمین پر جاؤ۔ وہان بسو۔ ہم پر ایمان لاؤ۔ ایمان رکھو۔ ہماری عبادت کرو۔ عملِ صالح کرو۔ ہم وقتاً فوقتاً ہدایت بھی بہیجتے رہینگے اوسکی پیروی کرو۔ شیطان کے فریب مین نہ آؤ۔ ہم دنیا مین تمہارا امتحان لین گے۔ اگر پکّے اوترے۔ تمھین جنّت ملیگی۔ نافرمانی کروگے۔ بے ایمانی اور گناہ کروگے۔ جہنّم مین جھونک دیے جاوگے۔ اسکے تصفیہ کے لئے ہم یومِ حساب بھی مقرر کرتے ہین۔

(۱۹)۔ یہہ کووننٹ یعنے میثاق یعنے عہد و پیمان تھا جو مابین ربِّ باری اور اسکے بندہ انسان کے تکمیل پایا۔

(۲۰)۔ اب دیکھنا یہہ ہے کہ اس معاہدہ کی تعمیل انسان کیسی کریگا۔ پس ظاہر ہے کہ

اسکی جانچ کے لئے انسان کے اعمال قلمبند کیے جائین۔ پھر اون کا موازنہ کیا جائے جس کے اعتبار سے یوم محشر مین سزا و جزا تجویز کیجا سکے۔

جزء دوم۔ قلمبندی اعمال

بحث متعلق میثاق سے۔ اور اوسکے آخری تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالے مین اور انسان مین روز ازل ایک عہد و پیمان ہوگیا۔ اور اوس عہد و پیمان کے رو سے پروردگار عالم اپنے ذمگی امور پورے بھی فرما دیے۔ یعنے انسان کو خلق کیا۔ اوسکو اشرفیت سے سرفراز فرمایا۔ اوس کو عقل و تمیز عطا فرمائی۔ تمام دنیا و مافیہا کو اوسکی آسایش و تصرف و تمتع کے لئے پیدا کیا۔ نبی رسول بھیج بھیجکر ادائے شرائط میثاق کی طرف انسان کو متوجہ کراتا رہا۔ اور خود بھی بذریعۂ کانشنس متنبہ کرتا رہتا ہے۔ اب دیکھنا یہہ ہے کہ انسان اپنے ذمگی شرائط کی تکمیل کسطرح کرتا ہے۔ کیا کیا کر رہا ہے۔ پس اس امر کی تجویز کے لئے کہ انسان نے کیا کیا عمل کیا۔ اور اوس کا ویسا ہر ہر فعل و عمل نیک ہے جو صالح کہلاتا ہے۔ یا بد ہے۔ جو فاسد یا سیئۃ یا طالح کہلاتا ہے۔ اسکی یادداشت مرتب ہونی چاہیے۔ اسطرح اعمال انسانی کی برابر قلمبندی ہو رہی ہے۔ جسکو مین آیات ذیل سے ثابت کرتا ہون۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱۰	وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ اوس سے بیخبر نہین ہے جو کچھہ تم کرتے ہو۔

نوٹ۔ کیونکہ تمہارے اعمال کا نوٹ کتابون مین لیا جا رہا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲	آل عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ	اور یقیناً اللہ نے اون لوگون کی بات سُن لی جنھون نے یہہ کہا کہ اللہ تو محتاج ہے۔ اور ہم مالدار ہین۔ جو کچھ اونھون نے کہا وہ اور اون کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔ ہم لکھ لینگے۔ اور کہینگے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ اسی مین سزا کا بھی ذکر آگیا ہے۔ غور کرو۔ سمجھو فرماتا ہے "ہم لکھ لین گے" یعنے پہلے سے لکھا ہوا نہین ہے۔ مقابلہ کرو ۸۱ تا ۸۴ جزء چہارم۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۳	بنی اسرائیل	۲	وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا	ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوس کے لیئے ہم ایک کتاب نکالینگے جس کو وہ کھلی ہوی پائیگا۔ ہم کہینگے اپنا نوشتہ پڑھ لے۔ آج کے دن اپنی ذات کا حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔

نوٹ۔ اسی مین حساب کتاب کا بھی کچھ ذکر آگیا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۴	بنی اسرائیل	۸	يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	جس دن ہم ہر گروہ کو اوس کے امام کے ساتھ بلائینگے۔ پس جنکو اون کا نامۂ اعمال اونکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وہ تو اپنے نامۂ اعمال کو خوش خوش پڑھینگے۔ اور اون پر ایک بہوت برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ مگر جو اس دنیا مین اندھا رہا۔

			فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا	پس وہ آخرت مین بھی اندھا اور راہ نجات سے بھٹکا ہوا رہیگا
نوٹ - اسی مین سزا کا بھی ذکر ہے - (قُدْرَةِ كَامِلَهٗ ۸۶ مابعد و ۴۴ جزء سوم مابعد) -				
۵	الکهف	۶	وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝	اور اعمال نامے پیش کئے جائینگے - اوسوقت (اے پیغمبر) تم گناہگارون کو دیکھوگے کہ جو کچھ (اونکے) اعمال نامو مین ہوگا - اوس سے وہ ڈرتے ہونگے - اور کہتے ہونگے - ہائے خرابی ہماری - یہہ کیسا رجسٹر ہے - کہ اِس نے کسی بھی چھوٹے یا بڑے گناہ کو چھوڑا ہی نہین - مگر (کل کو) قلمبند کرلیا ہے - الحاصل جو کچھ انھون نے کیا ہوگا اوسکو لکھا موجود پائینگے - اور تمہارا پروردگار کسی کے حقمین ظلم نہین کریگا
۶	مریم	۵	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ط اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ	کیا تم نے (اے پیغمبر) اوس شخص کی حالت پر غور کیا - جس نے ہماری آیتون کا انکار کیا - اور کہا مجھو قیامت کے دن مال بھی ضرور دیا جائیگا اور اولاد بھی - کیا اِسکو غیب کی خبر مل گئی ہی؟ - یا اِس نے خدا سے کوئی عہد لیا ہی؟ - ہرگز ایسا نہوگا - جو کچھ وہ بکتا ہے - ہم اوسے لکھ لینگے - اور اوسکا عذاب بہت کچھ بڑہا دینگے - اور اِن چیزون کو جو کچھ وہ کہتا ہے - ہم اوسکے

			مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ٥	وارث ہو جائینگے۔ اور قیامت کے دن وہ ہمارے پاس تن تنہا آئیگا۔

نوٹ۔ اسمین بھی صیغہ مستقبل مین فرماتا ہے کہ "ہم اسے لکھ لینگے" یعنے لکھا جا چکا نہین ہے

۷	الانبیاء	۷	فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ٥	پس جو شخص مومن ہونیکی حالت مین نیکیان کریگا۔ اوسکی کوشش کی ناقدری نہین کیجائیگی ہم تو اوس کو لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اسمین "لکھتے جاتے ہین" سے ثابت ہو کہ لکھنے کا فعل جاری اور ناتمام ہے۔ قیامت تک انسان کی بقا تک جاری رہیگا۔

۸	المؤمنون	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	اور ہم کسی متنفس کو اوسکی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک رجسٹر ہے۔ جو حق حق بتائیگا۔ اور ان لوگون پر کوئی ظلم نہوگا۔
۹	یس	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور (اپنے اعمال سے) جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہجاتے ہین۔ اون سب کو ہم امام مبین مین یعنے ظاہر کرنے والے پیشوا مین لکھتے رہتے ہین

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ کتاب مضامین مندرجہ کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور یہ جو لکھا جا رہا ہے۔ ویسی ظاہر کرنے والی کتب کے امام یعنے پیشوا مین لکھا جا رہا ہے۔ جسکو عرفی معنون مین

ہم صدر رجسٹر قرار دے سکتے ہیں۔

نمبر	سورۃ	آیت		ترجمہ
۱۰	الزخرف	۷	أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝	یا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اونکے بھید اور خفیہ باتوں کو نہیں سنتے۔ ضرور سنتے ہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اونکے پاس لکھتے بھی جاتے ہیں۔

نوٹ۔ معلوم ہوگیا کہ کئی فرشتے لکھنے پر مامور ہیں۔ اور وہ لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ قیامت تک انسان کی بقا تک لکھتے رہینگے۔

نمبر	سورۃ	آیت		ترجمہ
۱۱	الجاثیہ	۴	هَٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	یہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دے رہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔

نوٹ۔ اس سے ثابت ہے۔ اور عام فہم بھی بتاتی ہے۔ کہ فعل پہلے واقع ہوگا۔ تو بعد از آں اوس کا نوٹ ہوگا۔ نہ یہ کہ قبل وقوع فعل نوٹ ہو جائیگا۔

نمبر	سورۃ	آیت		ترجمہ
۱۲	ق	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ	اور یقیناً انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور جو جو تمنا قلبی اور مختلف خیالات اوسکا نفس کر رہا ہے۔ ہم اوس کو خوب جانتے ہیں۔ اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ تر اوسکے قریب ہیں۔ جبکہ دائیں بائیں جانب سے دو لینے والے (کراماً کاتبین) ہر بات کو لیتے جاتے ہیں۔ تو وہ ایک بات بھی منہ سے

۱۳	القمر	۳	اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝ وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِیْ مَقْعَدِ الصِّدْقِ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	ایسی نہین کہتا کہ اوسکے لئے نگران پاس نہ ہو۔ اور ہر کام جو وہ کرچکے۔ کتابون مین موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا فعل لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین قادرِ مطلق کے پاس سچی خوشنودی کے مقام مین ہونگے

نوٹ۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ فعل واقع ہو چکنے کے بعد وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ نہ کہ قبل سے لکھا رہتا ہے۔ اور یہہ بھی کہ ایسی کئی کتابین ہین۔ اِسی مین پرہیزگارون کی جزاء کا بھی ذکر ہوگیا ہے۔

۱۴	المجادلہ	۱	یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝	جس دن اللہ ان سب کو جلا اوٹھائیگا۔ پھر جو جو کچھ یہہ کرچکے ہین۔ اوس سے اونکو آگاہ کردیگا۔ اللہ تو سب کچھ ضبط کرا چکا ہے۔ اور یہہ اوسکو بھول گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے۔
۱۵	النبا	۱	وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ کِتٰبًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو ضبط اور شمار کر رکھا ہے۔
۱۶	النفطار	۱	کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ	ہرگز نہین۔ بلکہ تم جزاء و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ بزرگ لکھنے والے تم پر نگہبان متعین ہین۔ جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہین۔ بیشک نیک لوگ بہشت مین

			اَلْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝	ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم میں ہون گے۔

نوٹ۔ اسمین بھی سزا و جزاء کا ذکر ہو گیا ہے۔

۱۷	التطفیف	۱	کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ ۝ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝	حق یہہ ہے کہ یقیناً بدکارون کا نوشتہ سجین مین ہے۔ تمہین کیا خبر ہے کہ سجین کیا چیز ہے؟ - وہ چلنے کا رجسٹر ہے۔
۱۸	التطفیف	۱	کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝	حق یہہ ہے کہ بیشک نیک لوگون کا نوشتہ علیین مین ہوگا۔ اور تم کو کیا خبر ہے کہ علیون کیا چیز ہے۔ وہ رجسٹر ہے اعاظم کا۔ یعنے بڑے رتبہ والون کا۔
۱۹	الطارق	۱	اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۝	ایک تنفس بھی ایسا نہین ہے کہ اوس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

جُزءِ سوم محاسبہ وموازنہ وسزا وجزاءِ اعمال

جزءِ اوّل سے وہ معاہدہ ثابت ہوگیا۔ جو انسان نے اپنے پروردگار سے بروز ازل کیا تھا۔ جزءِ دوم سے یہہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ تعمیل معاہدہ کی نگرانی کے لئے خدائے تعالیٰ نے نگران مقرر فرما دیے ہین۔ جو انسان کے اعمال وافعال کا لفور وقوع اپنی اپنی کتاب مین اندراج کرلے رہے ہین۔ اِس حصہ مین یہہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ تعمیل معاہدہ

کے تصفیہ کے لئے ایک دن مقرر ہوگا۔ اوس دن عدالت قائم ہوگی۔ وہی یوم محشر یعنے پیشی کا دن ہوگا۔ جس دن اوس موادِ حاصلہ کی جانچ اور اوسکا موازنہ کیا جائیگا۔ انسان کو موقع دیا جائیگا۔ کہ اگر وہ اپنی برات کے لئے۔ یا رعایتِ عفو کے لئے کوئی وجہ رکھتا ہے۔ تو اون کو پیش کرے۔ مثلاً۔ (مین اِس تمثیل مین اپنی ہی پیشِ نظر صورت دکھادون۔ اِسی پر سے دیگر اشکال کا بھی تصور ہوسکتا ہے)۔ مثلاً۔ کوئی جج ہے۔ اور وہ مرتشی ہے۔ رشوت لیکر فیصلہ کردیا۔ یا قرابت۔ رعایت۔ یا مروّت مین فیصلہ کردیا۔ اِسکے متعلق خدا ے تعالے اوس جج سے محاسبہ فرمایئے۔ تو وہ کیا خاک اپنی برأت مین پیش کرسکیگا۔ اوس کی بددیانتی ظاہر ہے۔ اگر کچھ انکار کرے تو اِسکے خلاف مین خود اِسی کا دل شہادت دیگا۔ پس اوسکی زبانِ اعتذار پر قفل پڑجائیگا۔ اِسی طرح اگر کِسی مُتدیّن جج نے کوئی فیصلہ غیر صحیح صادر کردیا۔ اور اوس سے اوسکا محاسبہ ہوگا۔ تو ظاہر ہے۔ وہ عرض کریگا۔ یا ربّی۔ محدود العقل انسان ہون۔ جتنا حوصلہ عقل کا تونے عنایت فرمایا۔ میری اِس تعداد کی حد تک مین نے اوس سے کام لیا۔ اور بلا کسی اثراتِ ذاتی خواہ خارجی مین نے ویسا فیصلہ کیا۔ اِسمین میری بددیانتی کا مطلقاً دخل نہین ہے۔ تو خود اِسکا بڑا عالم ہے۔ اور مین تیری ہی ذاتِ پاک کو اپنی شہادت کے لئے پیش کرتا ہون۔ میری خطا کو بخش دے۔ میرا اعتقاد ہے کہ غفور الرحیم ایسے جج کو بخشدیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جج کا دل سواے اوسکی ذاتِ پاک عالم الغیب کے کوئی دوسرا نہین سمجھ سکتا۔ بہرحال ہر ایک شخص کو موقع تقدیمِ صفائی کا دیا جائیگا۔ جس کے بعد حکمِ محکم داورِ محشر کا سُنایا جائیگا۔ اور آناً فاناً اوس حکم کی تعمیل بھی ہوکر رہیگی۔

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	ال عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖ وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ	یوم محشر ہر نفس اوس نیکی کو جو وہ کر چکا - اور اوس بدی کو جو وہ کر چکا - موجود پائیگا اور بہ خواہش کریگا - کاش اوسکے اور اوس دن کے درمیان ایک مدت طول وطویل حائل ہو جاتی -
۲	ال عمران	۱۹	كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے - اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائینگے پس جو آتش دوزخ سے بچالیا گیا - اور جنت مین داخل کر دیا گیا - اوسنے تو یقیناً مرادپائی
۳	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهٗ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهٗ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُونَ ۝	اور اوس دن (محشر) کی تول برحق ہے - پس جسکی نیکیان بھاری ہوگئین - وہی بامراد ہونگے اور جسکی نیکیان ہلکی ہوگئین - پس وہ وہی لوگ ہین جنھون نے ہماری نشانیون کی نافرمانی کر نیکی وجہ سے خود کو نقصان پھونچایا -
۴	یونس	۱	إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ إِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ	تم سب کی بازگشت اوسی کی طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے - بیشک وہی مخلوق کو

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			ثُمَّ يُعِيدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اونکو لوٹا کرلائیگا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے۔ اون کو جزائے خیر دے۔ اور اونکے لئے جو کافر ہوگئے تھے۔ اس نافرمانی کی سزا مین پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا۔ اور دردناک عذاب بھی۔

نوٹ۔ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا لزوم ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۵	هود	۹	يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ	وہ دن جب آئیگا۔ تو کوئی نفس بغیر اوس کے حکم کے بات تک نکر سکیگا۔ پس اونمین سے کوئی بدبخت ہوگا۔ اور کوئی نیک بخت۔ پس وہ جو بدبخت ہونگے جہنّم مین پڑے چلّاتے نالے وارے کرینگے۔ جب تک کہ آسمان وزمین باقی رہینگے۔ اِلّا اِسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھہ اور (تبدیلِ حالت) منظور ہو۔ بیشک تمہارا پروردگار جو کچھہ چاہے کرگذرنے والا ہے۔ مگر وہ جو نیک بخت ہونگے۔ وہ تو جب تک آسمان وزمین باقی ہے۔ برابر جنّت مین رہینگے۔ اِلّا اِسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھہ اور (تبدیلِ نعمت) منظور ہو۔ یہہ تو ایک

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝	ایسی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے۔
۶	ھود	۱۰	وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	اور انہیں سے ہر ایک کو تمہارا پروردگار اونکے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیگا۔ بیشک جو عمل وہ کرتے ہیں اوس سے وہ آگاہ ہے۔
۷	ابراھیم	۷	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	تاکہ اللہ ہر نفس کو اوسکے کئے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
۸	النحل	۱۳	وَلَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور تم جو جو کچھ کرتے رہتے ہو۔ اوسکی بابت تم سے ضرور ضرور باز پرس ہوگی۔
۹	النحل	۱۵	يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	جس دن ہر نفس اپنے سے آپ ہی جھگڑتا ہوا (یا اپنی ذات کے لئے حجت کرتا ہوا) آئیگا۔ تو ہر نفس کو جو جو کچھ وہ کیا کرتا تھا۔ اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور اون پر ظلم نہ کیا جائیگا۔
۱۰	الکھف	۱۲	اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝	وہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اوسکے حضور میں جانیکا انکار کیا۔ پس اون کے اعمال (کچھ اچھے بھی تھے تو) بیکار ہوگئے۔ قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لئے کوئی میزان قائم نہیں کرینگے۔
۱۱	الانبیاء	۴	وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ	اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئیں قائم کرینگے۔ پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين ؐ	نہ ہوگا - اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا - تو ہم اوسے لا حاضر کرینگے - اور حساب لینے کو ہم ہی کافی ہین -
۱۲	الحج	۷	فالذين امنوا وعملوا الصلحت لهم مغفرة ورزق كريم ؐ والذين سعوا في ايتنا معجزين اولئك اصحب الجحيم ؐ	پس جو لوگ ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے - اون کے واسطے گناہون کی بخشش ہوگی - اور عزت کی روزی - اور جو لوگ ہماری آیتون کے بارہ مین تنگ کرنیکی نیت سے کوشش کرتے ہین - وہی جہنمی ہین -
۱۳	المؤمنون	۶	فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون ؐ ومن خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم في جهنم خلدون ؐ	پس جسکے پلتے بھاری ہوگئے - وہ تو بامراد ہوے - اور جسکے پلتے ہلکے رہے - پس وہ وہی ہین جنھون نے اپنے آپکو نقصان پہونچایا - کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین رہنے والے ہوے -
۱۴	النور	۳	ان الذين يرمون المحصنت الغفلت المؤمنت لعنوا في الدنيا والاخرة ولهم عذاب عظيم	بالتحقیق جو لوگ پاکدامن - بے خبر ایماندار عورتون پر عیب لگاتے ہین اون پر دنیا مین بھی لعنت کی گئی ہے - اور آخرت مین بھی - اور اون کے لئے بہت بڑا عذاب ہی -
۱۵	النور	۹	قد يعلم ما انتم عليه ؕ	تم جس روش پر ہو اوسے وہ خوب جانتا ہی -

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ	اور جس دن وہ اوسکی حضور مین لوٹائے جائینگے
			فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ	توجو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوس سے اونکو وہ
			وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ	آگاہ کردیگا۔ اور اللہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے
			عَلِيْمٌ ۝	والا ہے۔
۱۶	النمل	۷	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	جو لوگ کچھ نیکی لیکر آئینگے۔ پس اونکے لئے
			خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ	اوسکا بدل اوس سے بہتر موجود ہے۔ اور وہ
			مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ	اوس دن خوف سے امن مین ہونگے۔ اور جو
			وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ	بدی لیکر آوینگے۔ تو وہ اوندھے منہ جہنم
			فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ	مین ڈالدیئے جاوینگے۔ (ان سے کہا جائیگا)
			هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا	جو عمل تم کیا کرتے تھے اوسکے سوا تم کو کسی اور
			مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	چیز کا بدلہ تھوڑا ہی دیا جا سکتا ہے؟
۱۷	العنکبوت	۱	اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ	تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی۔
			بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تمکو اوس سے آگاہ
			وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	کردینگے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
			لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝	عمل کئے ہم ضرور اونکو صالحون مین داخل کرینگے

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح دونو لازم ہین۔

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۸	العنکبوت	۱	وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا	اور ضرور وہ اپنے بوجھے اوٹھائینگے۔
			مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ	اور اپنے بوجھون کے ساتھ اور بوجھے بھی۔
			يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا	اور جو جو افترا پردازیان وہ کیا کرتے ہین قیامت

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			كانوا يفترون ○	کے دن اون سے اون کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔
۱۹	روم	۵	ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون ○	لوگون کے ہاتون جو کچھ ہوا۔ اوسکے سبب سے خشکی اور تری مین فساد ظاہر ہوگیا۔ تاکہ جو عمل بھی اونھون نے کئے۔ اوسکا کچھ تو مزہ اللہ اونکو چکھادے۔ تاکہ وہ باز رہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ بد کی سزا کچھ تو پیشگی دنیا مین بھی ملجاتی ہے۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	روم	۵	من كفر فعليه كفره ومن عمل صالحا فلانفسهم يمهدون ليجزي الذين امنوا وعملوا الصلحت من فضله انه لا يحب الكفرين ○	جو کافر ہوگیا۔ اوسکے کفر کا وبال اوسی پر پڑیگا اور جس نے کوئی نیکی کی۔ تو وہ اپنی اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) اہتمام کر رہے ہین۔ تاکہ اللہ اپنے فضل سے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ بیشک وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ۔ اسمین بھی ایمان اور عمل صالح توأم ہین۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۱	السجدة	۲	فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون ○	پس کوئی نفس اس بات کو نہین جانتا کہ اونکی آنکھون کی ٹھنڈک کیا کیا چیزین اون کے لیے چھپا رکھی گئی ہین۔ جو اون کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔
۲۲	الاحزاب	۳	ليجزي الله الصدقين	تاکہ اللہ سچون کو اون کے سچ کے موافق بدلہ

			بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝	دے۔ اور منافقون کو اگر چاہے تو عذاب دے یا اونکی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
۲۳	السبا	۱	لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	تاکہ خدا تعالیٰ اون لوگون کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزائے خیر دے۔ گناہونکی بخشش اور عزت کی روزی اونھی کے لئے ہے۔

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح ساتھ ساتھ ہین۔

۲۴	السبا	۳	قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ۝	(اے پیغمبر تم لوگون سے) کہدو نہ ہمارے گناہونکی تم سے باز پرس کیجائیگی۔ نہ تمہارے عملون کی ہم سے باز پرس کیجائیگی۔ کہدو ہمارا پروردگار ہم سب کو (قیامت مین ایک جگہ) جمع کریگا پھر ہمارے مابین فیصلہ کریگا۔ وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور علم والا ہے۔
۲۵	السبا	۴	وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	جس وقت وہ عذاب کو دیکھینگے۔ تو ندامت کا اظہار کرینگے۔ اور ہم اون لوگون کی گردنون مین جو کفر کرتے رہے طوق ڈالدینگے۔ آیا اون کو سوائے اوسکے جو عمل کیا کرتے تھے کوئی اور بدلہ دیا جائیگا۔؟
۲۶	یٰس	۴	إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً	پس ایک ہی چیخ (صور) کی آواز ہی تو ہوگی

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کہ یکایک وہ سب ہمارے حضور مین حاضر کردیئے جائینگے - پس اوس دن نہ تو کسی متنفس پر کوئی ظلم کیا جایئگا - اور نہ تم کو کوئی بدلہ دیا جائیگا - سوائے اوسکے جو تم عمل کیا کرتے تھے -
۲۷	یٰسٓ	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اب یہ وہی تو (جہنّم (سامنے) ہی - جس کا تم سے (میثاق مین) قول و قرار ہوا تھا - جیسا کہ تم کفر کیا کرتے تھے - اوسکے بدلے آج اِس مین داخل ہو جاؤ -
۲۸	صٰفّٰت	۲	اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝	تم یقیناً دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہین - اور تم بدلا اوسی کا پاؤگے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے - ہان - خدا کے خالص بندے اِس سے مستثنٰے ہین -
۲۹	الزُمَر	۷	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط	ہر متنفس کو جو جو کچھ وہ کر چکا ہے - اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا - جو جو کچھ وہ کیا کرتے ہین اللہ اوس سے خوب واقف ہی - اور جو کافر ہوگئے - وہ ایک غول بناکر جہنّم کی طرف ہنکا دیئے جائینگے -
۳۰	الزُمَر	۸	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہی تھے

			اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ	اون کے دل کے دل جنّت کی طرف بھیجے جائینگے
۳۱	المؤمن	۲	اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	آج ہر متنفّس کو اوسکے کیئے کا بدلہ دیا جائیگا آج ذرا بے انصافی نہ ہوگی۔ یقیناً اللہ بڑا حساب لینے والا ہے۔
۳۲	المؤمن	۵	مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ	جو شخص کوئی بدی کریگا۔ تو اوسکو اوتنا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ اور جو شخص مرد ہو یا عورت کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنّت مین داخل ہونگے جسمین اونکو بے حساب رزق دیا جائیگا۔
۳۳	المؤمن	۶	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝	بیشک ہم زندگانی دنیا مین اپنے رسولون کی بھی مدد کرتے تھے۔ اور اون لوگون کی بھی جو ایمان لائے۔ اور جس دن گواہ ٹھیرینگے اوس دن نافرمانون کو اونکی معذرت کوئی نفع نہین پہونچائیگی۔ اور انھین کے لئے بُرا ٹھکانا ہے۔
۳۴	المؤمن	۸	فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝	پس جب حکم خدا آجائیگا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائیگا۔ اور اوس وقت باطل والے ٹوٹے مین رہینگے۔
۳۵	حم السجدہ	۳	وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ	اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہنکار

عربی	اردو
فهم يوزعون حتى اذا	جہنم کے پاس جمع کئے جائینگے۔ پھر وہ
ما جاءوها شهد عليهم	(دوسرون کے پہونچنے تک) روک لئے
سمعهم وابصارهم	جائینگے۔ یہانتک کہ جب وہ سب پہونچ
وجلودهم بما كانوا	جائینگے۔ تو اون کے کان۔ اور اون کی
يعملون ۝ وقالوا	آنکھین اور انکی کھالین۔ جو جو بدعملی
لجلودهم لم شهدتم	وہ کیا کرتے تھے۔ اوسکی بابتہ اونکے مقابل
علينا قالوا انطقنا	شہادت دینگے۔ اور وہ اپنی کھالون سے
الله الذي انطق	کہینگے۔ بھلا تم نے ہمارے مقابل شہادت
كل شيء وهو خلقكم	کیون دی؟ وہ جواب دینگے۔ ہم کو تو اوسی خدا
اول مرة واليه	نے گویا کردیا ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے۔
ترجعون ۝ وما كنتم	اسی نے تمکو اوّل بار پیدا کیا۔ اور اسیکے
تستترون ان يشهد	حضور مین اب تم لوٹا کر لائے جارہے ہو۔
عليكم سمعكم ولا	اور تم اس خوف سے تو (اپنے گناہونکو)
ابصاركم ولا جلودكم	چھپاتے نہ تھے کہ تمہارے کان تمہارے
ولكن ظننتم ان	مقابل گواہی دینگے۔ نہ اس خوف سے کہ
الله لا يعلم كثيرا	تمہاری آنکھین گواہی دینگی۔ اور نہ
مما تعملون ۝	اس خوف سے کہ تمہاری کھالین گواہی
وذلكم ظنكم الذي	دینگی بلکہ تم نے تو یہ گمان کرلیا تھا
ظننتم بربكم اردىكم	کہ جو بد اعمالیان تم کیا کرتے ہو انمین سے

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ۝	بہت سی باتون کو خدا جانتا ہی نہین اور اسی تمہاری بدگمانی نے۔ جو تم اپنے پروردگار کی نسبت کرتے تھے تمھین تباہ کردیا۔ کہ اب تم سخت نقصان اوٹھانیوالون مین سے ہوگئے۔ اب اگر (تھوڑا) ٹھہیر جاؤ تو جہنم اونکا خاصا ٹھکانا ہے۔ اور اگروہ توبہ چاہین تو اب وہ اون لوگون مین سے نہین رہی ہین کہ جنکی توبہ قبول کیجاوے۔
۳۶	الشوریٰ	۴	وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج	اور ہر بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوگا۔

نوٹ۔ اگرچہ یہہ حکم انسانی باہمی معاملات سے متعلق ہے۔ لیکن خدا چونکہ اپنے اُصول پر چلنے کا حکم انسان کو دیتا ہے۔ اسلئے خدا کے اُصول کیطرح اسکو یہان نقل کیا گیا ہی۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۷	الشوریٰ	۵	اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ۝	قبل اسکے کہ وہ دن آجاوے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہین۔ تم اپنے پروردگار کا حکم مانو۔ اوس دن نہ تمہارے لئے جاے پناہ ہوگی۔ نہ گناہون سے انکار کرتے بن پڑیگا۔
۳۸	الجاثیہ	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر نفس اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائے۔

۳۹	الجاثیه	۴	وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً قف كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ط اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قف لا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ	اور تم ہر اُمّت کو گھٹنون کے بل کھڑا ہوا دیکھوگے۔ ہر گروہ اپنے اپنے نوشتہ کیطرف بُلایا جائیگا۔ اور اون سے یہہ کہا جائیگا کہ جو جو عمل تم کیا کرتے تھی آج تم اوس کا بدلہ پاؤگے۔ یہہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہین۔ اور نیک عمل بھی کئے ہین۔ اونکو تو اون کا پروردگار اپنی رحمت مین داخل کرلیگا۔ یہی تو وہ کہلی کامیابی ہے۔ رہے وہ لوگ جو گمراہ ہوگئے (اونسے کہا جائیگا) کیا میری آیتین تمہارے سامنے نہین پڑہی جایا کرتی تھین؟ تم تو اونسے اکڑا کرتے تھے۔ تم تو تھے ہی گنہگار لوگ۔ اور جب یہہ کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ قیامت کے بارہ مین کوئی شک نہین ہے۔ تو تم یہہ کہدیا کرتے تھی کہ ہم جانتے ہی نہین۔ قیامت کیا چیز ہے۔

			آیات	ترجمہ
			مَا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ لا إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝	ہم تو اوسکو ایک خیال ہی خیال سمجھتے ہیں۔ اور ہم اسپر یقین لانے والے نہیں ہیں۔ اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوسکی بدی اب اون پر کھل گئی۔ اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اوسی نے اونہیں آگھیرا۔ اور اون سے یہہ کہا جائیگا۔ آج ہم تمکو اوسی طرح بھلا دینگے جسطرح کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور اب تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ یہہ اسلیئے۔ کہ تم نے اللہ کی آیتونکو ٹھٹھا بنا لیا تھا۔ اور زندگانی دنیا نے تمکو دھوکا دیا تھا۔ پس اوسدن نہ وہ اوس سے باہر جانے پائینگے۔ اور نہ اونسے اپنے رب کے راضی کرنیکے لئے خواہش کیجائیگی۔

نوٹ۔ اسکا ابتدائی حصہ قلمبندی اعمال جزء دوم سے بھی متعلق ہے۔ جسکو اوس مقام پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

			آیات	ترجمہ
۴۰	ق	۲ و ۳	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ۝ وَجَاءَتْ	اور صور پھونک دیا گیا۔ یہی دن ہے وعدۂ عذاب کا۔ اور ہر متنفس (جاہی

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا

اِس شان سے) آئیگا کہ اوسکے ساتھ ایک تو اوسکو کھینچ لیجانے والا ہوگا۔ اور ایک گواہ ہوگا۔ (خدا فرمائیگا) ابھی (دن) سے تو تو غفلت مین تھا۔ لے اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ آج تو تیری نظر بڑی ہی تیز ہے۔ اوسکا مصاحب (گواہ) کہیگا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ (نامۂ اعمال) حاضر ہے (حکم ہوگا) تم دونو جہنم مین جھونک دو ہر گمراہ سرکش نیکیوں سے روکنے والے۔ زیادتی کرنے والے۔ شک کرنے والے۔ خدا کے ساتھ دوسرے کو بھی خدا ٹھہرانے والے کو۔ اِن سب کو تم دونو سخت عذاب مین ڈالدو۔ اوسکا مصاحب (شیطان جو ساتھی جکڑا ہوا ہوگا۔) عرض کرے گا کہ اے ہمارے پروردگار۔ مین نے تو اوسکو سرکش نہین بنایا۔ لیکن یہ خود ہی بڑی گمراہی مین تھا۔ (خداے تعالے فرمائیگا بس) میرے حضور مین جھگڑا

			بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝	نکرو۔ مین تو تم کو پہلے ہی سے وعدہ عذاب
			يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ	سنا چکا تھا۔ میرے حضور مین بات بدلی
			هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ	نہین جاتی۔ اور نہ مین بندون کے حق
			هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝	مین ظلم کرنیوالا ہون۔ جس دن ہم جہنم
			وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	سے کہینگے۔ آیا تو پورم پور بھر گیا۔ وہ
			لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝	عرض کریگا۔ آیا کچھ اور بھی ہے؟ اور جنت
				پرہیز گارونکی خاطر بہت ہی قریب کیجائیگی
۴۱	الطور	۱	فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ	اوسدن جھٹلانے والون کے لئے جو
			الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ	لغو باتون مین پڑے کھیلا کرتے ہین شامت
			يَلْعَبُونَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّونَ	ہوگی۔ اور جس دن اونکو آتش جہنم کی طرف
			إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝	دھکّے پر دھکّے دیئے جائینگے۔ (اون سے
			هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي	کہا جائیگا) یہہ وہی آگ تو ہے جسکو تم
			كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ	جھٹلایا کرتے تھے؟ کیا یہہ جادو ہے؟
			أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ	یا تم کو کچھ سوجھتی ہی نہین؟ اب اسمین
			لَا تُبْصِرُونَ ۝ اصْلَوْهَا	تم گھس جاؤ۔ پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے
			فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا	لئے یکسان ہے۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے
			سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا	یہہ بس اوسی کا بدلہ تمکو دیا جاتا ہے۔
			تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	البتہ پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نعمتون مین
			إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ	جو جو کچھ اونکے پروردگار نے اونکو دیا ہوگا

			Arabic	Urdu
			وَّنَعِیْمٍ ۝ فٰكِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ	اوسکی لذّتین پاتے ہونگے۔ اون کا پروردگار انکو جہنّم کے عذاب سے بچالیگا
۴۲	النجم	۳	وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰى ۝ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝	اور یہہ کہ انسان کے لیئے کچھہ بھی نہین ہے سواے اُسکے کے جتنی اُسنے کوشش کی ہو۔ اور یہہ کہ اوسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوسکا بدلہ پورم پورا دیاجائیگا۔
۴۳	الرحمن	۳	هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝	کیا نیکی کا بدلہ سواے نیکی کے کچھہ اور ہوسکتا ہے ؟۔
۴۴	الواقعه	۳	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ۝ وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۝	پس اگر وہ مقرّبانِ بارگاہ سے ہے۔ تو (اوسکے لئیے) راحت اور خوشبو اور نعمت والی جنّت ہے۔ اگر وہ داہنے ہاتھہ والون مین سے ہے۔ تو سلامتی ہے تیرے لئیے اے داہنے ہاتھہ والے۔ اور اگر وہ جُھٹلانے والے اور گمراہون مین سے ہے۔ تو پھلستے پانی کی ضیافت ہے اور جہنّم مین جھونکنا ہے۔ بیشک یہہ خبر بالکل صحیح اور یقینی ہے۔

نوٹ۔ داہنے ہاتھ والون سے مراد کے لئے دیکھو قُدْرَتِ کامِلہ کا ۸۶ مابعد۔ اور جزءِ دُوم ۶ک ماسبق۔

٤٥	التحریم	١	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ؈	اے لوگو جو نافرمان ہوگئے ہو۔ آج کے دن تم کوئی عذر نکرو۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ بس اوسیکا بدلہ تم کو دیا جاتا ہے۔
٤٦	المرسلٰت	١	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ۙ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ؈ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ؈ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ؈ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ؈ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ؈ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۙ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ؈	یہی وہ دن ہے کہ وہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بول نہ سکین گے۔ اور نہ اونکو اسکی اجازت دیجائیگی کہ وہ کچھ عذر و معذرت کرین۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت آئیگی۔ یہی تو فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہم نے تمکو اور اگلے لوگون کو اکٹھا کر لیا ہے۔ اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داؤ چلاؤ۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت ہوگی۔ البتہ پرہیزگار لوگ سایون مین اور چشمون مین اور ایسے میوونمین (بسر کرتے ہونگے) جنکی وہ خواہش کرینگے۔
٤٧	والنزعٰت	٢	فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ؈ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ؈ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۙ وَآثَرَ	پھر جب بڑی مصیبت (قیامت) آجائیگی اوس دن انسان اپنے کیے کو یاد کریگا۔ اور ہر اوس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا جہنم نمایان

				اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ	کر دیا ہوگا۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور زندگانی
				ھِیَ الْمَاْوٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ	دنیا کو ترجیح دی ہوگی۔ تو یقیناً اوسکا ٹھکانا
				خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ	دوزخ ہوگا۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور مین
				وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی	(جوابدہی کیلئے) کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو
				فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی	خواہشات سے روکتا رہا ہوگا۔ یقیناً جنت اوسکا ٹھکانا ہوگا
۴۸	الغاشیہ	۱		اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ ثُمَّ	یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے۔ پھر
				اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ ۝	ان سب کا حساب لینا ہمارا ہی کام ہے۔
۴۹	الزلزال	۱		یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ	اوس دن لوگ مختلف حالتون مین نکلینگے۔
				اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ	تاکہ اونکے اعمال اونکو دکھائے جائین۔
				فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ	پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی۔ وہ
				خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ	اوسے دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ بھر بدی
				مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝	کی ہوگی وہ اوسے دیکھ لیگا۔
۵۰	القارعہ	۱		فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ	پس جس کی (نیکیون) کی تول بھاری
				فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ	اوتریگی۔ وہ تو خاطر خواہ عیش مین ہوگا۔
				وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ	اور جس (کے اعمال نیک) کی تول ہلکی ہوگی
				فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ ۝ وَمَآ	اوسکی (آغوش) مادر ھاویہ ہوگی۔ (اے
				اَدْرٰکَ مَا ھِیَہْ ۝	پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ ہاویہ ہے کیا چیز؟۔
				نَارٌ حَامِیَۃٌ ۝	وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

جُزءِ چہارم - قُدرۃِ کاملہ

جزءِ اوّل و دوم و سوم صاف و صریح آیات ہین۔ زیادہ بحث کی اونکی حاجت
نہین تھی۔ حصۂ چہارم ہی بہت زیادہ غور طلب ہے۔ کیونکہ کم فہم لوگ خطاءً۔ اور گناہ پسند طبیعتین
حیلتاً۔ انھین آیات مین تعیمی معنے پیدا کرکے اِسکی کوشش کرتے ہین کہ اپنے کھینچ کر یہ نتیجہ
نکالین کہ انسان کے افعال بھی بحکمِ الٰہی صادر ہوتے ہین۔ اِس مادّہ مین میری وُسعتِ نظر
کی حدّ تک جتنی آیات قرآنِ شریف مین ہین۔ اون کُل کو مین نے مُنتخب کرلیا ہے۔ اور
مضمون کے اعتبار سے چند چند کا ایک ایک بالکل علیحدہ قرار دیکر ایک تدریجی سلسلہ
اپنی بحث کا قائم کردیا ہے۔ اِس خاص مادہ قُدرۃِ کاملہ سے متعلق آیات کی تعداد
نسبتاً زیادہ ہے۔ اور اسی حصہ کی آیتون کے متعلق مین نے بامدادِ ایزد پاک ہر آیتہ کے
ذیلی نوٹ مین بقدرِ استعدادِ خود بحث کی ہے۔ اور اِس امر کے ثابت کرنیکی کوشش
کی ہے کہ جو اُمور خارج از قدرت و اختیارِ انسانی ہین وہ تابعِ مشیّت ہین۔ اون کا
اندراج ازل سے لوحِ محفوظ مین ہے۔ اور جن اُمور مین فاعلِ مختار خود
انسان ہے۔ بفورِ وقوعِ انکا اندراج بھی ہوجایا کرتا ہے۔ یہہ ثابت کیا ہے کہ رحمن
کی حیثیت سے خداے تعالیٰ نے یومِ میثاق ہدایت فرمادی۔ اوسی حیثیت سے
خداے پاک نبی رسول بھیج بھیجکر اوسی ہدایت کو یاد دلاتا رہا ہے۔ اور پھر اپنی خاص اور
بے انتہا عنایت سے بذریعۂ کانشنس بھی انسان کے دمِ واپسین تک متنبّہ کرتا رہتا
ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے کہ وہ نفسِ انسان سے بہ نسبت حبل الورید کے بھی۔ جو جزو نہم

انسان ہے۔ قریب تر ہے۔ اور ہر وقت اور ہر لمحہ تنبیہہ متعلق افعال کے کرتا رہتا ہے۔ اسکے بعد رحیم کی حیثیت سے وہ اوسیوقت اور اوسی صورت مین مزید ہدایت فرمائیگا۔ جبکہ انسان اپنے عمل سے۔ یعنے کم از کم بہ استعمالِ صائب اپنی عقل کے رجوع بہ الٰہی کرنے سے۔ برجحان بہ صلاح سے۔ خود کو اسکا مستحق ثابت کرے۔ اِس حصہ مین بعض آیات کسیقدر طویل بھی نقل ہوی ہین۔ یہہ اِس وجہ سے کہ کسی خاص حصۂ آیت کا صحیح منشاء دریافت کرنیکے لئے سیاقِ کلامِ ربانی کا بھی لحاظ کرنا لازمی امر ہے۔ جب اوسکو پورا پڑہا اور سمجہا جائے تو منشاءِ الٰہی صاف ہو جاتا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ط وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝	جو کافر ہو چکے۔ اونکے لئے یکسان ہے۔ خواہ تم اونکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ اونکے دلون اور کانون پر خدا نے مہر کر دی ہے۔ اور اونکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

نوٹ۔ سائل کہینگے کہ جب خدا نے خود نصیحت ناشنو اندہا بہرہ کر دیا تو پھر عذاب کیون کرنے لگا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو بات ایمان کی ہے۔ بے ایمان کی بخشایش نہین

ہوتی۔ دنیاوی اعمالِ انسانی سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے۔ دوسرے یہہ کہ انسان کو اوسکے خلق کرنے کے ساتھہ ہی ساتھہ ہدایتِ ایمان ہوچکی۔ کیونکہ عقل وادراک اور اختیارِ عمل اوسکو پہلے سے عطا ہوچکا ہے۔ بر اینہمہ اگر ایمان کی طرف توجہ ہی نہین کرتا۔ بلکہ کافر ہوچکا۔ تو ایسے کو نصیحت وہدایت بیکار ہے۔

یاد رکھو کہ انسان سے اللہ دو بات چاہتا ہے۔ ایک ایمان۔ دوسرے عمل صالح۔ فقط ایمان کافی نہین ہوتا۔ عمل صالح بھی کرے۔ تو انسان تعمیلِ کامل اللہ کے حکم کی کریگا۔ یہہ آیتہ ایمان سے متعلق ہے۔ (دیکھو جزء اوّل ع ۱۵ اور جزء سوم ع ۲۳)۔

۲	البقرہ	۳	اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ اَنْ	بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے
			یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً	مین کوئی شرم نہین ہے۔ نہ اوس سے کسی
			فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ	بڑے جانور کی۔ اب جو ایمان لانیوالے
			اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ	ہین۔ وہ تو جانتے ہی ہین کہ خدا کی طرف سے
			مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ	یہہ حق ہے۔ رہے کفّار۔ وہ یہہ کہدیتے
			كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ	ہین کہ اس مثل سے خدا نے مقصد ہی کیا
			اَرَادَ اللّٰہُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ	لیا؟۔ مگر خدا تعالیٰ ایسی ہی مثال سے
			یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ	بہتیرون کو ہدایت کر دیتا ہے۔ اور بہتیرون
			بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ	سے توفیقِ ہدایت سلب کر لیتا ہے۔ مگر
			بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ	توفیقِ ہدایت صرف فاسقون سے سلب
			الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰہِ	کرتا ہے۔ جو خدا سے عہد وپیمان کرکے پھر
			مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ص	اوسے توڑ دیتے ہین۔ اور جن چیزون

		وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	کے وصل کا خدا نے حکم دیا تھا۔ اونہیں فصل کرتے ہین۔ اور زمین مین فساد کرتے ہین۔ یہہ لوگ نقصان مین رہنے والے ہین۔

نوٹ۔ اسمین بھی غور کرو تو مومن اور کافر کے ایمان اور بے ایمانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ بار ایمان کی ہدایت ہوتی ہے۔ اور بے ایمان کی نہین۔ پھر صاف فرماتا ہے کہ ہدایت صرف اونھین کی نہین ہوتی کہ جو فاسق ہین۔ اسلئے کہ اونھون نے ایمان بلکہ رجحان بہ ایمان تک کو ترک کر دیا۔ اور ابتدائی اقرار اطاعت سے منحرف ہو گئے۔ یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ عمل صالح سے نہین۔ یہہ سب ہو کر جب کوئی اللہ کی طرف رجوع ہی نہین کرتا ہے۔ تو ہدایت کسکو کیجائے۔؟

۳	البقرۃ	۱۲	وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ	حالانکہ بغیر حکم خداوہ اوس سے کسی کو نقصان نہین پھونچا سکتے تھے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ قصۂ ہاروت و ماروت سے متعلق ہے۔ اوس زمانہ مین جادو وغیرہ کے ٹھکوسلے زیادہ جاری ہو گئے تھے۔ اون دونو فرشتون کو خدا نے زمین پر بھیجا۔ اوس وقت کے نبی نے انکو کہا کہ لوگون کو جادو دفع کرنے کا طریقہ سکھا دین۔ مگر جادو خود کرنے سے منع کرین۔ لوگون کو ان فرشتون نے جتلا دیا۔ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ یعنے سمجھو کہ ہم آزمایش ہین اور تم نافرمانی نہ کرو۔ اس جتلانے کے بعد بھی جب لوگون نے جادو کو دفع کرنا سیکھا تو لامحالہ جادو کا طریقہ معلوم ہو گیا۔ پس وہ خود جادو سے فساد کرنے لگے۔ تو خدا تعالیٰ اس آیتہ کے ذریعہ معلوم کراتا ہے۔ کہ تم کچھ ہی کرلو۔ مگر بلا

حکم خدا کے تم کسی کا کچھ نہین بگاڑ سکتے - جادو کی وجہ سے اثر خارجی اسباب غیر معلوم سے پیدا ہوتا - جسکی نسبت عوام سمجھتے کہ خدا نے یا بتون نے ایسا کیا - اسکو زائل کرنا خدا کے لیئے لازم تھا - اسلیئے ایسا فرمایا - ہماری بحث سے اسکا تعلق نہین ہے -

٤	البقرۃ	١٧	قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	کہدو کہ مشرق اور مغرب خدا کے ہین وہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت فرما دے -

نوٹ - بیت المقدس سے پلٹ کر جبکہ کعبہ کو قبلہ کرنیکا حکم ہوا - اوسوقت یہودیون نے اعتراض کیا تھا - سو یہہ اوسکا جواب ہے - امور ایمان مین بہترین طریقہ خدا انسان کو دکھاتا ہے اوسپر عمل کرنا اسکا کام ہے - ورنہ وہ بے ایمان ہوا - یہہ آیتہ بھی امر ایمانی سے متعلق ہے - نکہ فعل صالح دنیوی سے -

٥	البقرۃ	٢٣	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝	اور اگر خدا کو منظور ہوتا - تو وہ لوگ بعد اسکے کہ اونکے پاس کھلی دلیلین آچکی تھین اون پیغمبرون کے بعد نہ لڑتے - لیکن اونھون نے اختلاف کیا - پھر اونمین کوئی تو ایمان لایا - اور کوئی انمین سے کافر ہوگیا - اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے - لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

نوٹ - یہہ بھی انسان کے ایمان سے متعلق ہے - اللہ تعالی نے اپنے ارادہ اور مشیت سے انسان کو پیدا کیا - ایمان اوسکو سکھایا - اسکا اقرار اُس سے لیا - بدعہد کی رہنمائی کیسی؟

٦	آل عمران	٣	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہدو کہ اے اللہ اے سلطنت کے مالک۔ تو جسکو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو ذلت دیتا ہے تمام خیر وخوبی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ بتاتی ہے کہ دُنیوی نعمات کی تقسیم خدا کی قدرت مین ہے۔ اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

٧	آل عمران	١٥	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط	اور کوئی متنفس بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ نہین مر سکتا۔

نوٹ۔ موت وحیات کا ذکر ہے۔ عمل انسانی سے متعلق نہین ہے۔

٨	آل عمران	١٦	قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	تم کہدو کہ یہہ معاملہ پورا خدا کے ہاتھ ہے۔ وہ اپنے دلو نمین کچھ چھپا رہے ہین۔ جو تم پر ظاہر نہین کرتے کہتے ہین کہ اس معاملہ مین اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ قتل نہ کئے جاتے۔ تم کہدو کہ

			عربی	ترجمہ
			فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ	اگر تم اپنے گھرون مین بھی ہوتے تو بھی جنکے لئے قتل لکھا جاچکا تھا۔ وہ اپنے مقتل مین ضرور نکل آتے۔ اور یہہ اسلئے کہ خدا تمہارے دلونکی باتونکو آزمالے۔ اور جو کچھ تمہارے دلونمین ہے۔ اوسکو جانچ لے اور اللہ دلونکی حالت سے آگاہ ہے۔

نوٹ۔ جنگ احد ایک بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ مسلمانون کا ایمان ڈانواڈول ہوگیا تھا۔ کہتے تھے کہ اگر ہمارا چلتا تو ہم نہ اِس جنگ مین شریک رہتے نہ قتل ہوتے۔ اور سوائے معدودے چند کے سب بھاگ کھڑے ہوے تھے۔ اوسوقت یہہ آیتہ نازل ہوی۔ کہ تم اپنے گھرون مین ہوتے بھی تو کیا ہوتا۔ اجل آتی تو آنا ہی پڑتا۔ موت اور جس قسم کی موت ہو۔ اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ فرشتون سے خدا نے مدد فرمائی۔ اور رسول کو فتح نصیب ہوی۔ یہہ بھی عمل ارادی انسان سے متعلق نہین ہے۔

۹	النساء	۱۱	وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ	اگر انکو بھلائی کچھ پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے کہ یہہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر انکو کچھ برائی پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ تمہاری طرف سے (یعنے تمہاری وجہ سے ہے۔) تم کہدو۔ کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اِن لوگون کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اتنی سی بات بھی نہین سمجھتے۔؟

			یفقہون حدیثاً ۝	

نوٹ - خارجی مصائب و نعمات سے متعلق ہے - ارادہ و عمل انسان سے متعلق نہین ہے -

۱۰	الانعام	۱	ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا و اجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۝	وہ وہی ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا - پھر اوسنے ایک مدت مقرر کی - اور مقرر کی ہوئی مدت اوسی کے علم مین ہے - پھر بھی تم شک کرتے ہو -

نوٹ - اسمین ذکر ہے انسان کے خلق کیئے جانیکا - اور اوسکی موت حیات کا وقت مقرر ہونیکا - جسمین انسانی کچھ دخل نہین ہوسکتا -

۱۱	الانعام	۲	وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر ۝	اللہ تم کو کوئی تکلیف پہونچاوے - تو اوسکے سوا کوئی اسکا دفع کرنے والا نہین ہے - اور اگر وہ تمکو کوئی خیر وخوبی پہونچاوے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے -

نوٹ - اس سے عمل انسان کو کوئی تعلق نہین ہے -

۱۲	الانعام	۳	ومنھم من یستمع الیک وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا وان یروا کل آیۃ	اور انہین سے بعض ایسے بھی ہین جو تمہاری طرف (بظاہر) کان لگائے رہتے ہین - حالانکہ ہم نے اونکے دلون پر پردے ڈالدیئے ہین کہ وہ اوسے نہ سمجھین - اور اونکے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے - اور اگر دیکھ لین وہ ایک

		لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ط	معجزہ دیکھ لینگے۔ تب بھی اوسپر ایمان نہ لائینگے۔

نوٹ۔ چونکہ وہ لوگ دل سے بے ایمان ہین۔ بظاہر ڈھونگ سے رسول کا کلام سُنتے ہین۔ چونکہ ایسون کے سامنے کتنے ہی معجزے ہون۔ مگر یہہ تو ایمان لائے ہین نہ لائینگے۔ اسلئے انکی عقلون اور سماعتون پر پردہ ڈالدیا گیا۔ کیونکہ اِنکے لئے عذاب ہی مناسب ہے۔ پہلے رجوع بحق ہوکر مستحق ہدایت بنو تو ہدایت ملیگی۔

۱۳	الانعام	۴	وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝	اور اگر ان کا رُوگردان ہونا تم کو گران گزرتا ہی۔ تو اگر تم سے ہوسکتا ہے تو زمین مین کوئی سوراخ تلاش کرو۔ یا آسمان پر کوئی سیڑہی (لگاکر چڑھ جاؤ) کر اونکو کوئی نشانی لادو۔ اور اللہ چاہتا تو اونکو ہدایت پر (جبراً) آمادہ کرتا۔ پس تم جاہلون مین سے ہرگز نہ ہونا۔

نوٹ۔ اِسکی شانِ نزول یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بیحد خواہش تھی کہ حرث ابنِ نوفل بنِ عبدِ مناف مسلمان ہوجاے۔ مگر وہ شقی تھا۔ ایمان نہ لایا۔ آنحضرتؐ پر یہہ حال گران گزرا۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ فکر کا موقع نہین ہے۔ حرث مذکور شقی ہے۔ دوزخ اوسکا مقام ہے۔ یون اگر اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان کیا معنے پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنادیتا۔ مگر اللہ کو تو آزمانا ہے انسان کو۔ پس یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے نہ کہ عمل صالح دُنیوی سے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
١٤	الانعام	٧	وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ج ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○	اور وہ خدا وہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے۔ اور دن مین جو کام تم کرچکے ہو اوس سے بھی وہ جانتا ہے۔ پھر تم کو اوسی مین اوٹھا بٹھاتا ہے۔ کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہوجاوے۔ پھر تمہاری بازگشت اوسکے حضور مین ہوگی۔ پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اوس سے تمکو آگاہ کردیگا۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ یہ بتاتی ہے کہ روز آخرت مین انسان کو اوسکے اعمال معلوم کراکے اوس سے محاسبہ کیا جائیگا۔ جو ہمارے مفید مطلب ہے۔ اور یہ بھی معلوم کراتا ہے۔ کہ روز کا سونا بھی گویا موت ہے۔ صبح کی بیداری گویا نئی زیست ہے۔ اسی طرح اصلی موت کے خواب طویل کے بعد روز محشر سب اوٹھ کھڑے ہونگے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
١٥	الانعام	١٥	فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ط كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ	جسکی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اوسکو ہدایت کرے۔ تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے۔ اور جسکی نسبت یہ چاہتا ہے کہ اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلے۔ تو اوسکے سینہ کو تنگ ٹھوس کردیتا ہے۔ گویا کہ وہ آسمان کو چڑہا چلا جاتا ہے۔ اسیطرح اون لوگون پر جو ایمان نہیں رکھتے

			لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝	ہین کفر و شرک کی گندیگی طاری کردیتا ہے

نوٹ - اسمین اخیر حصہ قابلِ غور ہے - یعنے جو لوگ ایمان نہین رکھتے اونکو یہہ صورت نصیب ہوتی ہے - اور جنکا رجحان ایمان کی طرف ہے - تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا جاتا ہے - یہہ ہمارے مفید ہے -

١٦	الانعام	١٨	سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا	عنقریب مشرک یہہ کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا
			لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکْنَا	تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا
			وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا	اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے اِن سے
			مِنْ شَیْءٍ ؕ کَذٰلِکَ	پہلے لوگ بھی اسیطرح جھٹلایا کرتے تھے
			کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ	یہانتک کہ اونھون نے ہمارے عذاب
			حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ	کا مزہ چکھا - تم اون سے کہدو کہ تمہارے
			قُلْ ہَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ عِلْمٍ	پاس کوئی علم ہے تو تم ہمین نکال کر دکھاؤ
			فَتُخْرِجُوْہُ لَنَا ؕ اِنْ	تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو -
			تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	اور فقط اٹکل پچو باتین بناتے ہو -
			وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ	تم کہدو کہ سب سے بڑی ہوی حجت
			قُلْ فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ ۚ	خدا کی ہے - پس اگر وہ چاہتا تو
			فَلَوْ شَآءَ لَہَدٰىکُمْ	تم سب کو خود بھی ہدایت
			اَجْمَعِیْنَ ۝	کردیتا -

نوٹ - تیر بہدف جواب ہے معترض کا - یعنے یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم گناہ ہی نہ کرتے - یا یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تھا تو جو کچھ ہم کرتے وہ گناہ نہ ہوتا - ہوش سنبھالو - اختیار عمل

تو خود رب کھتے ہو۔ پھر کیسی حماقت کی باتین کرتے ہو۔ کیا سبکو خدا فرشتہ اور پیغمبر بنا دیتا؟ پھر تلقین کسکی ہوتی؟۔

١٧	الاعراف	۴	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا	اور اسسے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ کے ذمہ جھوٹ بھتان باندہے۔ یا اوسکی آیتون کو جھٹلائے۔ یہی وہ ہین جنکا لکھا ہوا حصہ اونکو پہونچیگا۔ یہانتک کہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوے (یعنے فرشتے ملک الموت اور منکر نکیر) انکا فیصلہ کرینگے۔ اون سے کھینگے کہ اللہ کے سوائے تم جنکو پکارا کرتے تھے۔ وہ اب کہان ہین؟ تو وہ کھینگے کہ وہ تو ہمسے غائب ہوگئے۔ اور اپنی ذات کی نسبت شہادت دینگے۔ کہ ہم بیشک کافر تھے (خدائیتعالی) فرمائیگا۔ کہ تم بھی انہی امتون مین داخل ہوجاؤ جو جنون اور آدمیون مین تم سے پہلے آتش جہنم مین جاچکین جس وقت کوئی گروہ داخل ہوگا۔ وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کریگا۔ یہانتک کہ جب سب اوسمین جمع ہوجائینگے۔ تو پچھلے

			آیت	ترجمہ
			قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَاۤءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝	پہلونکی نسبت یہہ عرض کرینگے۔ کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو تو انھوں نے گمراہ کیا۔ پس انکو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے (خدا تعالیٰ) فرمائیگا کہ ہر ایک کے لئے دوگنا ہو۔ ولیکن تم تو سمجھتے ہی نہین

نوٹ۔ بے ایمانون کے متعلق لوح محفوظ مین جیسا کچھ لکھا ہو گا۔ ویسا عذاب ہوگا۔ یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ دُنیوی اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

			آیت	ترجمہ
۱۸	الاعراف	۲۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	جسے خدا ہدایت دے۔ پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس سے وہ توفیق ہدایت سلب کرلے۔ پس نقصان اوٹھانے والے وہی ہین۔ اور ہم نے جنون اور آدمیون مین سے بہت سون کو جہنم ہی کے لئے بنایا ہے۔ اونکے دل موجود ہین لیکن سمجھتے نہین۔ اور انکی آنکھین ہین جن سے دیکھتے نہین۔ اور اُن کے کان ہین جن سے سُنتے نہین۔ وہ تو چوپایون کے مانند بلکہ اون سے بھی بدتر ہین۔ وہی لوگ تو غافل ہین۔

نوٹ - دل ودماغ آنکھین اور کان ہوتے ہوئے - خدا کا ابتدائی حکم اور رسولون کی باربار کی ہدایات کو جو نہ سمجھین نہ دیکھین نہ سنین - تو پھر اب ایسون کے لیئے سبیل اصلاح کچھ نہین ہوسکتی - یہہ تو دوزخ ہی کے عذاب کے سزاوار ہین - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

۱۹	الاعراف	۲۳	مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝	جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کرلے - پس اوسکا کوئی رہبر نہین - اور وہ اونکو اونھین کی سرکشی مین چھوڑ دیتا ہی - کہ سرگردان رہین

نوٹ - اِسکے لیئے کسی صراحت کی بھی ضرورت نہین ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ سرکشی کی وجہ سے وہ بلا ہدایت چھوڑ دیئے گئے - یہہ ہمارے دعوے کی تائید ہے -

۲۰	الانفال	۲	فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	پس تم نے اونکو قتل نہین کیا تھا - بلکہ اللہ نے اونکو قتل کیا تھا - اور جسوقت تم نے اونکی طرف (مٹی) پھینکی تھی - وہ تم نے نہین پھینکی تھی - بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - اور یہہ اسلیے کہ اللہ اوسکے ذریعہ سے مومنین کی اچھی طرح آزمایش کرے - بیشک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے

نوٹ - جنگ بدر کے موقع پر یہہ آیتہ نازل ہوی - لوگ شیخیان کرنے لگے تھے اپنی اپنی بہادری پر - تو فرماتا ہے کہ جو کچھ نتیجہ فتح کا ہوا وہ اللہ کی طرف سے ہوا - ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے -

۲۱	الانفال	۳	وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ کو علم ہوتا کہ ان لوگون مین کچھ بھی

		لَا سْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	خیر و خوبی ہے۔ تو اونکو (ہدایت) سناتا۔ اور اگر سناتا تو ضرور رُوگردان ہوکر الٹے بھاگتے اے ایمان لانیوالو جسوقت تمکو رسول ایسے کام کی طرف بلائین جسمین تمہاری زندگی ہو۔ تو اللہ کا اور اوسکے رسول کا حکم مان لو۔ اور یہ جان لو کہ ضرور اللہ آدمی کے اور اس کے دل کے مابین (حق و باطل کی تفہیم کے لئے) حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب اوسکے حضور مین جمع کئے جاؤ گے۔

نوٹ۔ نوٹ ہائے ماسبق کی تصریح خدائے تعالیٰ خود اِسمین فرماتا ہے کہ اللہ اگر بے ایمانوں کی ہدایت کرے بھی تو وہ روگردانی ضرور کرنے والے ہین۔ پر انکے دل مین تو بہرحال حق و باطل کا فرق سمجھا ہی دیتا ہے۔ اِس سے کانشنس یعنے ضمیر کی طرف اِشارہ ہے۔ خدا فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (ترجمہ) ہم تم سے بہ نسبت شہ رگ کے بھی زیادہ قریب ہین۔ یعنے ہر لحظہ ہماری تنبیہ سے خالی نہین ہے۔ ہر کام مین یہی ہوا کرتا ہے۔

۲۲	الانفال	۵	اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ	(اوس وقت کو یاد کرو) جبکہ تم نزدیک کی گھاٹی مین تھے۔ اور وہ (ابوجہل والی جماعت) تمہارے سرے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر تم ایک دوسرے سے بِھڑا (کر) لیتے تو وقت معین

			فِی الْمِیْعٰدِ لا وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا	سے تم ضرور اختلاف کرتے۔ لیکن تم کو یکایک ایک دوسرے کے مقابل کرادیا۔ تاکہ جو ہونیوالا تھا اسکو اللہ پورا کردے۔

نوٹ۔ جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ یہہ جنگ بلا منصوبۂ ما تقدم واقع ہوگئی۔ ابوجہل مع لشکر کفار مکہ اور لشکر مسلمانان کی اتفاقی طور پر یکایک مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ خدا کا منشا یہہ تھا کہ جو ہونا ہے ہوکر رہے۔ تو ایسے اسباب جمع کردیے۔ اپنی قدرت کاملہ سے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے امر ارادی انسانی سے ہم کو بحث ہے۔

۴۳	الانفال	۸	وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ۭ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝	اور اگر وہ تمھین دھوکا دینا چاہینگے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی تھی۔ اور انکے دلونمین الفت پیدا کردی تھی۔ اگر زمین مین جو کچھ ہے تم سب ہی خرچ کردیتے تو اونکے دلونمین الفت نہ پیدا کرسکتے۔ لیکن اللہ نے اونکے دلونمین الفت پیدا کردی۔ بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ اسمین اسکا اشارہ ہے کہ خدا نے اپنے منشا اور اپنی قدرت کاملہ سے دو انصاری قبیلہ اوس اور خزرج مین جنمین زمانہ قدیم سے عداوت چلی آتی تھی۔

باہم اُلفت پیدا کردی - یہ ہماری بحث سے متعلق نہین ہے -

۲۴	التوبة	۱۲	رَضُوا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝	(مالدار لوگ) اِسپر راضی ہوگئے ہین کہ عورتون کے ساتھ رہین - اور اللہ نے اونکے دلون پر مُہر لگادی ہے - پس وہ کچھ نہین جانتے -

نوٹ - غزوہ تبوک کی طرف اشارہ ہے - اوس جنگ کے اہتمام مین سچے مومن باوصفیکہ اونکو سواری ولباس وغیرہ کی استطاعت نہین تھی - رو رو کر شریک جنگ ہونا چاہتے تھے - حالانکہ ایسون کو شرکتِ جنگ سے خدا نے معذور رکھا ہے - مگر مالدار منافق لوگ اپنے گھرون مین اپنی عورتون کے ساتھ مزے کرتے رہنا چاہتے تھے - پس ایسے بدنہاد لوگون کے کفر بھرے دلون سے خدا نے اپنی توفیق ہدایت اوٹھالی - ہدایت پر عمل کرنیکی توفیق اوسیکو ہوگی جو دل سے اوسکو چاہے بھی - جب ارادہ ہی بُرا ہو - تو توفیق ہدایت کا موقع کیا رہا ؟ -

۲۵	یُونُس	۱	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ	بیشک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جسنے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین بنایا - پھر (اوسکا حکم) عرش پر غالب آیا - (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے -

نوٹ - یہ تو صاف مشیّتِ ایزدی ہے - اِس مین انسانی عمل کا دخل ہی نہین ہوسکتا -

نمبر	سورۃ	پارہ	آیت	ترجمہ
۲۶	یونس	۵	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۰ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۰	اور انہین سے بعض ایسے ہین۔ جو تمہاری باتین (بظاہر) خوب غور سے سُنتے ہین۔ کیا تم بہرون کو سنا سکتے ہو۔ جس حال مین کہ وہ عقل ہی نہین رکھتے۔؟ اور انہین سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے۔ جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ کیا تم اندھون کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال مین کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہین رکھتے۔؟ بالتحقیق اللہ آدمیون پر ذرا بھی ظلم نہین کرتا۔ بلکہ آدمی خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین۔

نوٹ۔ نصیحت پذیری کے لئے کوئی آنکھ کان ہی نہین رکھتا۔ اور اسکی طرف توجہ اور ارادہ ہی نہین کرتا۔ تو وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ پس چھوڑ دو اوسکو اوسکی شامت پر۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ ہدایتِ الٰہی سے ماتقدّم اوس کے لئے استحقاق پیدا کرنا ہے۔ یعنے اپنے اعمال اور رجوعِ قلبی سے۔ اِستحقاق نہ ہو تو حق کیونکر لیتے۔ (مقابلہ کرو ع۱۲ ماسبق)۔

نمبر	سورۃ	پارہ	آیت	ترجمہ
۲۷	یونس	۵	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ	تم یہ کہدو کہ بجز اوس قدر کے کہ خدا کو منظور ہے۔ مین تو اپنی ذات کے لئے نہ ضرر کا مالک ہون نہ نفع کا۔ ہر اُمت کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب اونکا مقرر وقت

نمبر	سورۃ	پارہ	آیت	ترجمہ
			اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ	آجاتا ہے۔ تو نہ وہ ایک ساعت تاخیر کر سکتے نہ پیش قدمی۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ نفع وضرر انسان پر واقع ہونیوالی حالتین ہین۔ اپنی قوت ارادی سے انسان انکا باعث نہین ہوسکتا۔ موت حیات اور ہر امر شدنی کا ایک وقت خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اوسی اعتبار سے ہر امر واقع ہوگا۔ یہ آیتہ بھی ہمارے مطلب سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورۃ	پارہ	آیت	ترجمہ
۲۸	یونس	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ	بیشک وہ لوگ جن پر تمہارے رب کا کلمۂ کفر کی موت اور عذاب دوزخ کا ثابت ہوگیا ایمان نہ لائینگے۔ جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لین۔ گو اونکے پاس ہر نشانی آجاے۔ پس کوئی بستی ایسی نہین ہوئی کہ وہ (عذاب کو دیکھکر) ایمان لائی ہو تو اوسکو اوس کے ایمان نے نفع دیا ہو۔ سوائے قوم یونس کے۔ کہ وہ جس وقت ایمان لائے ہم نے زندگانی دنیا مین رسوائی کا عذاب اون سے ہٹادیا اور پھر ایک مدت تک اونکو آباد رکھا۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کروگے

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	کہ وہ مومن ہوجائین ؟ - حالانکہ کوئی متنفس بغیر اذن خدا کے ایمان نہین لاتا - اور وہ (کفر و شرک کی) گندگی کو انھین لوگون پر مسلط کر دیتا ہے جن مین عقل نہین -

نوٹ - یہ آیتہ دلچسپ بھی ہے - دلفریب بھی ہے - دل افروز بھی ہے - دلنواز بھی ہے - اور بہار امر الٰہی حل کرتی ہے - شانِ نزول یہ ہے کہ مسلمانون نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ جیسے جیسے فتح ہوتی جاے جبراً مفتوحون کو مسلمان کیون نہین کرلیا جاتا ؟ - حضرت نے فرمایا - ایسی بدعت مین نہین کرنا چاہتا - اور اوسی وقت یہ آیتہ نازل ہوی - جس کا ترجمہ ہے کہ " اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے " گویا سب کو پیغمبر بنا دیتا - سب کو فرشتہ بنا دیتا - ایسی کیفیت تو عالمِ ملکوت مین تھی ہی - کہ گناہ کرنا تو وہ جانتے ہی نہین - فرشتون کی خلقت مین خدا نے عقل کو بغیرِ شہوت یعنے خواہشاتِ نفسانی کے ترکیب دیا ہے - اور اولادِ آدم کی طینت مین دونو چیزون کو رکھا ہے - اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ اسی دو ضربی حیثیت مین امتحان لے - کیا خوب فرمایا سعدی علیہ الرحمہ نے " آدمی زادہ طرفہ معجون است * کز فرشتہ سرشتہ وز حیوان * گر کند میل این (یعنے حیوان) شود کم ازین * ور کند قصد آن (یعنے فرشتہ) شود بہ ازان " (دیکھو ص ۸ ماسبق) اللہ تعالیٰ کا منشا صاف ہے - اگر کوئی ایمان جو عقلِ سلیم غور کرے یعنے انسان کو مضطر اور مجبور کرکے ایمان

دلایا جاتا تو ثواب اور تحسین کا وہ انسان کیونکر مستحق ہوسکتا ہے۔ اِس سبب سے اللہ کی مشیّت اوسکی خواہش یہہ ہے کہ انسان ایمان لاے تو اپنے اختیار سے لاے ورنہ کافر بنے۔ اور مرضی اللہ کی یہہ ہے یعنے اِس بات سے اللہ راضی اور خوش ہوتا ہے کہ انسان اِس امتحان مین کامیاب نکلے۔ اور اپنے اختیار ہی سے ایمان لاے۔ اور عمل صالح بھی کرے۔ اِسیوجہ سے فرماتا ہے کہ "پھر کیا تم لوگون کو اِس بات پر مجبور کروگے کہ وہ مومن ہوجائین؟" پھر فرماتا ہے "حالانکہ کوئی متنفس بغیر اِذن خدا کے ایمان نہین لاتا" ضعیف الاعتقاد یہہ سمجھین گے کہ ایمان کو خدا نے روکدیا مگر حقیقت یہہ ہے کہ خلقتِ آدم کے ساتھ ہی ساتھ حکمِ ایمان ہوچکا ہے۔ پھر نبی رسول بھیج بھیجکر حکم یاد دلایا۔ اور کانشنس کے ذریعہ بھی متنبہ کیا۔ (دیکھو ۱۲ ماسبق) پھر فرماتا ہے۔ "اور وہ کفر و شرک کی گندہ بدگی کو اونھین لوگون پر مسلّط کردیتا ہے جنھین عقل نہین یعنے صرف اونھین پر جو حق و باطل مین تمیز نہین کرنا چاہتے۔ مضمون کا انوکھاپن اِن آیات کو دلچسپ بنادیتا ہے۔ اِسکی سادگی استدلال سے دل پھڑک اوٹھتا ہے۔ یہہ دلفریبی ہے اسکی۔ کیفیت مجموعی یہہ ہے کہ غور پر غور کرنے کے لیے جی چاہتا ہے۔ اِس طرح دل افروز ہے۔ اور جب غور کرلیا تو توفیقِ ربّانی دل اوسکے معانی سے مالامال ہوجاتا ہے۔ اِسطرح یہہ آیتین دلنواز بھی ہین۔

۲۹	ھود	۱	وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہین مگر یہہ کہ اوسکا رزق خدا کے ذمہ ہے۔ اور وہی خدا اوسکے رہنے کی جگہہ کو اور (پیدا ہونے سے قبل) اوسکی سپردگی کے مقام کو جانتا ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○	کھلی کتاب مین ہر بات موجود ہے۔

نوٹ۔ سب کا رزق اللہ بیشک دیتا ہے۔ مخلوق کہان رہے۔ اور ولادت سے قبل کہان رہے۔ یعنے باپ کے صلب مین۔ پھر مان کے رحم مین یا انڈے مین۔ اِس مقام کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ اور یہہ سب باتین لوحِ محفوظ مین پہلے سے لکھی موجود ہین۔ ہمارے مطلب سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۳۰	ھود	۳	وَلَا یَنْفَعُکُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَکُمْ اِنْ کَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ ط ھُوَ رَبُّکُمْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ط	اور میری نصیحت تم کو نفع نہ دیگی۔ گو مین چاہتا تھا کہ تم کو نصیحت کرون۔ جبکہ خدا کو منظور ہی کہ تمہارے کفر پر اصرار کرنیکے سبب تمکو تمہارے حال پر چھوڑ دے۔ وہ تمہارا پروردگار ہی۔ اور اُسکے حضور مین تمہاری بازگشت ہوگی

نوٹ۔ حضرت نوحؑ نے اپنی اُمت سے اِسطرح فرمایا تھا۔ بعد دعوت اِسلام کے۔ کہ کفر پر تم کو اصرار ہے۔ پس خدا تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اپنے مطلب سے متعلق نہین ہے۔ بلکہ تمرّد اور کفر قوم باطل اِس سے ثابت ہوتا ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۳۱	ھود	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ لا اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ ط وَلِذٰلِکَ خَلَقَھُمْ ط وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ لَاَمْلَئَنَّ	اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو کل آدمیون کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ پھر (تو برابر) وہ اختلاف کرتے رہینگے۔ سوا اُنکے جن پر تمہارا پروردگار رحم فرماے۔ اور اسی رحمت کے لئے اونکو پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگا۔ کہ مین جہنم

		جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○	کو کل نافرمان جنّوں اور آدمیوں سے پاٹ دونگا۔

نوٹ۔ جب منشاء ہی خدا کا امتحانِ انسان رہا ہے۔ تو کل کو ایک ہی ہدایت سے مجبور کیوں کیوں کرتا ؟ پس نیک و بدین فرق ہی کیا رہتا ؟ آزاد رکھا گیا ہے انسان۔ شیطان اوس کو اغوا دیتا ہے۔ ایمانی اختلافات پیدا کئے جاتے ہین۔ جو نیکی کی طرف رجحان رکھتے ہین۔ اون پر اللہ کا رحم ہے۔ اور رحم ہی کے منشاء سی انسان پیدا کیا گیا۔ بشرطیکہ انسان خدا کی مرضی پوری کرے۔ ورنہ دوزخ کے کندے بنو۔ (دیکھو ابواب میثاق وابتلا)

۳۲	یوسف	۹	فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○	بس تلاشی لینے والے نے یوسف کے بھائی کی خورجین سے پہلے اون کی خورجینوں سے شروع کیا۔ پھر اوس برتن کو یوسف کے بھائی کے خورجین سے نکال لیا۔ اِس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کر دی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو نہین لے سکتے تھے سوائے اوس صورت کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسکو چاہتے ہین درجہ بدرجہ بلند کر دیا کرتے ہین۔ اور ہر علم والے سے بڑھکر علم والا موجود ہے۔

نوٹ۔ یہ بھی قصہ طلب آیت ہے۔ یوسف کے حقیقی بھائی کا نام بنیامین تھا۔ اپنے علاتی بھائیوں کے ساتھ یہ مصر آ گئے تھے۔ گو اون لوگون نے یوسف کو نہین پہچانا۔ مگر یوسف نے اپنے بھائی کو پہچان لیا۔ اور اِنکی خواہش تھی کہ بھائی کو اپنے پاس رکھ لین

دیگر بھائیون کو اُنکی حالت معلوم کرانی بھی منظور نہین تھی۔ خدا نے یہہ حکمت سُوجھائی کہ یوسفؑ نے اپنا پیالہ چُپکے سے بھائی کی خورجین مین رکھا دیا۔ اور پھر سبھون کی تلاشی بھی ہوائی۔ مصر کا قانون تھا کہ مار پیٹ کرکے سارق سے مال اور عوض لے لیا جاتا۔ مگر یعقوبؑ کی شریعت یہہ تھی کہ جس کے پاس سے مالِ مسروقہ برآمد ہو۔ وہ غلام بنالیا جاتا۔ اِس حکمت سے یوسفؑ کو آپکے بھائی مل گئے۔ تدبیر سُوجھانے کا کام اللہ ہی کا ہے۔ اِلہام اور وحی بھی اِسی مین داخل ہوسکتی ہین۔ مگر ہمارا مطلب اِس سے نہین نکلتا ہے۔

۳۳	رعد	۲	وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ○	اوس کے پاس ہر چیز اندازہ سے ہے۔

نوٹ۔ جملہ مخلوقاتِ عالم کی خدا نے مقدار مقرر فرمادی ہے۔ جس سے کوئی چیز نہ بڑھ سکتی نہ گھٹ سکتی۔ ہماری بحث سے غیر متعلق ہے۔

۳۴	رعد	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○	اللہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کردیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے۔ اور لوگ دنیا کی زندگانی سے خوش ہوگئے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ مین وہ تھوڑا فائدہ ہے۔

نوٹ۔ خدا کی رزّاقیت کا مضمون ہے۔ ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے۔

۳۵	رعد	۴	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ پہاڑ اوسکے ذریعہ سے چلائے جاتے۔ یا زمین اوس کے

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	نمبر
ذریعہ سے ٹکڑے کر دیجاتی - یا مُردوں سے اوسکے ذریعہ سے باتیں کیجاتیں - تو بھی بے ایمان ایمان نہ لاتے - لیکن ہر قسم کا اختیار خدا ہی کو ہے - کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ امید نہیں چھوڑتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ہے	الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ			

نوٹ - اسمیں معجزات قرآنی کا ذکر ہے - اور قادریت مطلقہ کا - کہ اگر خدا چاہتا تو سب کو معصوم بنا دیتا - مگر یہ کہ اوسکا منشاء آزمائش بنی آدم ہے - اِس سے ہمارا مطلب اِسطرح نکلتا ہے - کہ کامیابی اِمتحان کے لئے ایمان لاؤ - اور عمل صالح کرو -

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	نمبر
اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے - اور اُنکے لئے ازواج بھی مقرر کی تھیں - اور اولاد بھی - اور کسی رسول کا یہ کام نہ تھا کہ بغیر حکم خدا کوئی علامت ظاہر کرے - وقت مقرر کے لئے ایک تحریری حکم ہے - اللہ جسے چاہتا ہے محو کر دیتا ہے - اور جو چاہتا ہے قائم فرما دیتا ہے - اور صدر رجسٹر اوسی کے پاس ہے - اور جن جن چیزوں کا ہم اونسے وعدہ کرتے ہیں - خواہ اون میں سے بعض تمکو دکھلائیں - یا تم کو پہلے ہی اوٹھا لیں - پس تمہارے ذمہ تو صرف	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	۶	رعد	۳۶

			فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝	پہونچا دینا ہے۔ اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔

نوٹ۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر بلا اجازت اللہ کے کوئی معجزہ نہیں کر سکتے۔ اور ایسی سب باتیں خدا کے پاس لکھی ہوئی ہیں۔ رسول کا کام حکمِ خدا کو انسان تک پہونچا دینا ہے۔ لوگ اوسپر عمل نکریں تو اوسکا حساب لینا یعنے عذاب کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۳۷	ابراھیم	۴	یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ قلے وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۝	جو ایمان لائے ہیں اونکو تو اللہ زندگانی دنیا میں اور آخرت میں پکی بات پر قائم رکھیگا۔ اور گمراہوں سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے گا۔ اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ نیک ارادہ میں خدا برکت دیگا۔ اور بدکرداروں کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا۔ اونکے لئے تو نیکی کی توفیق ہی بیکار گئی۔ پھر توفیق نہیں دیگا۔

۳۸	الحجر	۱	وَمَآ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا وَلَھَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّۃٍ اَجَلَھَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	ہم نے کوئی ایسی بستی نہیں ہلاک کی کہ اوسکے لئے پہلے سے لوحِ محفوظ میں قرار نہیں دیگیا تھا۔ کوئی گروہ اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ جائیگا نہ پیچھے رہجائیگا۔

نوٹ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر ہمارا مطلب دوسرا ہے۔

۳۹	النحل	۱	وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ	اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ بتا دینا ہی ہے۔

		وَمِنْهَا جَآئِرٌ ط وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥	اُسی مین سے ٹیڑا (بھی) جاتا ہے۔ اگر اُسکو منظور ہوتا تو سب کو ایک راستہ پر چلا دیتا۔

نوٹ۔ معنے یہ ہین کہ بتا دیا گیا کہ یہ راستہ سیدھا جنت کو پھونچتا ہے۔ اثنا ے راہ مین شاخین بھی نکلتی ہین۔جس سے گمراہ ہوکر بھٹک جانا ہوگا۔ انسان اپنی عقل سے سمجھے کہ ہدایت تو یہ ہے کہ سیدھے چلے جائین تو جنت مین پھونچین گے۔ اسلیے ترغیب دہ راستون سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ بھٹک نکلنا انسانی فعل ہے۔ حکم و ہدایت حق نہین ہے۔

۴۰	النحل ۱۰	وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ٥	اور اللہ نے روزی مین تم مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جنکو فضیلت دیگئی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلام کو دینے والے نہین ہین۔ مرزوق ہونیمین تو وہ سب برابر ہین۔ پھر کیا وہ اللہ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین۔؟

نوٹ۔ اِسکے کئی معنے ہوے ہین۔ مین اسکو اختیار کرتا ہونکہ تم کو اللہ نے رزق دیا ہے۔ تمہارے باندی غلام کو ویسا آزاد ذریعہ کسب رزق کا بظاہر نہین دیا ہے۔ مگر وہ اپنی خدمات کے معاوضہ مین تم سے رزق پا لیتے ہین۔ رزق کا دینا تو سب کے لئے اللہ کے ان یکسان ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے اون کو رزق دیا۔ ورنہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم کو ضرورت سے زیادہ رزق ملگیا۔ تو تم نے اوسکے ایک حصہ کو گویا رد کر دیا۔ اوس سے انکار کر دیا۔ اور باندی غلام کو وہ حصہ دیدیا۔ تو عتابی ارشاد ہوتا ہے۔ کیا تم ہماری عطا

کو رد کر سکتے ہو؟ اس سے ہماری اسطرح تائید ہوئی کہ اگر انسان نے اسطرح خیال کیا تو اوس نے گناہ کیا۔ نافرمانی کی اللہ کی۔ جسکا اوسکو عذاب ہوگا۔

۴۱	النحل	۱۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے۔

نوٹ۔ اسکے متعلق بحث اس سے قبل ہو چکی ہے کہ کل کو فرشتہ اور پیغمبر بنانا منظور نہین تھا۔ بلکہ انسان کا امتحان منظور ہے۔ پس کسب ثواب کی کوشش کرنی انسان کا فرض ہے۔ اگر اوس نے اسکی طرف توجہ کی تو ہدایت کی توفیق ہوتی رہیگی۔ ورنہ مثل قیدیون کے جہنم کا لیبل (نمبر) گلے کا ہار ہوگا۔

۴۲	النحل	۱۴	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ	جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے سوائے اوس صورت کے کہ اوسپر جبر کیا گیا ہو۔ درآن حالیکہ اوس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ پس ایسے ہی لوگون پر اللہ کا غضب ہے۔ اور انھین کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس سبب سے کہ اونھون نے زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلہ مین پسند کر لیا ہے۔ اور بیشک

				لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	اللہ منکر لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔
				اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ	وہ وہی ہیں جن کے دلوں پر
				عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ	اور کانوں پر اور آنکھوں پر
				وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ	اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ اور
				هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	خود وہی غافل ہیں۔
نوٹ۔ یہ بھی وہی اوپر کا مضمون ہے۔ نکتہ۔ اس سے تقیہ کی اجازت ثابت ہے۔					
۴۳	بنی اسرآئیل	۲		وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ	اور ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے
				فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ	گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوسکے
				الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا	لئے ہم ایک نوشتہ نکالیں گے۔ جسے وہ
				اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ	کھلا ہوا پائیگا۔ (ہم اوسکو حکم دینگے) پڑھ لے
				الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۭ	اپنا نوشتہ۔ (اعمال نامہ)۔ آج کے دن حساب
				مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا	لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔ جسنے ہدایت
				يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ	پائی تو اپنی ذات کے لئے ہدایت پائی۔
				ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ	اور جو گمراہ ہوگیا۔ پس اوسکی گمراہی کا
				وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ	وبال اوسی پر ہے۔ اور کوئی بوجھ
				اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	اوٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ
				حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وَاِذَآ	نہ اوٹھائیگا۔ اور ہم جبتک رسول نہیں بھیجدیں
				اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً	عذاب دینے والے نہیں ہیں۔ اور جب ہم
				اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا	کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم

			Arabic	Urdu
			فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝	اور جب ہم الٰہ لوگونکو زیادہ کردیتے ہین یا اونکو ایک حکم دیتے ہین پس وہ اوس بستی مین نافرمانی کرنے لگتے ہین پھر وہ بستی (حکم) عذاب کی مستحق ہوجاتی ہے پھر ہم اوسکو پورا پورا تباہ کردیتے ہین۔

نوٹ - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ (۱) انسان کے اعمال اوسکے گلے کا ہار ہین۔ (۲) یہ اعمال کتاب مین لکھے ہوئے ہین۔ اور وہ اوسکو دکھائے جاینگے۔ جو اوسکے مواخذہ کے لئے بالکل کافی ہونگے۔ (۳) نیکی کرے تو خود فائدہ پائیگا۔ بدی کرے تو خود نقصان اوٹھائیگا۔ (۴) خدا کا احسان اور اتمامِ حجت دیکھو۔ کہ آفرینشِ آدم کے وقت جو احکام سُنا دیئے تھے اوسپر اکتفا نہین فرمایا۔ بلکہ متواتر رسول بھیج بھیجکر وہ احکام یاد بھی دلاتا چلا آرہا (۵) حد درجہ رعایت کا یہ ہوگیا کہ جہان تاریکی گناہ کی بڑھ گئی۔ تو وہان مستطیع لوگ زیادہ کردیتا ہے۔ تاآنکہ فلاکت کو گناہون کے لئے عذر نہ بنالین۔

			Arabic	Urdu
۴۴	بنی اسرائیل	۵	وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ	اور جس وقت تم قرآن مجید پڑھتے ہو۔ ہم تمہارے اور اون لوگونکے مابین جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے۔ ایک خفیہ پردہ قائم کردیتے ہین۔ اور ہم اون کے دلون پر غلاف چڑھا دیتے ہین۔ کہ وہ اوسکو نہ سمجھین۔ اور ہم اون کے کانون مین بھاری پن ڈالدیتے ہین۔ اور جس وقت تم قرآن مجید مین اپنے پروردگار یکتا کو یاد کرتے ہو تو

			وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝	وہ نفرت کھا کر پچھلے پاؤن پلٹ جاتے ہین

نوٹ - یہہ بھی وہی مضمون ہے - اور اسمین بھی اصل کیفیت یہہ ہے کہ اسطرح غضب الٰہی ہوا بھی ہے - تو اونھین کے لیے جو ایمان سے گمراہ ہو چکتے ہین - نہ صرف یہی بلکہ خدائے واحد کا نام بھی لو تو نفرت کے ساتھ پیٹھ پھر ابھاگ کھڑے ہوتے ہین -

۴۵	الکہف	۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝	جسے خدا ہدایت دیتا ہی وہ ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے - اور جس سے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہی پس اوسکے لیے تم کوئی حامی ہدایت کرنے والا نہ پاؤ گے

نوٹ - یہہ ایسا نون سے متعلق ہے جب ایمان کی طرف رجحان نہین - تو خدا اسے توفیق ہدایت سلب کر لی پھر ہدایت کیسی ہوگی ؟ -

۴۶	الکہف	۴	قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝	تم کہدو کہ اسے تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (اصحاب کہف غار مین) کتنا عرصہ رہے آسمانون اور زمین کی پوشیدہ باتین اوسی کے لیے ہین وہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اونکا اوسکے سوا کوئی کارساز نہین ہے - اور وہ اپنے فیصلہ مین کسی اور کو شریک نہین کرتا -

نوٹ - اللہ کے عالم الغیب ہونیکے متعلق ہے - اور یہہ کہ اوسکا اوسکی مشیت مین کوئی شریک نہین ہے - ہماری بحث تو دنیوی اعمال انسانی سے متعلق ہے -

۴۷	الکہف	۴	وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ	اور اوس شخص کی پیروی نہ کرنا جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے - اور وہ اپنی

			آیت	ترجمہ
			هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	خواہش کا تابع ہوگیا ہے۔ اور اوس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

نوٹ۔ جب کفر اور بے ایمانی مین غلو ہوگیا۔ تو توفیق بے موقع و لا حاصل ہے۔ ایسے موقع مین توفیق کا معنی یہی ہوگا کہ در اصل جبر سے مومن کیا گیا۔ یہہ تو اللہ کو منظور ہی نہین۔ (دیکھو ۲۸ ماسبق۔) اگر ایسا ہی منظور ہوتا۔ تو امتحان کی ضرورت ہی کیا تھی سب کو پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا ہ۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ اللہ کی ناخوشی بوجہ کفر و بے ایمانی کے ہوی۔ جو عمل انسانی کا نتیجہ ہے۔

| ۴۸ | الکہف | ۸ | وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ | اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جسکو اوسکے پروردگار کی آیتون کے ذریعہ سے نصیحت کیجاے۔ پھر وہ اونسے روگردانی کرے۔ اور جو جو کرتوت اوسکے ہاتھون نے کیے ہین۔ اونکو بھول جاے۔ یقیناً ہمنے اون کے دلون پر پردے ڈالدیے ہین۔ تاکہ اوسکو نہ سمجھین اور اون کے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے۔ اگر تم اونکو ہدایت کی طرف بلاو گے تبھی تو وہ کبھی ہدایت یافتہ نہ ہونگے۔ |

نوٹ۔ غور کرو کہ دل پر۔ آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالنا۔ سماعت مین گرانی پیدا کرنا۔ یہہ مضمون بار بار آرہا ہے۔ پس جن اسباب کی وجہ سے ایک مقام پر اسکا ذکر کیا گیا۔ تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہی اسباب ویسے ہر موقع مین مقدر یعنے محذوف ہین۔ آفرینش آدم کے موقع پر اپنی مرضی خدا نے جتا دی۔ حکم دیدیا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ نیک عمل کرنا

اور سامنے شیطان جو کھڑا کہہ رہا ہے۔ کہ وہ تم کو ضرور گمراہ کریگا۔ پس اسکی گمراہی مین نہ پھنسنا۔ (دیکھو ۵ میثاق و ابتلاء) اسکے بعد اپنی رحمانیت سے نبی رسول بھیجکر ابتدائی احکام یاد دلانا۔ اور ہر فعل کے وقت بذریعہ کانشنس متنبہ کرنا۔ (دیکھو ۲۱ و ۲۸ ماسبق)۔ اسپر بھی انسان کا رغبت بہ ایمان نہ کرنا۔ شیطان کے فریب مین آکر عمل نیک ترک کرنا۔ اور عمل بد اختیار کرنا۔ اس سے تو انسان وہ اسباب پیدا کرتا ہے کہ جس سے خدا کو اس ناشدنی تودہ خاک سے بمقابلہ ابلیس کے ندامت ہو۔ نعوذ باللہ

ذرا غور تو کرو۔ ہدایت اگر انسان پاسکتا ہے تو دو ہی طریق سے پاسکتا ہے۔ یا تو اپنی ذاتی تحقیق اور عقل تمیزی سے۔ یا نیکون کی تقلید سے۔ کہ انکی نصیحت سنکر۔ اونکے اعمال دیکھکر اپنا عمل درست کرے۔ پس اگر کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے۔ نہ دوسر لیسے سیکھنا چاہے۔ تو ایسا شخص عذاب ہی کا مستحق ہے۔ باری تعالیٰ کو اسکی طرف اعتنا کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہوسکتی۔

۶۴	مریم	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا	اور (اے رسول) ہم (جبرائیل وغیرہ) بغیر آپکے پروردگار کے حکم کے نہین اوترتے ہمارے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور ان دونون حالتون کے مابین جو کچھ بھی ہے سب اوسکے حکم سے ہی۔ اور تمہارا پروردگار غافل نہین ہے

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ نزول ملائک سے متعلق ہے۔ کہ خدا ہی کے حکم سے ملائک زمین پر اوترتے ہین۔ اس آیتہ کی شان نزول اسطرح بیان کیگئی ہے کہ جبرئیل کے آنے مین دیر ہو جاتی تو رسول خدا صلعم دلگیر ہو جاتے۔ اور ایک مرتبہ اسکا ذکر بھی جبرئیل

سے فرمایا۔ تواوسی کا یہہ جواب تھا مطلب یہہ ہے کہ خدا آپکو بھولا نہین ہے۔ جب اوسکو ضرورت ہوتی ہے ہمکو آپکے پاس روانہ فرماتا ہے۔ اِس سے ہماری بحث کو کوئی تعلق نہین ہے۔

۵۰	مریم	۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	کیا تم نے یہہ نہین دیکھا کہ ہم نے شیطانون کو کافرون پر بھیجدیا ہے۔ کہ وہ اونکو خوب اوبھارتے ہین پس اب اونکے عذاب کے بارہ مین جلدی نکرو۔ ہم اونکے دن گن رہے ہین۔ جس دن ہم پرہیزگارونکو خدائے رحمان کے (لینے اپنے) حضور مین مہمانون کی طرح بلائینگے۔ اور گنہگارون کو جہنّم کی طرف پیاسے جانورونکی طرح ہنکائینگے۔

نوٹ۔ آفرینش آدم کے وقت ہی خدا نے شیطان کے اِس دعوے کو سنکر کہ وہ اِنسان کو گمراہ کریگا۔ فرمادیا تھا۔ کہ اچھا اگر تو کرسکتا ہے تو کر۔ میرے مُطیع فرمان بندے ہرگز تیرے فریب مین نہ آئینگے۔ اور جو آویگا وہ کافر اور گنہگار رہوگا۔ (دیکھو آیات ۵ میثاق و ابتلاء) اسمین اوسکی طرف اشارہ ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔

۵۱	الحج	۲	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝	بیشک اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے ایسی جنتون مین داخل کریگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ اِس سے بھی ہماری تائید اسطرح ہوتی ہے کہ فقط ایمان لالینا کافی نہین ہے بلکہ عمل نیک بھی لازم ہے مستحق جنّت بنانیکے لئے۔

۵۲	الحج	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور اسطرح ہم نے اس قرآن کو کھلی آیتین کرکے اوتارا ہے۔ اور اللہ راہبری فرماتا ہے جسکی وہ چاہتا ہے۔

نوٹ۔ اِس سے بھی ارادت ثابت ہے۔ ارادہ عملِ نیک کا کرو۔ اللہ اوس کا راستہ بتادیتا ہے۔

۵۳	الحج	۲	وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝	اور جسکی خدا اہانت کرے۔ اوسکو عزت دینے والا کوئی نہین ہوسکتا۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ بھی اوسی مضمون کی آیتہ ہے۔ اہانت کے لئے وجہ ہونی چاہیئے۔ بیوجہ خدا کیسکی اہانت نہین فرماتا۔ اور وہ وجہ بدعملی ہی ہے۔ چنانچہ اسی آیتہ کا جزو ماسبق یہہ ہے۔ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ۔ یعنے اور بہت سے عذاب کے مستحق ہوگئے ہین" پس معلوم ہوگیا کہ جسکو خدا سے کسی قسم کی سزا تجویز ہوگی اوسکو منسوخ کرنیوالی کوئی قوت نہین ہوسکتی ہے۔ اِس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔

۵۴	المؤمنون	۳	مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	کوئی گروہ اپنے مقررہ وقت سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ نہ پیچھے رہ سکتا ہے

نوٹ۔ اِس سے یہی بات نکلی کہ خدا کی جو مشیت ہے اوسکے وقتِ وقوع کو کوئی نہین بدل سکتا ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۵۵	النور	۵	یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ	اللہ جسکو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے۔

نوٹ۔ اس آیت کی ابتداء مین ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنے اللہ آسمانوں اور زمین کا نور یعنے روشن کرنیوالا ہے۔ اس نور کے حاصل کرنیکا انسان کو ارادہ کرنا چاہیئے۔ پھر اسکے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ بغیر کوشش کے کچھ بھی نہین حاصل ہوسکتا۔ اور یہی عمل نیک ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین۔

۵۶	النور	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	یقیناً ہم نے حقیقتوں کی کھول دینے والی آیتین نازل کی ہین۔ اور اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست تک پہونچا دیتا ہے۔

نوٹ۔ معنے یہ کہ نشانیاں دکھا دیتا ہے۔ اسکے بعد جو انکو قبول اور اختیار کرتا ہے۔ اون کو پوری پوری ہدایت کر دیتا ہے۔ یہ بھی ہماری تائید ہے۔

۵۷	الشعراء	۱۱	وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ۙ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ؕ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۙ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۙ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ؕ	اگر ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی پر اوتارا ہوتا۔ اور وہ ان عربوں کے سامنے پڑھتا۔ تو یہ اوس پر کبھی ایمان لانیوالے نہین تھے۔ اسیطرح ہم نے گنہگاروں کے دلین اونکے (کفر) کے سببے یہ بات جما رکھی ہے کہ جبتک یہ دردناک عذاب دیکھین گے۔ ایمان نہ لائینگے۔ اور وہ عذاب بھی انکو یکایک آئیگا اور انکو خبر تک نہ ہوگی۔ اوسوقت یہ کہین گے کہ کیا ہم کو مہلت دیجا سکتی ہے؟

نوٹ۔ وہی بات ہے یعنے گنہگاروں کا کفر پر اصرار۔ خدا اون سے بیزار۔ باعث بیزاری

گنہگاروں کا عمل بہ اصرار کفر ہوا جس سے ہماری تائید ہوئی۔

۵۸	النمل	۱	اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ	بیشک جو لوگ آخرۃ پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اونکے اعمال ہین زینت (ظاہری) دیدی لیس وہ خود بھٹک گئے۔ وہ وہی ہین جن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور وہ آخرۃ مین سب سے زیادہ ٹوٹا اوٹھانیوالے ہین۔

نوٹ۔ لوگ ایمان نہین لائے۔ خدا نے انکی آزمایش ہین انکی دُنیا بھلی کرکے ایک اور موقع دیا۔ (دیکھو ۴۳ ماسبق) بعوض سمجھ پکڑنیکے اور بھی گمراہ ہوگئے۔ باوجود ہر طرح سے اتمامِ حجت اور رعایتِ رحمانی کے وہی ایمانی کجی رہی۔ تو عذابِ جہنم ہی اسکا تدارک ہے۔ اِس سے بھی ہماری تائید ہوئی۔

۵۹	النمل	۶	وَ اِنَّ رَبَّکَ لَیَعۡلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوۡرُہُمۡ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ۝ وَ مَا مِنۡ غَآئِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝	اور بیشک تمہارا پروردگار اون سب چیزوں کو جانتا ہے جنکو لوگ اپنے دل چھپائے ہوئے ہین اور جنکا وہ اظہار کرتے ہین۔ اور آسمان اور زمین مین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہین ہے جو کھُلی کتاب مین نہو۔

نوٹ۔ اِس سے یہ معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب ہے۔ دِل کی مخفی بات بھی اوسپر ظاہر ہوجاتی ہے منافق لوگ جو بزمانہ رسالت مآب دِل ہین کفر رکھتے۔ اور بظاہر ایمان بتاتے تھے۔ یہ حالت اللہ پر ظاہر ہوجاتی تھی۔ اور پھر فرماتا ہے کہ یہی نہین۔ بلکہ لوح محفوظ مین بھی اِسکا اندراج ہوجایا کرتا ہے یعنی نیکی اور بدی کا ارادہ تک بھی لکھا رہتا ہے۔ پھر جب لکھا رہتا ہی

تو کیں غرض ہے؟ یہی کہ اون اعمال کا موازنہ کرکے جزاء و سزا خدا تجویز فرمائے۔ یہہ بھی اصولاً ہماری تائید کی آیتہ ہے۔

۶۰	القصص	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے۔ بندوں کو (انتخاب کا) کوئی اختیار نہیں ہے جن چیزوں کو یہہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اللہ ان سے منزّہ اور برتر ہے۔

نوٹ۔ یہہ ایک معرکہ کی آیتہ ہے۔ فیما بینِ کفّار و مسلمانان انتخابِ نبی سے متعلق ہے۔ اور فیما بینِ مسلمانان انتخابِ امام سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی اور امام ایسے ہونے چاہئیں جن کے دل پاک ہوں۔ کیونکہ امّت کے پیشوا ہوتے ہیں۔ مگر دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔ اسلئے ہر دو یعنے نبی اور امام کا انتخاب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ بندوں کو اسمیں مطلقاً اختیار نہیں ہے۔ اگر بندوں نے ایسا انتخاب کرلیا تو۔ گویا کہ خدا کا امر اپنے اختیار میں لے لیا۔ لہذا یہہ شرک بہ اختیاراتِ الٰہی ہوا۔ ہماری بحث سے اسکو کوئی تعلق نہیں ہے۔ بجز اسکے کہ ایسا فعل انسان کے لیے بُرا ہے۔

۶۱	الروم	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝	بات یہہ ہے کہ جن لوگوں نے (شرک سے) ظلم کیا۔ وہ بغیر سمجھے بوجھے اپنی اپنی خواہشوں کے پیرو ہوگئے پس جس سے اللہ توفیقِ ہدایت سلب کر لے اسکو راہ پر کون لائیگا۔ اور ایسوں کا مددگار بھی کوئی نہ ہوگا۔

نوٹ۔ دیگر آیاتِ ماسبق کی طرح اسمیں بھی یہی ہے کہ بندہ نے شرک و نافرمانی کی خدا ناراض ہوگیا۔ اپنا فضلِ ہدایت جاری نہیں فرماتا۔ شرک و نافرمانی بندہ نے

اپنی خواہش سے کی۔ لہذا مغضوب ہوا۔ ایسا نہ کرتا تو محبوب ہوتا۔ ہماری تائید مین ہے۔

۶۲	الروم	۴	وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جس وقت ہم آدمیونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہین۔ اوس سے تو وہ خوش ہوجاتے ہین۔ اور اگر اون کو اونہین کے افعال کے سبب سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو فوراً ناامید ہوجاتے ہین۔ کیا انھونے یہ نہین دیکھا کہ اللہ جسکے لئے چاہتا رزق کشادہ کرتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ اسمین بھی اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین ضرور نشانیان ہین۔

نوٹ۔ یہ آیتہ قناعت کا سبق سکھاتی ہے۔ رزق کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار مین ہے۔ ملا خوش۔ نہ ملا بے ایمان! گویا خدا سے ناراضی ظاہر کرنا ہے۔ جو کفر ہے۔ اور پھر یہ بھی تو ہے کہ مصیبت اگر آئی۔ تو اوسکے بھی اپنے افعال سے ہم خود باعث ہوتے ہین۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اوسکے لئے خدا سے رنجیدگی کیسی؟۔ اِس سے بھی ہماری بحث کی تائید ہوی۔

۶۳	السجدۃ	۱	يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝	آسمان سے لیکر زمین تک کے معاملہ کی تدبیر وہی کرتا ہے۔ پھر روز قیامت جسکی گنتی تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہوگی۔ سارا معاملہ پروردگار کے حضور عالی مین پیش ہوگا۔

نوٹ - اِسکی کچھ سطرون بعد کی آیتہ بھی ملاحظہ طلب آئیگا - وہ آیتہ ع ۶۴ ذیل مین ہے۔

۶۴	السجدۃ	۲	وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۝	اور کاش (اے پیغمبر وقت) وہ ماجرا تم دیکھتے کہ یہ گنہگار اپنے پروردگار کے حضور مین سر جھکائے کھڑے ہین (اور کہتے) عرض کرتے ہین) اے پروردگار اب ہماری آنکھین اور کان کھل گئے اگر ہمکو واپس دے تو ہم نیکی ہی نیکی کرینگے بیشک اب ہم یقین کرنے والے ہوگئے ہین۔

نوٹ - مطلب یہی ہے کہ دنیا وہی چلاتا ہے - اور روزِ محشر وہی اجلاس کر رہا ہوگا - اور کاتبانِ اعمالِ انسانی اپنی اپنی رپورٹیں بارگاہِ الٰہی مین سنائین گے - یہہ سب کا ہے کو؟ - ظاہر ہے - دنیا مین کیا ہوا کرتا ہے؟ - یعنے اعمال کا موازنہ ہوگا - ربّانی فیصلہ سزا و جزا کا صادر فرمایا جائیگا - اور - تب پچھاوت کیا ہووت ہے - جب چریان چگ گئین کھیت ؎ اور یہی ہماری بحث کا بھی مطلب ہے - اب اِسی کے بعد کی آیتہ متصلہ اِسی سلسلہ کی بھی سن لو۔

۶۵	السجدۃ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ	اور اگر ہم چاہتے تو توفیق ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول پورا اُترا - کہ جنّون اور آدمیون سے ضرور ضرور جہنم کو بھر دونگا - (پس ان گنہگارون سے کہا جاویگا کہ) آج کے دن کو جو تم بھول گئے تھے اوسکا مزہ چکھو - (اب) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا - اور جو عمل تم کیا کرتے تھے اوس کے عوض مین دائمی عذاب

		الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ ابلیس ایک طرف۔ آدمؑ ایک طرف۔ روز ازل مین جو معاملہ ہوا۔ اُسکے لئے دیکھو (ایات میثاق و ابتلا)۔

اوسوقت جتا دیا گیا تھا کہ جو فریب شیطان مین آیگا۔ جہنم مین جھونک دیا جائیگا۔ شیطان کے فریب سے بچنے کا حکم ہوچکا تھا۔ پس امتحان اور آزمایش کی ٹھیر گئی۔ باوصف اس کے خدا تعالیٰ بار بار نبی رسول بھیج بھیجکر ہدایت بھی کرتا رہا۔ کانشنس کے ذریعہ بھی جتاتا رہا۔ تمام انسانون کو پیغمبر بنانے سے تو رہا۔ فرشتے یون بھی موجود ہی ہین۔ انسان کی حمایت لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیطان سے کہ اوسکے فریب مین اسکا نیک بندہ نہ آیگا۔ باوصف اسکے جب یہ بھونڈی مشت خاک ناپاک عمل کرے تو۔ قہر الٰہی بالکل واجبی ہے۔ اس سے تو ہمارا دعوے ثابت ہے۔

۶۶	فاطر	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جو رحمت خدا ے تعالیٰ آدمیونکے لئے کھولدیتا ہے اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہے۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اوسکے بعد اوسکا کوئی بھیجنے والا نہین ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ رحمت الٰہی سے متعلق ہے۔ اسمین ہر کیفیت اور ہر چیز مثلاً آرام۔ و حظ۔ و بہبودی و رزق و فرحت۔ و اطمینان۔ ہر قسم کی نعمات متخیلہ داخل ہین۔ انکو یا انمین سے کسی کو خدا جب اور جس سے چاہے اوٹھالے۔ جب اور جسکو چاہے عطا فرمائے رحمٰن کی حیثیت سے تو خدا بلا استحقاق بھی دیدیتا ہے۔ اوسکی ایک حد ہوتی

ہے۔مثلاً آدمی کو خلق کرنا منظور ہے۔ ماں کو دودھ دیدیتا ہے۔انسان کا کیا حوصلہ جو نعمات رحمانی کا احصا کر سکے۔ رحیم کی حیثیت سے اللہ جو دیتا ہے۔ وہ انسان کے اعمال کا صلہ ہے۔ عمل قابل صلہ باتمیز انسان سے ہی ہوگا۔ یعنی جبکہ انسان ذیشعور ہو کر فاعل مختار بن جاے۔ اسوقت تو انسان رحمانی فیض کا استحقاقاً متوقع نہین ہو سکتا۔ بلکہ اپنے اعمال ہی کا صلہ پا سکیگا۔ پس الیسون ہی کو بصلۂ اعمال نیک خداے تعالی رحیمی نعمات سے مالا مال کر دیگا۔ یا اعمال بد کے بدلے مین اون کو اونہی نعمات سے محروم کر دیگا۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر خدا کو منظور ہو کسی وجہ سے۔ (جسکو انسان اپنی محدود عقل سے دریافت نہین کر سکتا۔) تو کہین قحط۔ کہین پلیگ۔ کہین سرسبزی شادابی۔ کہین صحت و آرام نصیب فرماتا ہے۔ ایسی بلیّات کے بھی باعث انسانی اعمال ہوتے ہین۔ (دیکھو جزء سوم ۱۹)

۶۷	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝	اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کوئی بچہ جنتی مگر یہ کہ خدا کو اوسکا علم ہے۔ اور کسی بوڑھے کو زیادہ عمر نہین دیجاتی۔ نہ اوس کی عمر مین سے کچھ گھٹائی جاتی۔ مگر یہ کہ لوشتہ خدا مین موجود ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

نوٹ۔ اِس سے خدا کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخلوق کی جنس اور اوسکی عمر اوس کے علم و قدرت سے ہے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۶۸	یٰسۤ	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ ۝	فرمودۂ خدا ان مین سے اکثر پر یقیناً پورا ہوگیا۔ پس وہ ایمان نہ لائینگے۔ بیشک ہم نے اونکی گردنون مین طوق ڈالدیئے ہین۔ اور وہ تھوڑیون تک ہین۔ اِسی سے اونکے سر اوٹھی کے اوٹھے رہگئے۔ اور ہم نے اونکے آگے سے بھی ایک دیوار بنادی ہے۔ اونکے پیچھے سے بھی ایک دیوار۔ پھر اوپر سے اونکو ڈھانپ دیا ہے۔ کہ وہ اب کچھ نہین دیکھتے۔ اور اونکے حقمین دونو باتین برابر ہین۔ خواہ تم اونکو خدا کا خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ ہان تم اوسکو ڈراسکتے ہو جو نصیحت قبول کرے اور بےدیکھے خدا سے ڈرے۔ پس ایسے شخص کو گناہونکی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنادو۔

نوٹ۔ یہی مضمون اِس سے قبل بھی کئی مرتبہ گزرا ہے۔ قول اللہ کا جو صادق آیا وہی ہے جو روز ازل لکھدیا گیا کہ گمراہ پر کبھی کسی قسم کی رعایت نہین کیجائیگی۔ اِس آیتہ کی ابتدا اور انتہا دونو کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنے ایسے لوگ جو بے ایمان ہوگئے ہین

ایسون کو نصیحت کرکے خدا کا خوف دلا کے ایمان کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ۔ وہ کبھی ایمان لانے والے نہین۔ لیکن جنکے ارادے نیک ہون۔ وہ نصیحت قبول کرینگے۔ اور خدا سے ڈرینگے۔ اور انکے لئے ہدایت ہے۔ اور صلہ بھی۔ اِس مقابلہ پر غور کرو۔ اِس سے ہمارا دعوے ثابت ہے۔ کہ انسان نصیحت قبولتا ہے یا نہین قبولتا ہے تو اپنے اختیار سے۔

۶۹	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؒ	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہ جاتے ہین۔ اون سب کو ہم لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ نیک وبد لکھے جاتے ہین۔ (دیکھو قلمبندیِ اعمال ۵۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اور وہ پورا جزء) اور روزِ محشر مُردے زندہ کئے جائینگے حساب وکتاب ہوگا۔ اصولاً اِس سے بھی ہماری بحث مین مدد ملتی ہے۔

۷۰	الصّٰفّٰت	۳	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ؒ	حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور اون چیزونکو بھی جو تم بناتے ہو۔

نوٹ۔ مخالف سمجھین گے کہ یہ ایک زبردست ہتیار اوکھین ملگیا۔ تَعْمَلُوْنَ کے معنے وہ فعل اور عمل سے کرینگے۔ مین دو طرح سے اسکو باطل کرونگا انشاءاللہ۔

(۱) یہ آیۃ جزءِ دوم ہے اصل آیۃ کا۔ جزءِ اول ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ؕ (ترجمہ) فرمایا کیا تم اُن چیزون کی پرستش کرتے ہو جنکو تم خود تراشتے ہو۔ دیکھو یہ آیۃ کے اخیر مین (لا) لکھا ہے۔ یعنے آیۃ منقطع نہین ہے۔ اِسمین بُت پرستون

سے خطاب کیا جاتا ہے۔ تراشنے کا ذکر پہلے حصہ مین کر کے۔ بعد کے حصہ مین
تعملون کا استعمال ثابت کرتا ہے کہ یہان معنے۔ بنانے کے ہین یعنے
تم ہی بناؤ۔ خود اوسکے خالق۔ اور پھر اوسی کی پوجا کرو۔ یہہ تمہاری حماقت
ہے۔ پس اِس مین عمل عام افعال کے معنون مین نہین ہے۔ بلکہ معنے یہہ ہین
کہ صنعت بت تراشی یا نجاری سے تم جن چیزون کو بت کی شکل مین بناتے ہو
اون چیزون کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔
(۲)۔ فرض کرو کہ عام اعمال ہی کے معنے ہین۔ تو ترجمہ کی صورت یہہ ہوی۔ کہ خدا نے
تم کو اور تمھارے اعمال کو پیدا کیا۔ یعنے خدا نے دو مستقل چیزون کو خلق کیا ایک
تم یعنے۔ انسان کو۔ دوسرے افعال انسان کو۔ ظاہر ہے کہ اگر افعال
پیدا نہ ہوتے تو فعل کیا ہی نہ جا سکتا۔ مگر یہہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ جتنے بھر کام دنیا
کے لیے خلق ہوے۔ اون سب کا کرنا انسان کے لئے لازم و ملزوم ہے؟ اون
جملہ افعال کے کرنیکا حکم اِس آیتہ سے نہین ظاہر ہوتا۔ زہر کھانا۔ آگ مین جل مرنا بھی
افعال مخلوقہ ہین۔ لوگ زہر کھا مرتے۔ خودکشی کرتے ہین۔ ستی بھی مشہور ہے
پس جب ہر فعل ہر انسان کے کرنے ہی کے لئے خلق ہوا ہے۔ تو پھر ہر شخص کیون
نہین زہر کھا جاتا ہے۔ کیون نہین جل مرتا ہے۔ جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو چاہے گا
ویسے افعال بھی کریگا پس یہہ امر اختیاری ہو گیا۔ بات یہہ ہے کہ خدا نے انسان کو
خلق کیا۔ اور اوسمین اختیار فعلی دیا۔ اور انسان کے کرنیکے لئے افعال نیک
اور افعال بد۔ یہہ دونو بھی پیدا کئے۔ اور بہ نزول خدا نے بتاکید تمام
افعال نیک کا امر اور افعال بد کی نہی فرمائی۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر

انسان کو خدا مجبور نہیں کرتا۔ (دیکھو ص ۲۸ ماسبق) کرنا نہ کرنا انسان کے اختیار میں ہے
تو نیکی کی جزا۔ اور بدی کی سزا خدا کے اختیار میں ہے۔
پس ہر اعتبار سے مخالف کی حجت باطل اور ہمارا دعوے ثابت ہوتا ہے۔

۱	الزمر	۳	اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتٰبا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الیٰ ذکر اللّٰہ ذٰلک ھدی اللّٰہ یھدی بہ من یشآء ومن یضلل اللّٰہ فما لہ من ھاد ٥	اللہ نے بہت عمدہ کلام یعنے یہ کتاب نازل فرمائی جسکی آیتیں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اور بعض مکرر بھی آئی ہیں۔ اوس سے اون لوگون کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ پھر اونکے جسم اور اونکے دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی تو خدا کی ہدایت ہے۔ جسکے ذریعہ سے جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔ اور جس سے خدائے تعالیٰ توفیق ہدایت سلب کر لے۔ تو اوسکا رہبر کوئی نہیں ہوتا۔

نوٹ۔ بذریعہ رسول کے خدا کتاب ہدایات بھیجتا ہے۔ جنکو خوف الٰہی اور رجحان بہ ایمان ہو وہ اوس ہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اور جو اسکی طرف توجہ نکریں وہ محروم ہیں۔ یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے

۲	الزمر	۴	الیس اللّٰہ بکاف عبدہ ویخوفونک بالذین من دونہ ومن یضلل	کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور اے پیغمبر وہ تمھیں خدا کے سوا دوسرے معبودون سے ڈراتے ہیں۔ اور جس سے خدا توفیق ہدایت

			اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ ج وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ ط اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ؀	سلب کرلیتا ہی۔ اوسکا کوئی رہبر نہین ہوتا اور جسے خدا ہدایت فرماتا ہی اوسکا گمراہ کرنیوالا کوئی نہین ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ زبردست اور انتقام لینے والا نہین ہے؟ ۔

نوٹ۔ یہہ بھی وہی مضمون ہے۔ مطلب یہہ ہے کہ۔ اگر بت پرست غیر از خدا دوسرے معبودون کا خوف دلائین۔ تو جو با ایمان ہے وہ تو نہ مانیگا۔ اور جو بے ایمان ہے وہ گمراہ ہو جائیگا۔

۶۷	المؤمن	۷	ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ج وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ؀ ھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ج فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ؀	وہی (خدا ہی) تو ہے جس نے اول تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر لوتھڑے سے۔ پھر تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ تاکہ تم اپنی پوری قوت کو پہونچو۔ اسکے بعد تم بوڑھے ہو جاؤ۔ اور تم مین سے کسی کسی کا پہلے ہی وقت پورا کر دیا جاتا ہے۔ غرض اس سے یہہ ہے کہ تم مدت معینہ کو پہونچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ بوجھ لو۔ وہ وہی تو ہے۔ جو جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ پھر جب کسی امر کو طے فرما دیتا ہے۔ تو فقط فرما دیتا۔ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ۔ خدا کی قدرت کاملہ کا بیان ذکر ہے۔ اور انسان کی تدریجی نشوونما کی تفصیل دکھا کر (دیکھو خلاف ماسبق) اصل غرض یہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے فرائض سمجھ لے سمجھ لیا انسان نے تو کیا کرتا ہو۔ امر صواب کرتا۔ امر ناصواب سے احتراز کرتا ہیں یہی ہماری حجت ہے۔

۴۷	حٰم السجدة	۳	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ٥	اور ہم نے اون (کفار) کے ساتھ ایسے ہمنشین (یعنے شیاطین) مقرر کر دیئے تھے۔ کہ وہ اونکے حاضر و غائب جملہ امور کو آراستہ کر دکھاتے تھے۔ اور صادق آیا اون پر ہمارا قول (عذاب کا) جو جنات اور انسان کی گزشتہ امتوں کے متعلق تھا۔ یہ کہ وہ ضرور نقصان اوٹھانیوالے ہوے۔

نوٹ۔ شیطان کو ہمنشین بنانے کا معنے یہ ہے کہ ایمان سے روگردانی کرنیکی وجہ سے جب ہدایت روک لیگئی۔ تو براثر معالمہ ازل شیطان قریب پہونچیگا۔ بہکانے کے لئے۔ پس اسطرح شیطان ہمنشین بنگیا۔ (دیکھو عہد الست میثاق و ابتلاء) اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ شیطان ہی کے فریب میں آکر انسان گناہ کرتا ہے۔

۴۸	حٰم السجدة	۶	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ٥	جو شخص کوئی نیکی کریگا۔ اپنی ذات کی بھلائی کے لئے۔ اور جو کوئی بدی کریگا تو اوسکا وبال اوسی پر۔ اور تمہارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔

نوٹ - اِس سے تو ہمارا دعوےٰ صاف الفاظ میں پورا ثابت ہوگیا -

۷۶	الشوریٰ	۱	وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا - تو اِن سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے - اور نافرمانون کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی مددگار —

نوٹ - اللہ تعالیٰ سب کو معصوم اُمّت کیون بناتا؟ - ویسے تو فرشتہ موجود تھے - اگر پیغمبر سب کو بنا دیتا - تو فرائض پیغمبری کِس کے ساتھ ادا کرتے؟ - معاملۂ ازل کے شرائط ہونا تھے - طے ہوگئے (دیکھو آیاہ میثاق و ابتلاء) - آدمی اِمتحان مین آگیا - اب کامیاب نکلنا اوس کے اختیار مین ہے - ذرا بھی وہ توجہ نیکی کی طرف کرے - پس اوسے خدا اپنی رحمتِ ہدایت مین لے لیتا ہے - پھر بیڑا پار ہے - لیکن بدی کی طرف دِل مائل ہوا - تو فریبِ شیطانی مین پھنس گیا - پھر تو وہ انسان بندۂ شیطان ہوگیا - اب کون کرتا اوسکی رہبری -

۷۷	الشوریٰ	۲	لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	آسمان و زمین کی کنجیان اوسی کے ہاتھ ہین - رزق کو جسکے لئے چاہتا ہی کشادہ کردیتا ہے - اور جسکے لئے چاہتا ہی تنگ کردیتا ہے - بیشک وہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہی -

نوٹ - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - تصریح کی ضرورت نہین - (دیکھو ۳۴-۱۰-۶۲ ماسبق

۷۸	الشوریٰ	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۖ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ۝	مشرکون پر وہ امر جسکی طرف تم اونکو بلاتے ہو بہت ہی گران گزرا۔ اللہ اوس امر کیلئے جسکو چاہتا ہی منتخب کرتا ہی۔ اور توفیق ہدایت اوسیکو عطا کرتا ہی جو اوسکی طرف رجوع کرے۔

نوٹ۔ اِسمین بھی وہی ہے۔ کہ جو اللہ کی طرف رجوع کرے ہدایت ہو جاتی ہے۔ ورنہ کفر و بدکاری مین مبتلا رہتا ہے۔

۷۹	الشوریٰ	۵	لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝	آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جسے چاہتا ہی بیٹیان عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہی۔ یا اون کو بیٹے اور بیٹیان جوڑوان مِلے ہوے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

نوٹ۔ خالقیت کا مضمون ہے۔ ہماری بحث سے متعلق نہین۔

۸۰	الزخرف	۳	وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ	اور اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن دونو بستیون (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل کیا گیا؟ آیا وہ تمھارے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرتے ہین؟ ہم نے

		رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ○	زندگانی دنیا مین انکے مابین اونکی روزی تقسیم کردی ہے۔ اور ایمین ایک کو دوسرے درجہ مین بڑہا دیا ہی۔ تا کہ وہ ایک دوسرے کو خدمت کے لئے لین۔ تمہارے پروردگار کی رحمت تو (دولت کی) اون چیزون سے جو یہ جمع کرتے ہین کہین بہتر ہے۔

نوٹ۔ اسکی شان نزول یہ ہے کہ کفار نے کہا کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے متمول آدمی کو منتخب کرکے خدا نے قرآن کیون نہ نازل کیا؟ اسکے جواب مین خدا فرماتا ہے۔ کہ دنیا کی روزی اور مال ودولت تو ہر شخص اپنی خواہش کے موافق نہین سمیٹ لے سکتا۔ خدا ہی اوسکی تقسیم کرتا ہے۔ اور امر نبوت تو اوس سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے۔ اسلئے نبی کا انتخاب خود کرتا ہے۔ یہ تو امر مشیتی ہے۔ ہمارے مطلب سے تعلق نہین رکھتا۔

۸۱	الجاثیہ	۲و۳	هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ○ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	کل آدمیون کے لئے یہ قرآن عقل ودانش (کی باتونکا مجموعہ ہے) اور اونکے لئے جو یقین رکھتے ہین ہدایت ورحمت ہے۔ آیا وہ لوگ جو بدیان کرتے ہین۔ اونھون نے یہ گمان کرلیا ہی کہ ہم اونکو اون لوگون کے مانند قرار دینگے۔ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔ (انکا انکا) سب کا

			سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشٰوَةً فَمَن يَّهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝	سب کا جینا مرنا یکساں ہو گا۔ کیسا برا حکم یہ لگاتے ہیں! اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا اور اسلئے کہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اور اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائے۔ آیا تم نے اوس شخص کی حالت پر غور کیا۔ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔ اور اللہ نے اوس سے توفیق ہدایت سلب کر لی۔ کیونکہ علم ہوتے ساتے اوس نے نیکی کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور اوس کے کان پر اور دل پر مہر لگا دی۔ اوس کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا۔ پس اللہ کے بعد اوس کی رہبری کون کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہیں قبول کرتے؟

نوٹ۔ کس وضاحت اور صراحت کے ساتھ اسمیں متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ باوجود علم کے انسان نیکی اور بدی کرتا ہے۔ نیکوں کی برابری بد نہیں کر سکتے۔ اور اسکی بھی صراحت کر دیگئی ہے۔ کہ فقط ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ عمل صالح بھی لازم ہے۔ یہ آیتیں کیسی زبردست دلیل ہیں ہماری حجت کی۔

۸۲	القمر	۳	إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

نوٹ۔ کُلَّ شَیْءٍ (یعنے ہر چیز) مین ضعیف الاعتقاد لوگ افعالِ انسانی کو شامل کرکے
یہہ حجت کرتے ہین کہ افعال مین نیک و بد شامل ہین۔ پس افعالِ بد کو خدا نے ہی
پیدا کیا ہے۔ اِسلئے گناہون کا مواخذہ نہ ہوگا۔ یہہ حجت نہین۔ بلکہ سفسطہ اور اصرار
بر حماقت ہے۔ بیشک ہر چیز کو خدا نے پیدا۔ اور ایک اندازہ سے پیدا کیں ہے۔
اور کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سارا ساز و سامان انسان ہی کے لئے۔
انسان ہی کے تمتّع کے لئے مُہیّا کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ان کو اپنے کام مین لاتا ہے
اور انمین تصرّف کرتا ہے۔ چنانچہ خود خدا فرماتا ہے۔ سُورۃُ البقر ع ۲ کے
آخر مین۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔ ترجمہ۔
"وہ (خدا) وہی تو ہے۔ جس نے زمین کی کُل چیزین تمھارے لئے پیدا کین"۔ پس
ایک طرف انسان اور دوسری طرف اشیاے عالم یون ہی رہتین تو دونون مین
کوئی نسبت یا تعلق نہین پیدا ہوتا۔ تعلق پیدا ہوا تو انسان کے تصرّف سے۔ اور
تصرّف فعل ہے۔ پس فعل سے ہی انسان اور موجوداتِ عالم مین تعلق پیدا ہوا۔
اس وجہ سے۔ اور نیز اِسوجہ سے کہ جو صفات خدا نے انسان مین خلق کی ہین۔
اونکی وجہ سے بھی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ جب امرِ خلقت
کی تفصیل کرنے بیٹھین۔ تو سرِ فہرست انسان ہی کا نام لکھین۔ پھر اِسکی تصریح
کرین کہ اِس انسان کو اللہ نے کِس اَنْدَازَہْ سے خلق فرمایا ہے۔ اور وہ اندازہ
مختصر مفید جامع و مانع و قاطع بہ چند الفاظ یہی ہے کہ۔ انسان اپنے افعال
سے اِس دنیا کی کائنات مین جو تصرّف اور اون سے جو تمتّع کرتا ہے۔ اِسلئے جبر
سے۔ اور نیز اِسوجہ سے کہ وہ صاحب عقل و تمیز اور متحرک بالارادہ ہے۔ جس صفت

ہی کی وجہ سے وہ اپنے مضر و بے سود اشیاء سے احتراز کرتا ہے۔ اور فقط اپنے
مفید اشیا سے استفادہ کرتا ہے۔ اسلئے وہ فاعل مختار ہر فعل نیک و بد کا ہے۔
جب اختیار فعلی انسان میں ہے تو لازما وہی اپنے افعال کا خدا کے پاس ذمہ دار
بھی ٹھیرا۔ پس جب اس سب سے بڑی شئی یعنے انسان کے ذیل میں جملہ افعال اختیاری
انسان مثل جزء لاینفک کے داخل ہوگئے۔ تو پھر افعال انسانی کی کوئی دوسری
مستقل حیثیت ایسی باقی نہیں رہتی کہ وہ جداگانہ طور پر اور بلا تعلق انسان فہرست
مذکورہ میں درج کیجائے۔ اس بحث سے ثابت ہوگیا کہ اس آیتہ کی مستعملہ لفظ شئی
کے مفہوم میں اس محل پر افعال انسان بلا تعلق ذات انسان شامل نہیں ہیں۔ بلکہ
تابع انسان ہیں۔

ایک دوسری بات۔ اسی آیتہ سے متصل اوپر کی آیتہ یہ ہے۔ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ
فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ ط ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ترجمہ۔ جس دن وہ
آگ میں منھ کے بل گھسیٹے جائیں گے (تب اون سے کہا جائیگا) تو چکھو (ذرہ تن
بدن میں) دوزخ کی آگ لگنے کا" یہ فرماکر پھر فرماتا ہے کہ ہم نے "ہر چیز کو ایک
اندازہ سے پیدا کیا ہے" اب ان دونو کو ملا کر دیکھو۔ تو معلوم ہوجائیگا کہ جلاتا
ہے انسان کو۔ تو اوسکے افعال ہی کیوجہ سے۔ چنانچہ اوپر کی آیتوں میں انسان
کی نافرمانی کا ذکر فرمادیا گیا ہے۔ اور اس ساری سُوْرَۃُ الْقَمَرْ میں چار جگہ
پلٹ پلٹا کر خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَہَلْ مِنْ
مُّدَّکِرٍ ۝ ترجمہ۔ اور ہم نے نصیحت کے لئے اس قرآن کو ضرور آسان کردیا ہی
تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ۔ پس ظاہر ہے کہ ذات انسان بلا اپنے افعال

کے مثل جمادات پتھر اور پہاڑ کے تونہین رہی - بلکہ انسان اگر انسان ہے - تو بشمول اپنے افعال کے انسان بنتا ہے - ورنہ مُردہ بھی تو بہمہ اسباب ظاہری انسان ہے - یہہ آیتین درحقیقت فرقۂ قدریّہ کی بابتہ ہین - چنانچہ اس آیتہ مین اسکی طرف لفظاً اشارہ بھی ہے - انکاہی مذہب تھا جو ہمارے قائل صاحب کا خیال ہے -

مزید برآن اسی آیتہ کے بعد کی آیتین بھی ملاؤ تو آئینہ کی طرح مسئلہ صاف ہوجاتا ہے آیتہ منقولہ کے بعد یہہ ہے -

۸۳	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ	اور ہر کام جو وہ کر چکے - کتابون مین لکھا ہوا موجود ہے - اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے - بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین بمقام سچی خوشنودی کے بادشاہ قادرِ مطلق کے پاس ہون گے -

نوٹ - اس کے فعل ماضی فَعَلُوهُ (کرچکے) سے معلوم ہوگیا کہ کام کرچکنے کے بعد واقعہ لکھا جاتا ہے - نہ کہ اسکے قبل - پھر لکھا ہے کہ - فِي الزُّبُرِ - یعنے کتابون مین لکھا جاتا ہے - زُبُر جمع ہے - واحد اسکی - زَبُور ہے - پھر یہہ کئی کتابین کیسی ہوگئین م - گناہ پسند - گناہ پرست طبیعتین تو یہہ کہتی ہین کہ ایک ہی کتاب لَوحِ محفوظ ہے اور سب اوسمین پہلے سے لکھا ہوا ہے - عقل ایمان جو ہی سمجھو - دنیا کا نمونہ پیش نظر رکھو - اور قیاس کرلو کہ لوح محفوظ گویا صدر رجسٹر ہے -

اسکی تکمیل کے لئے دوسرے ذیلی رجسٹرات بھی ہین۔کیون ہ کراماً کاتبین کیا تماشہ دیکھنے کو تمھارے ساتھ لگے ہین ؟۔نام کے معنے ہین کہ۔ وہ لکھنے والے بزرگ ہین" اور کئی بزرگ ہین۔ یہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ پس یہہ کئی بزرگوار کیا لکھ رہے ہین ؟۔ وہی تمہارے اعمال۔ برُے اعمال ایک رجسٹر مین۔نیک اعمال ایک رجسٹر مین۔ اسیطرح خدا کو علم ہے کہ اور کن کن امُور کے لکھنے کا حکم فرمایا ہی۔ یہہ سب جا کر اوس بڑے رجسٹر لوح محفوظ مین شاید لکھے جائین گے۔ یا یہہ کہ لوح محفوظ بعض خاص امور کا ہو۔ اور یہہ دوسری کتابین دیگر مختلف امُور کی ہون۔بہرحال ہم کو یہہ معلوم کرادیا گیا ہے۔کہ انصاف کی ترازو کے ایک پلہ مین ہماری نیکیان۔دوسرے مین ہماری بدیان تولی جائین گی۔جدہر کا پلہ جھکا ہوا ہوگا۔اوسی کے لحاظ سے سزا و جزا ہماری تجویز ہوگی۔(دیکھو ۳ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ سزا و جزا جزء سوم)۔چنانچہ خود اس آیتہ مین بھی جتایا جاتا ہے۔نیکی کی تحریص یعنے شوق و رغبت دلانیکی غرض سے۔کہ جو نیک ہین وہی جنت کے باغون اور نہرون مین۔اور خدا سے تقرب حاصل کرکے مزون مین رہین گے۔

۸۴	الحدید	۳	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ	جو مصیبت بھی زمین پر یا تمہاری ذات پر گرتی ہی قبل اسکے کہ ہم اوسکو پیدا کرین وہ نوشتہ مین لکھی ہوئی موجود ہی۔بلاشک یہہ امر اللہ کے لئے آسان ہی۔
			لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ	یہہ اس غرض سے جتایا جاتا ہی تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہی۔تو اوسپر تم افسوس نہ کرو۔اور جو کچھ خدا نے تم کو عطا کیا ہے۔اوس پر اِتراؤ

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ	نہین - اور اللہ کسی چھوڑے شیخی باز کو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ - اسمین مصیبت کا ذکر ہے - مُصِیبت کا معنے حادثہ کیا جا سکتا ہی - یعنے وہ ایک واقعہ ہے جو آن پڑتا ہے - اور وہ ناگوار بھی ہوتا ہے - پس اسکے تصوّر مین دو چیزون کا وجود لازمی ہے - ایک اوس چیز کا جو آن پڑتی - دوسری اوس چیز کا کہ جس پر وہ پہلی چیز آن پڑتی ہے - پس انسان ہی دوسری چیز ہے جسپر وہ ناگوار چیز آن پڑتی ہے - لہذا ایسی چیز انسان کے اختیار سے خارج ہوئی - فلہذا وہ انسانی فعل نہین ہوی - بلکہ مشیّت الٰہی ہوی -

مُصِیبتِ اَرضی اور مُصِیبتِ نفسی - دو مصیت کا ذکر ہے - اسکی تصریح یہہ ہے ، قحط ، پلیگ ، وغیرہ - یہہ سب ارضی مصیبتین ہین - انسان مال اولاد کھو دے - بگی گری ، ٹانگ ٹوٹی ، یہہ مصیبتین نفسی تعنے متعلق بہ ذات انسان ہین - ان پر انسان کا کسی قسم سے بھی اختیار نہین ہے -

اس مسئلہ پر سے ہر قسم کے شک وتامّل کا پردہ رہا سہا بالکل اوٹھ جاتا ہے - اسطرح کہ ع ۸۳ - سبق مین یہہ بتا دیا گیا ہے کہ فعل کے واقع ہونیکے بعد وہ واقعہ لکھا جاتا ہے - قبل واقعہ نہین لکھا جاتا - اس آیتہ مین صاف ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کون اُمور ہین جو قبل واقعہ لکھے رہتے ہین - فرمایا اس آیتہ مین کہ مُتذکرۂ بالا واقعات یعنے مصیبتین - یعنے حوادث یعنے وہ اُمور جو خارج از اختیار انسان ہین - یہی ہین جو پہلے سے لکھے رہتے ہین - اس سے یہی مُستخرج ہوا کہ امور غیر اختیاری انسان

قبل از وقوع ہی لکھے رہتے ہین۔ مگر امورِ اختیاری انسان بعدِ وقوع لکھے جاتے ہین۔ پس سئلہ تقدیر یہانتک کہ اوسکا تعلق افعالِ انسانی سے ہے حل ہوگیا۔ کہ انسان اپنے افعال کے لئے تقدیر کا مجبور نہین ہے۔ بلکہ آزاد و مختار ہے۔ اسی اختیار کے استعمال کا وہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

اخیر حصہ اس آیتہ کا یہہ تاکید کرتا ہے کہ نفع و نقصان جو کچھ لاحقِ حال انسان کا ہونا ہے۔ وہ منجانب اللہ ہے۔ نفع ہوا تو یہہ نہ سمجھو کہ تمھاری مساعی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ تمہاری مساعی مین برکت منجانب اللہ ہوئی۔ اور اگر نقصان ہوا بھی۔ تو یہی سمجھو کہ خدا کو ویسا ہی منظور تھا۔ کیونکہ یہہ باتین خارج از اختیارِ انسانی ہین۔

۸۱ تا ۸۴ ہی اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کافی ہوسکتے ہین۔

۸۵	التغابن	۲	مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ	بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہین پہونچتی اور جو ایمان لائے گا اللہ اوس کے دل کو ہدایت کردے گا۔

نوٹ۔ آیتہ ماسبق کا ہی مضمون ہے۔ اوسی کے تحت مین بحث پوری ہوگئی ہے۔ اسمین بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ ایمان لاؤ تو ہدایت پاؤ۔ ایمان کے بعد فعل کی نوبت جب آئیگی۔ تو خدا کی طرف سے اوسکی ہدایت بھی پہونچ جائیگی۔

۸۶	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ	ہر شخص جو کچھ کرچکا ہے اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سوائے داہنے ہاتھ والون کے۔ جو جنتون مین گنہگارون سے یہ دریافت کرتے ہونگے۔ کہ تم کو کس چیز نے آگ مین پہونچا دیا ہے۔ وہ کہین گے

فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۝ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۝
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝
حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۝
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشّٰفِعِیْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ
عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۝
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝
بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ؕ بَلْ
لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝
كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ
شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ وَمَا
یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ

کہ ہم نمازیون مین نہ تھے۔ ہم مسکین کو کھانا
نہین کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باطل مین گھس
پڑنے والون کے ساتھ گھس پڑتے تھے اور
ہم یوم آخرت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہان تک
کہ اب ہم کو (موت کے ساتھ) اسکا یقین آیا۔ پس
شفاعت کرنے والون کی شفاعت اون
کے کچھ کام نہ آئیگی۔ پھر اب ان لوگون
کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی
کرتے ہین؟ گویا کہ وہ وحشی گدہے ہین
جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہین۔ بات
یہہ ہے کہ ان مین سے ہر شخص چاہتا
ہے کہ اوسے کھلی ہوی کتابین
دیجائین۔ ایسا تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ
وہ تو آخرت ہی سے نہین ڈرتے۔
ہرگز نہین۔ یہہ (قرآن) تو ایک
نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اسے
یاد رکھے۔ اور اگر اللہ نہ چاہے گا
تو اون کو یاد بھی نہ رہے گی۔ وہی
اس بات کا اہل ہے کہ اوس سے

التقویٰ واہل المغفرۃ ڈرین ۔ اور وہی بخشنے کا اہل ہے:-

نوٹ۔ یہہ آیات کچھہ اسطرح جمی ہوی ہین کہ کل کو نقل کر دینا مناسب خیال کیا گیا۔ اس کا ابتدائی حصّہ بتاتا ہے۔ کہ جسطرح مال بغیر روپیہ دیئے کے رہن سے نہین چھوٹ سکتا۔ اوسیطرح گنہگار بھی عذاب پائے بغیر نہین رہ سکتے۔ اِلّا اسکے کہ شفاعت ہو۔ مگر یہہ بھی لکھدیا ہے۔ کہ ایسون کی شفاعت بھی بے سود ہوگی۔ تھوڑے سے بہت گناہ بھی گنوادیئے ہین۔ مثلاً نماز نہ پڑہنا۔ مسکین کو نہ کھلانا۔ اعمال وافعالِ باطلہ مین مستغرق ہوجانا۔ عاقبت سے انکار کرنا۔ اِس تفصیل مین ایمان اور عمل صالح دونو داخل ہین۔ پھر ایک تاریخی ذکر بھی شمّۃً بیان کر دیا گیا ہے جسکی حقیقت یہہ ہے کہ کفّار یہہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس خدا کے پاس سے ایک نوشتہ آنا چاہئے۔ کہ وہ آنحضرتؐ پر ایمان لاوین۔ اسکے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسا تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ یہہ کتاب تو ایک نصیحت ہدایت ہے۔ آیتہ کے ختم پر لکھا ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہیئے۔ وہی بخشنے والا ہے۔ اگر اسطرح ایک طرف تو خدا سے ڈرے۔ اور دوسرے طرف اوسکی رحمت کی آرزو کرے۔ تو یہی باعثِ رضاے الٰہی ہوگا۔ اوس وقت اللہ چاہے گا کہ ہدایت نصیحت یاد رہے یہی ہے معنے اس عبارت کا کہ "اگر اللہ نہ چاہے گا تو اونکو یاد بھی نہ رہیگا" ظاہر ہے کہ چاہنے کا سبب پیدا کیا جاے۔ اوسکے بعد رحمت کا استحقاق پیدا ہوگا۔ اُسی ابتدائی عبارت مین یہہ جو لکھا ہے کہ "ہر متنفّس جو کچھہ کر چکا ہے۔ اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سواے داہنے ہاتھ والون کے" اسمین "داہنے ہاتھ والون" سے مراد وہ لوگ ہین جنکے داہنے ہاتھون مین اونکے پاک وصاف اعمال نامے ہونگے۔ یعنے وہ جنکے متعلق خدا نے تجویز فرمادی

ہو کہ وہ بہشت مین رہین ۔ (دیکھو ۴۲ جزو دوم و ۲۴۲ جزو سوم)

۸۷	الدھر	۲	ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا ۝ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ ان اللہ کان علیما حکیما ۝ یدخل من یشاء فی رحمتہ والظلمین اعد لھم عذابا الیما ۝	بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کے حضور مین پہونچنے کے لئے راستہ اختیار کرے۔ مگر جبتک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہو گے ہی نہین۔ بیشک اللہ علیم اور حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کر لیتا ہے۔ اور جو نافرمان ہین اون کے لئے اوس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نوٹ۔ بات یہی ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جاوے۔ اوسکے احکام کی تعمیل کیطرف توجہ کیجاوے۔ ایسا ارادہ کیا جائے۔ تو ایسون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور ہزارہا راستے اپنے حضور مین پہونچنے کے وہ خود بنا دیتا ہے۔ توفیق ہدایت عطا فرماتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لازم ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کو راضی رکھے۔ پھر خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

۸۸	النباء	۱	وکل شیء احصینہ کتبا ۝ فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ۝ ان للمتقین مفازا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے۔ (ہم کہین گے) تو اب مزہ چکھو۔ ہم تمہارے لیئے عذاب پر عذاب بڑہائین گے۔ بیشک پرہیزگارون کے لیے کامیابی ہے۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا	یعنے (رہنے کو) باغات۔ اور (کھانے کو) انگور اور (دل بہلانے کو) نوعمرحسین عورتین اور (پینے کو) چھلکتا ہوا پیالہ۔

نوٹ۔ ثابت ہے اس آیتہ سے کہ اعمال لکھے جا رہے ہین۔ گنہگارون کو حکم ہوگا کہ اعمال کے بدلے مین عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔ اور پرہیزگارون کو نعمات مرحمت ہونگے۔

جزءچہارم پر اجمالی نوٹ

اس جزء کے کئی مقامات مین تم پڑھ آئے ہوگے کہ۔ (۱) خدا نے انسان کی آنکھ پر۔ کان پر دل پر۔ پردہ ڈال دیا ہے۔ (۲) جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ (۳) اگر چاہتا تو سبھون کو نیک بندے بنا دیتا۔ اون مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھدیئے گئے ہین۔ سہولت فہم کے لیے یہان اس جزء کے ختم پر اون نوٹون کے متعلق اجمالی ذکر کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ انہین آیات کی غلط تعبیر گناہ پسند طبیعتین کرتی ہین۔

ختم جزء اوّل پر بہ تفصیل تمام سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو ہدایت فرمادی کہ انسان خدا پر ایمان لاوے۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور عمل صالح کرے۔ یہہ بھی معلوم کرا دیا کہ دنیا مین نبی اور رسول بھیج بھیجکر بھی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھیگا۔ اور اسکی بھی خبر کردی۔ کہ وہ حَبْلِ الْوَرِيْد سے بھی قریب تر انسان کی ذات مین موجود ہے۔ اور ہر فعل نیک و بد سے انسان کو مطلع کرتا رہتا ہے۔ جس کیفیت کا نام فی زماننا لفظ کانشنس سے متعارف ہو گیا ہے۔ اس بار بار کی جاریہ ہدایت پر عمل کرنا ہر ذوی فہم خداترس انسان کا

فرض ہے۔ اسی سے خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اسی سے بندہ راضی اور خوش ہوگا
اور ھل اتیٰ خاص کی رحمت سے مالا مال وسرفراز فرمائیگا۔ جب انسان ان
ہدایات متواترہ پر عمل نہ کرے۔ تو خدا اوس سے ناراض ہی نہین بلکہ کارہ ہوجائیگا۔ اور وہ
انسان معتوب ہوجائیگا۔ پس جب یہ کیفیت ہوجائیگی۔ تو اب کونسا موقع ہدایت کا باقی
رہا۔ معمولی آجکل کے شاعر بھی تو اقتضاے فطرت سناتے ہین کہ۔ مصرع۔ "نہین سنتے توہم
ایسون کو سناتے بھی نہین" ہدایت تو اللہ کر ہی رہا ہے مگر انسان ہے کہ سنتا ہی نہین
پھر اولٹے کہنے لگو۔ کہ اللہ چاہتا تو ہم سے گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ یہ کیون نہین کہدیتے
کہ گناہ کو پیدا ہی نہ کرتا۔ یا یہ کیون نہین کہدیتے کہ ہم کو فرشتہ ہی بنا دیتا۔ یا یہ کیون نہین
کہدیتے۔ کہ ہم سب کو پیغمبر ہی بنا دیتا۔ کیا خلق آدمؑ سے قبل خدا نے ملکوت یعنی فرشتون
کو نہین خلق کر دیا تھا۔ اونکو تو گناہ کرنا یاد ہی نہین۔ اور اگر سب پیغمبر ہوجاتے۔ تو پیغمبری کے
فرایض وہ کسکے ساتھ ادا کرتے۔ جبکہ سب ہی معصوم ہوتے۔ اور پھر سمجھو۔ کہ اگر سب اسطرح
نیک ہی نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ مستحق ثواب کس بنا پر ہوتے۔ یہ تو حماقت ہی کی نہین
بلکہ جنون کی سی باتین ہین۔

تم کیا دنیا مین نہین دیکھتے ہو۔ کہ شاگرد اگر اعتقاد۔ وفا اور توجہ کے ساتھ ریاضت کر کے
اوستاد کی تعلیم دلنشین کرلے۔ تو اوستاد اوسکو چند ایسے نکات کمال سکھا دیتا کہ جنکے حاصل کرنے
مین شاگرد کا ایک حصۂ عمر صرف ہوجاتا۔ کسی حکیم کا اچھا شاگرد ہو۔ تو حکیم اپنے خاص تجربہ
کی باتین اوسکو بتا دیتا۔ اسی طرح اگر میثاق کی سادی ہدایت پر انسان عمل کرکے ایمان
لائے۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہکر عمل صالح کی طرف رجحان کرے۔ تو خداے تعالیٰ
اپنے تقرب خاص کا طریقہ بھی بتا دیگا۔ جسکو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ایمان اور عمل صالح

ہے۔

بروزِ ازل خدا نے آدمؑ کو خلق کر کے علم او عقل عنایت فرمائی۔ اب جو روزانہ بیشمار انسان دنیا مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔ وہ بھی ہین تو اولادِ آدمؑ ہی۔ اسلئے ہر انسان مین علم و عقل کا جوہر رہا کرتا ہے۔ جس سے اوسکو نیک و بد کی تمیز بھی رہتی ہے۔ ابتک بیشمار پیغمبر پیدا ہو گئے۔ جنہون نے وہی ہدایت میثاق سنائی اور سمجھائی۔ اور اب تو ہمارے رسولِ مقبول صلعم کے ذریعہ سے ہماری دایمی ہدایت کے لئے قرآنِ مجید ہمارے ہاتھون مین دیدیا گیا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے لیکر اِسوقت تک اور آیندہ کے لیئے بھی ایک مستقل اور غیر تبدیل طلب مجموعۂ ہدایات ہے۔ یہ قرآن اب ہمارے لیئے جملہ انبیاء اور مرسلین کا قایم مقام ہے۔ وہی میثاقی ہدایت اب بھی اگر تم سننا چاہتے ہو۔ تو سُن لو۔ جبکہ تمہارے گھر کسی کے بچہ تولد ہو۔ غور سے سنو۔ اور سمجھو۔ جیسے ہی بچہ رحمِ مادر سے قابلہ یعنے دایہ کے ہاتھ مین نکل آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ بچہ رو رہا ہے۔ ایسا نہین ہے بلکہ وہ بچہ اپنی مخفی لکنت بھری زبان مین ایک خاص ضغط کے ساتھ چیخ چیخ کر اپنا پہلا کلمہ اَللہ اَللہ کا سناتا ہے۔ اِسی کی طرف اشارہ ہے حدیث شریف کا کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ترجمہ۔ "ہر بچہ اللہ کے خاص طریقہ پر پیدا ہوتا ہے"۔ "طریقہ" کے معنوں مین دوسری لفظ "دین" ہے۔ اور خدا اپنے مقرر کردہ خاص طریقہ کے متعلق فرماتا ہے۔ سورۃِ آلِ عمران ع مین اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ۔ "اللہ کے پاس کا دین اسلام ہے"۔ اِسطرح ہر بچہ کو بھی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ اب اگر وہ گمراہ ہو جاوے۔ تو اوسکا وبال کس کے سر۔ بیشک اوسی کے سر ہوگا۔

اتنا کچھ اہتمام ہو چکنے کے بعد توقع تو ہوتی ہے کہ انسان اپنا معاہدہ پورا کرے گا۔ اللہ
پر ایمان لائے گا۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہیگا۔ اور عمل صالح کرے گا۔ جب انسان
ایسا نہین کرتا۔ تو خدا فرماتا ہے قرآن مین۔ اے محمدؐ۔ ایسون کے روبرو تم ہزار
معجزے کر دکھاؤ۔ مگر وہ تو چشم بین نہین رکھتے۔ ہزار نصیحتین سناؤ۔ مگر وہ تو گوش
نصیحت شنو نہین رکھتے۔ ہزار دلیلون سے سمجھاؤ۔ مگر وہ تو قلب صواب احساس نہین
رکھتے۔ جب کوئی دیکھتا۔ سنتا۔ سمجھتا ہی نہین۔ تو تم بھی اوس کو نہ دکھاسکتے۔ نہ سناتے
نہ سمجھاتے۔ پس اب چھوڑ دو اون کو اونکی خود اختیار کردہ حالت غفلت و سرگردانی
مین۔ اب تو اونکی آنکھ۔ کان۔ اور دل پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ یہی ہین معنے ان
الفاظ کے جن کو خدائے تعالیٰ نے بعد اتمام حجت اپنے عتاب مین فرمایا
ہے۔

یہی سمجھلو۔ کہ تمہارا ایک لڑکا ہے۔ جو تحصیل علم کی طرف توجہ نہین کرتا۔ تم ہر طرح سے
اوسکی تعلیم مین کوشش کر رہے ہو۔ مگر وہ مائل نہین ہوتا۔ شعور کو پہونچ چکا۔ مگر اوسکی خودسری
بڑھتی جاتی ہے۔ تم اوسکو مدرسہ بھیجتے ہو۔ کراماً کاتبین کیطرح آدمی بھی اوس کے ساتھ
لگا دیتے ہو۔ اوستاد گھر پر بھی رکھتے ہو۔ روپیہ فراخ دلی کے ساتھ صرف کرتے
ہو۔ مگر تمہارا لڑکا آوارہ ہی رہتا ہے۔ بلکہ خیرگی مین ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور یہ ثابت
کرتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع۔ "تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است" اور
تم کو اوسکی طرف سے بالکل نا امیدی ہو جاتی ہے۔ بے ساختہ تمہاری زبان سے نکل جاتا
ہے۔ سہ پتھر مین کبھی پانی تاثیر نہین کرتا۔ ویرانہ مین گھر کوئی تعمیر نہین کرتا۔ اور تنگ
اگر تم اوس ناشدنی لڑکے کو عاق کر دیتے ہو۔ گھر سے نکال دیتے ہو۔ اوسکے کھانے

کپڑے یعنے جملہ لوازمِ نفقہ کو بند اور موقوف کر دیتے ہو۔ اور کہہ دیتے ہو۔ جا۔ پھر اگر محتاج و مفلس و ذلیل و خوار مر بھی نا ہنجار۔

پس حقیقت یہ کیفیت اور ایسا ہی منشاء ان آیات کا ہے۔ پھر گناہ جو طبیعتوں کو معانیِ مخالفہ کی تلاش و جستجو میں کاوش کیوں ہوتی ہے؟۔

نوٹ۔ (۱) آنکھ پر۔ کان پر۔ دل پر پردہ ڈالنا۔ مُہر کرنا چھاپہ لگانا۔ اِس جزء کے ۱و۱۳و۲۴و۲۳و۴۴و۴۴و۴۸و۸۱ مین مذکور ہے۔

(۲)۔ ہدایت کرنے اور گمراہ کرنے کا ذکر ۲۴و۵و۸و۱۰و۱۹و۲۷و۳۴و۴۱و۴۵و۵۲و۵۵و۵۶و۶۱و۷۱و۷۳و۷۸و۸۱و۸۵ مین ہوا ہے۔

(۳) جسکو خدا چاہے راہِ راست دکھا دے۔ سب کو معصوم بنا دے۔ ایسا ذکر نمبر ہائے ذیل مین کیا گیا ہے ۱۳و۱۶و۲۸و۳۱و۳۵و۳۹و۴۱و۶۵و۷۶و۷۸و۸۶و۸۷ ۔

خاتمہ

مین خیال کرتا ہون کہ بتائید ایزدی مین نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا ے تعالی نے انسان کی خلقت مین جوہر عقل جو صلۂ علم - اور مادۂ تمیز ابین نیک و بد عطا فرمایا ہے اور اوسکو اوسکی مخلوقیت اور عبودیت کی حد تک اوسکے امور مین فاعل مختار بنادیا ہے - پس اب انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسا عمل کرے کہ جو موافق مرضی ربانی ہے - اسکی دریافت کا جوہر اوس مین ہے کہ کسطرح کے عمل سے وہ خداے تعالی کو راضی رکھ سکیگا - جزو چہارم کی تمہید مین لکھدیا گیا ہے کہ اسکے لئے لازم ہے کہ استعمال صاحب عقل کا کرے - اور جہان بہ صلاح کرے خدا خود فرماتا ہے سورۂ نجم کے رکوع ۳ مین کہ - لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (جزو سوم ۲۷) ترجمہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سواے اوتنے کے جتنی اوس نے کوشش کی" پس انسان کے لئے لازم یہ ہے - کہ وہ ایسے افعال کرے کہ جس سے پروردگار راضی اور خوشنود رہے - انسان کے ہر فعل کا حسن و قبح اوسکے اثر سے متحقق ہوتا - اور ہم غور کرتے ہین تو یہ دریافت ہوتا ہے کہ انسان کے افعال باعتبار اونکے اثر اتکے تین قسم کے ہوا کرتے ہین - یعنے -

(۱) - وہ فعل جسکا اثر موافق مرضی پروردگار کے ہوتا ہے - مثلاً ایمان - عبادات - خیرات تبرات - بے نفسی وغیرہ - اسکو فعل حسنہ کہین گے -

(۲) - وہ فعل جسکا اثر خلاف مرضی پروردگار کے ہوتا ہے - مثلاً - شراب خواری زنا - تعدی علی حقوق العباد - وغیرہ - اسکو فعل سیئہ کہینگے -

(۴)۔ وہ فعل جو صفتِ نیک و بد سے خالی اور معمولِ انسانی ہے مثلاً۔ چلنا پھرنا۔ سونا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ اور یہہ حساب مین داخل نہین ہو سکتے ہین۔

پس انسان کے مطمحِ نظر افعالِ حسنہ ہی ہونے چاہئین۔ اب ہم ازل سے اس وقت تک انسانی نفسانی کیفیات پر بنظرِ غائر توجہ کرتے ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب بہ زمانۂ ازل ہی ملعون شیطان نے حضرت حوّا کو ناقص العقل دیکھکر اغوا دیا کہ شجرِ ممنوع سے لذّت اوٹھائے۔ اور حضرت حوّا نے حضرت آدمؑ کو اسکی ترغیب دی۔ اور اسپر مُصِر ہوئین۔ اور حضرت آدمؑ سے بپاسِ صحبت سہو ہو گیا۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ انسان کے ارادہ مین اثر اغواے شیطان کا اوسوقت ہی سے داخل ہو گیا ہے۔ جسکا نتیجہ ہم اب یہہ دیکھتے ہین کہ انسان کی طبیعت مین شیطنت داخل ہو گئی۔ اسی وجہ سے ضرورت اسکی ہے کہ انسان زیادہ استقلال کے ساتھہ اس اثر سے بچتا رہے۔ اس تمہید سے میری غرض اس موقع پر یہہ ہے کہ اسی شیطانی اثر سے انسان مین یہہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ کسی انسان مین ہنر دیکھتا ہے۔ تو اوسکو معمولی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ اوسکا پہلا رجحان یہہ ہوتا کہ کچھہ عیب چینی کرے۔ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ گو مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ فلاں مین فلان ہنر ہے۔ اسکے ساتھہ ہی یہہ بھی کہدیتا کہ۔ مگر فلاں بات ٹھیک نہین۔ برخلاف اسکے اگر کسی مین ذرا سی بُرائی۔ گو سہواً ہی سہی۔ پائی جاے۔ تو یہہ حکم لگا دیتا۔ بلا تحقیق۔ اور محض فرض کر لیکر بھی۔ کہ وہ شخص بہت ہی بہت بُرا ہے۔ اور عادتاً بُرا ہے۔ پہلے تو یہی نہین متحقق ہو سکتا کہ۔ نیکیوں کا احصا کیا جاے۔ مگر بُرائیون پر اگر اچھی طرح غور کیا جاے تو اونکا احصا اگر بالکلیہ نہ بھی ہو سکے۔ اونکی نوعیت تو متحقق ہو جا سکتی ہے۔ میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہین گذری کہ جسمین جملہ نیکیوں اور بدیوں کی فہرست بتا دیگئی ہو۔ شاید یہہ میری کم استعدادی

اور محدود نظری ہو۔ بہرحال مناسب ترین طریقہ انسان کے لیے یہہ ہے کہ وہ ہر فعل کے قبل اسپر غور کرلے کہ وہ اوسکی ذات کے لئے آخرت مین برا اثر تو نہین پیدا کریگا۔ پس اس سے احتراز وہ کرے۔ تا اوسکے بعد اوسکے افعال ضرور حسنہ ہونگے۔

پس اب اسکی ضرورت ہوی کہ اون افعال کی نوعیت دریافت کیجاے۔ جو بُرے ہین اور گناہ کہلاتے ہین۔ گناہ کی تعریف میں نے ابتدائی حصّہ مین بتا دی ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہین ہے۔ اسی موقع پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ ایک اور امر کی طرف توجہ کرون۔ کہ جس سے گناہ پسند طبیعتون کو ایک قسم کی حمایت ملتی ہے۔ عوام کے خیال مین یہہ بات ہے۔ کہ گناہ کر بھی لین۔ کیا ہوگا؟۔ تھوڑی ملامت آخرت مین ہو جایگی۔ لیکن عذاب کی نوبتہ ہی نہین آئیگی۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے شفاعت بھی تو ہے۔ ہمارے رسول اکرم ہماری شفاعت فرماوین گے۔ بس چھٹی ملجائیگی۔ میرے خیال مین کم فہم لوگون سے ایسے امور کا بیان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی کم اور پُرخطا فہم سے کچھ کے کچھ معنے کر دیتے ہین۔ پس اس مسئلہ کی بحث کے ذیل مین اس خیال غلط کے متعلق بھی بحث کر دینی مناسب تصور کرتا ہون۔

عام اعتقاد یہہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائینگے۔ گناہ سب بخش دیے جاوینگے۔ اسکے متعلق مین پہلے عام بحث کرونگا۔ باصطلاح فقہ بخشش کو عفو کہتے ہین۔ اسکے معنے ہین۔ حق مواخذہ ہونے پر بھی بدلہ اور عوض نہ لینا۔ پس غور طلب یہہ امر ہے کہ کسی گناہ کا بدلہ اور عوض نہ لیکر بخش دینے کا حق کسکو ہے یا کس کسکو ہے۔ باعتبار ماہیت گناہ کی دو قسمین قرآن شریف مین بتائی گئی ہین۔ صغیرہ اور کبیرہ۔ مین انکی تعریف یہہ سمجھتا ہون۔ کہ جو گناہ عفو ہو سکتے ہین۔ وہ صغیرہ ہین۔ اور جو عفو نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کبیرہ

ہین - خلاصہ یہہ کہ گنجائش عفو کے اعتبار سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہو سکتے ہین - اب یہہ دریافت کرنا ہے کہ ممکن العفو کون سے گناہ ہو سکتے ہین -

یہہ تو ہر مسلم کے عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے - اسکے ساتھہ ہی ہر مسلم کا یہہ بھی اعتقاد اور ایمان ہے - کہ خدا بڑا عادل اور منصف بھی ہے - اس وصف کے اعتبار سے یہہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کسی گناہ کے مواخذہ کا - یا اوسکو بلا بدلہ اور عوض لینے کے بخش دینے کا - حق کسی اور کو ہے - تو خداے تعالیٰ اوسکا حق سلب نہ فرمائیگا - یہہ تو ہر مومن مسلمان ضرور تسلیم کریگا - کہ قدرت کاملہ خدا ہی کی ہے - بیشک - لیکن جب اوسی نے کسی بندہ کو بھی حق دیدیا ہے - تو اوس حق کو سلب بھی نہ فرمائیگا - مثلاً زیر بحث سوال مین زنا اور شراب خواری - دو گناہ تمثیلاً ذکر کیے گئے ہین - عفو کے اعتبار سے دونو کی جُدی جُدی کیفیت ہے -

شراب خواری ایسا فعل ہے - جو فاعل کے نفس سے متعلق - اور اوسی کی ذات تک محدود ہے - حکم شرع کے خلاف ہونے سے بیشک ذات باری تعالیٰ ناخوش ہوگی - عفو کا اختیار پورا پورا خدا ہی کو ہے - پس اسکے متعلق توبہ قبول فرمالیگا - وہ غفور الرحیم ہے -

زنا دو قسم کا ہے - محصنہ اور محض - زنای محصنہ ایسا فعل ہے کہ جس سے ایک دوسرے انسان کے حقوق زوجیت مین دست اندازی بغیر حق کیجاتی ہے - پس یہہ خطا بمقابلہ شوہر مزنیہ کے کیگئی - حق مواخذہ اس خطا کا خدا نے اوسکو دے رکھا ہے - اس لیے شوہر مزنیہ اگر چاہے تو بخش دیسکتا ہے - دوسرے الفاظ مین یہہ سمجھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے اس حق کو شوہر مزنیہ پر منتقل فرمادیا ہے - پس اس گناہ کو خدا خود بخشدینا پسند نہ فرمائیگا - کیونکہ وہ بڑا منصف ہے - کسی کے حق حاصلہ کو سلب فرمانا نہین چاہیگا -

لیکن زنای محض بلا شوہر عورت سے ہوتا - زانی و مزنیہ - دونو اپنی اپنی ذات

کی حد تک مجرم ہوے۔ انکی توبہ بھی خدا قبول فرمائیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

اس بحث کا یہہ نتیجہ ہوا کہ جس گناہ کے اثر مین کسی دوسرے انسان کا حق مارا جاے۔ تو اوسکا بخشنے کا حق بھی خدا نے اوسی دوسرے انسان پر منتقل کر دیا ہے۔ عام فہم بحث سے مین نے یہہ نتیجہ ثابت کیا ہے۔ میرا یہہ معاہدہ ہے اس تحریر مین۔ کہ کسی حدیث یا قول ائمہ و بزرگان دین کو پیش کرکے مین اپنے مخاطب کو عقیدتاً مجبور نہ کرونگا۔ اس موقع پر بحث تو مین نے عقلی کر دی اور اپنی فہم ناقص مین اوسکو ثابت بھی کر دیا۔ اس استخراج نتیجہ کی تائید مین دلیلاً مین یہہ بتانا چاہتا ہون کہ آیتہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ترجمہ "بیشک شرک بہت بڑا گناہ ہے" (سورۂ لقمٰن۔ ع۲) کی تفسیر کے ذیل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے کافی مین منقول ہے کہ امام علیہ السلام نے باعتبار عفو گناہ کی تین قسمین فرمائین حسب ذیل:-

(۱)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا ے تعالیٰ ہرگز نہین بخشے گا۔ اور وہ شرک ہے۔

(۲)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا ے تعالیٰ بخشدیگا۔ اور وہ ایسا گناہ ہے جسکو انسان خود اپنے اوپر اور اپنی ہی ذات پر کرلیتا ہے۔

(۳)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا نہ چھوڑیگا۔ جس سے چشم پوشی نہ کریگا۔ اور وہ حق العباد سے متعلق ہے۔

پس اس سے بھی پوری طرح ثابت ہوگیا۔ کہ میری تقسیم گناہ کی قسم دوم امام علیہ السلام کی فرمودہ قسم سوم ہے۔

اب رہجاتی ہے شفاعت کی بحث۔ یہہ ایک مشکل مسئلہ ہو جاتا ہے خصوصاً بحث بالا کے بعد۔ لیکن اسکو بھی مین عام فہم طور پر اسطرح حل کرتا ہون۔ اور ہر دو شکلون مین توفیق اس تاویل سے کر دیتا ہون کہ۔ اولاً۔ ہر شخص مستحق شفاعت نہین ہو سکتا پہلے اوسمین اوسکے ایمان اور اعمال

کیوجہ سے ایسا وصف پیدا ہو جانا چاہیے۔ کہ جس سے اسکے لئے استحقاق شفاعت پیدا ہو جائے لیکن اگر وہ مستحق شفاعت ہی نہین ہوتا ہے۔ تو شفاعت کی نوبتہ ہی نہ آئیگی۔ ثانیاً یہہ کہ حسب ارشاد امام محمد باقر علیہ السلام کوئی شخص جس نے حقوق العباد کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اوس کو خدا سے تعالیٰ نہ پہونچیگا۔ اوسکے گناہ سے چشم پوشی نہ فرمائیگا۔ پس اوس گناہگار کو عذاب تو بہر حال ہو ہی جائیگا۔ لیکن ایک حد تک عذاب بھگت چکنے کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائین گے۔ اور وہ نجات پالیگا۔ اس دنیا مین بھی مجرمان سزایاب مدت قید مقررہ کے اختتام سے قبل بھی آزاد کر دیئے جاتے ہین۔ اور ثالثاً یہہ بھی قیاس ہوسکتا ہے کہ جس ایسے گناہگار کی شفاعت حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔ تو پہلے آنحضرت شاید اوسی شخص کی شفاعت فرمائین گے جسکے حق مین شفاعت طلب شخص نے زیادتی کی تھی اور وہ شخص مضرت رسیدہ اس نعمت شفاعت کے ادائے شکر مین۔ خود اپنے حق مواخذہ سے دست بردار ہو جائے۔

اس ساری ضمنی بحث کا اجمالی نتیجہ اسطرح نکالا جاسکتا ہے۔ کہ میرے مخاطب صاحب الحمد للہ مسلم ہین۔ لہٰذا مین اونکو گناہ شرک سے پاک تسلیم کرلیتا ہون۔ پس اب رہ گئی دو قسم کے گناہ۔ یعنے گناہ بذات خود۔ اور گناہ تعدی علی حقوق العباد۔ انسان نہین معلوم کرسکتا۔ آیا خدا اوسکے ذاتی گناہ کو بخشنا چاہیگا یا نہین۔ اسکا اندازہ انسان خود نہین کرسکتا۔ اسکا اندازہ کرنے والا خود خداے پاک غفور الرحیم ہے۔ اور حقوق عباد کے متعلق گناہ سے نجات تو ایک امر مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔ پس صورت یہہ ہوگئی۔ کہ گناہ کے تصور کے ساتھ ہی ساتھ دل کو۔ جگر کو۔ رگ رگ کو۔ سرتاپا کو۔ دہلا دینے والا عذاب دوزخ کا منظر سامنے موجود ہو جاتا ہے۔ اس عذاب دوزخ سے نجات کی سبیل کیسے الانسان تو کیو نکر کہے۔ یہہ سبیل

انسان کے ہاتھ مین - بالکل اوسکی قدرت مین خدا نے دے رکھی ہے - اسمین خدا نے جوہر عقل عنایت فرمایا ہے - اسکا استعمال صائب وہ کرے - تو مشکل آسان ہوجاتی ہے - ارتکاب سیئات سے بچنے کی سبیل نکل آئیگی - ایسی نیّت کے بعد خدائے تعالیٰ خود اپنی ہدایت سے ویسا طریقہ اوسکی عقل مین اِلقا فرمادیگا -

اب مین اس مُہم کو آسان کرنیکا ایک نکتہ بھی بتا دیتا ہون - وہ یہہ ہے کہ ہر فعل کے وقت خدائے رحمن الرّحیم اپنی ذات سے بلا کسی درمیانی واسطہ کے بذریعۂ کانشنس ٹوکتا ہے - اگر فعل بد ہے - اور اطمینان دلاتا ہے - اگر فعل نیک ہے - اگر وہ فعل خالی از صفات نیک و بد کے اور معمول انسان ہے - تو کانشنس اسمین دخل بھی نہین دیتا - ہر انسان اسکو اپنے روزمرہ مین محسوس کرکے لےسکتا ہے - اب سمجھو کہ کانشنس کے ٹوکنے کے کیا معنی ہین ؟ - اسکے معنی یہہ ہین - گویا بہ چند الفاظ کانشنس یہہ تنبیہ کرتا ہے - اِحتیاط کرنا - بچنا - اور اِحتیاط ایک خاص کیفیت جوہر عقل کی ہے - جسکو دنیا بھر کے فلاسفر تسلیم کرتے ہین - اِحتیاط کی تعریف یہہ ہے -

ہُوَ حِفظُ النَّفسِ عَنِ الوُقُوعِ فِی المَآثِمِ - (علّامہ سیّد شریف) ترجمہ - اِحتیاط سے مراد قابل احتراز چیزون سے بچنا ہے ! اور قابل احتراز چیز اِثم ہے - (صفحہ ۶ تعریف اِثم) - پس جب بچنے کے لئے فکر کیجائیگی - تو بہ الفاظ دیگر بچنے کی تدبیر کیجائیگی - اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کی بھی تعریف کردیجائے - خصوصاً اسوجہ سے بھی کہ میان نور اللہ سلّمہٗ کے دوسرے دوست نے اسکا ذکر کردیا ہے - اسلیے اس بحث مین اونکا ذکر بھی ہوجانا مناسب ہے - چنانچہ اونکی دلشکنی ہو - اونھین علّامہ سیّد شریف نے تدبیر کی حسب ذیل تین تعریفات بلحاظ مختلف نوعیت کے کی ہین -

(۱) - اِستِعمَالُ الرَّائِ بِفِعلٍ شَاقٍّ - ترجمہ - رائے کا استعمال مشکل کام مین جیسا

کہ انسانی امکانی امور میں ہوا کرتا ہے ... نہ ہوں تدبیر کیا ہو سکتی ہے مثلاً موت سے بچنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟

(۲)- اِجْرَاءُ الْاُمُوْرِ عَلٰی حَسَبِ الْعَوَاقِبِ - ترجمہ - یعنی آنیوالے امور کو جانکر عمل کرنا - اسی کو عاقبت اندیشی کہتے ہیں مثلاً بالنکس -

(۳)- اَلنَّظَرُ فِی الْعَوَاقِبِ بِمَعْرِفَۃِ الْخَیْرِ - ترجمہ - آیندہ آنے والی کیفیتوں پر نظر کرنا - یعنے اون کیفیتوں پر غور کرنا - بہتری کی پہچان کے ساتھ" اور یہی شیوہ احتیاط ہے - یعنے یہہ کہ فلان نتیجہ ہمارے لیئے اچھا ہے - پس اسپر غور کرنا چاہیئے کہ اوس نتیجہ کو کسطرح حاصل کیا جا سکے -

بالفاظِ صریح اِحْتِیَاط کے یہہ معنی ہوے - کہ عمل اسطرح کرنا چاہیے کہ آیندہ - ندامت - انفعال - الم - افسوس - زحمت - مصیبت - اور ایسی ہی ناپسند کیفیات لاحقِ حال نہ ہون - پس بات یہہ ہوی - کہ اِحْتِیَاط پر عمل کرنا ہی تَدْبِیْر ہے - پس ہر فعل کے کرنیکے وقت انسان کا شیوہ یہہ ہونا چاہیے کہ کسبِ ثواب کی تدبیر عملِ صالح سے کرے -

اب مین دو روایتین بیان کر کے اس مضمون تَقْدِیْر کو ختم کرتا ہون -

رِوَایَۃِ اَوَّل

حَضْرَتْ بَابِ عِلْمِ النَّبِیِّ عَلِیِّ مُرْتَضٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک صحابی نے عرض کی - کہ مسئلۂ جبر و قدر سمجھا دیجئے - حضرت کاشفِ اسرار نے کیا خوب اِس مسئلہ کا فلسفہ ایک ہی جملہ مین ظاہر فرما دیا - فرمایا - "اِسکا حل تو تمہارے دونو قدموں کے درمیان ہے" عرض کیا گیا - تشریح فرمایئے - فرمایا - "قولاً نہین - فعلاً سمجھ لو" پھر فرمایا - "قدم اوٹھاؤ" - قدمی دکھاؤ دو آیا

تم ایک پیر پر کھڑے ہو سکتے ہو؟ صحابی اپنے ایک پیر پر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ اب ارادہ کرو۔ اور دوسرا پیر بھی اوٹھا لو۔ عرض کی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ میں تو گر پڑونگا۔ صدمہ ہوگا۔ فرمایا یہی حل ہے اس مسئلہ کا۔ وہ صحابی سمجھ گئے اور متشکر ہوے۔

اسکی تفسیر مین ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ ہر تخیّل کے اعتبار سے۔ اسوقت ایک شمّہ سن لو۔ جس قدرت اور ارادہ سے پہلا پیر اوٹھا لیا گیا۔ اوسی قدرت اور ارادہ سے دوسرا پیر بھی اوٹھا لیا جاسکتا تھا مگر اسمین لگے ہاتھ ضرر کا خوف تھا۔ اِقتضائے احتیاط نہ تھا کہ دوسرا پیر بھی اوٹھا لیا جاتا۔ لیکن اگر موٹے گدّے پر کھڑے ہوتے۔ تو چونکہ ضرر کا خوف نہ ہوتا۔ اسلئے دوسرا پیر بھی اوٹھا لیا جاسکتا۔ جب لگے ہاتھ ضرر کے خوف نے ارادۂ عمل کو روکدیا تو کیا عاقبت کے خوفِ عذاب کا لحاظ عمل کے وقت نہ ہونا چاہیے؟

روایتِ دوم

ایک زبردست فلاسفر غیر موحّد امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا۔ پوچھا۔ کیا آپکو امام کہتے ہین؟ فرمایا۔ ہان۔ مین امامِ وقت ہون۔ پوچھا۔ کہتے ہین کہ آپ محمد صلعم کے پوتے ہین؟ فرمایا۔ ہان۔ کہا۔ کہتے ہین کہ آپکے دادا بھی معجزے کرتے تھے۔ اور آپ بھی کرتے ہین؟ فرمایا۔ نہ اون مین ایسی قدرت تھی نہ مجھ مین ہے۔ مگر وہ بھی اور مین بھی بوقتِ ضرورت اللہ تعالی سے التجا کرتے ہین۔ تو ناممکن الوقوع بھی وقوع مین آجاتا۔ کہا پھر کس کا نام آپنے لے لیا؟ اللہ کیا ہے؟ کہان ہے؟ کیسا ہے؟ وہ کیا کرے گا؟ اللہ کا وجود ثابت کرو۔ فرمایا۔ عقلی طریق سے یا نقلی؟ یعنے کتب سے۔ کہا۔ اونھ۔ نقلی! آپکے قرآن کی جیسی کئی کتب مین لکھ ڈالونگا۔ جناب! عقل سے ثابت فرمایئے

فرمایا۔ "یہ میرا پہلا معجزہ ہے" پوچھا۔ یہ کیونکر؟ فرمایا "عقلی یا نقلی طریقہ کو پسند کرنا تمہارا اختیاری امر تھا۔ میں اسپر قادر نہیں تھا کہ تم کو کسی ایک طریقہ کے لئے مجبور کر سکتا۔ اگر نقلی ثبوت تم چاہتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ اور آج اسوقت یہ مرحلہ منٹوں میں طے نہ ہو سکتا۔ جواب انشاء اللہ ہو جائیگا۔ ورنہ کئی دن بحث چلتی۔ کیونکہ کتب کئی لکھی پڑی ہیں۔ اور ہر ایک میں گو نتیجہ واحد ہے۔ مگر دلائل مختلف۔ بس میں نے یہ التجا کی باری تعالیٰ سے اُنکو یہ توفیق دے کہ تم عقلی ثبوت چاہو۔ اب تو معاملہ آسان ہو گیا" اور فرمایا "کہو انسان عاقل کے لئے وہ کونسا امر لازمی ہے۔ جو اوسکو آیندہ کی ندامت اور مصیبت سے مامون اور مصئون رکھے" جواب اوسوقت اوس فلاسفر کے ذہن میں نہیں آیا۔ حضرتؒ نے فرمایا۔ کیا احتیاط ایسا امر ہو سکتا ہے؟ عرض کی۔ جی ہاں۔ صحیح ہے۔ فرمایا۔ اچھا تو اب ایک نقل سنلو"

نقل۔ حمید اور ولید دو دوست بغداد میں ہیں۔ بصرہ جانا چاہتے ہیں۔ جہاں وہ کبھی نہیں گئے تھے۔ نہ راہ کی کیفیت جانتے تھے۔ نہ حالات سفر سے اونہیں خبر تھی۔ متفکر بیٹھے تھے۔ ایک مسافر کو بصرہ کی راہ سے آتے دیکھا۔ پوچھا بھائی۔ ذری مہربانی کر کے بتا دینا کہاں سے آرہے ہو۔ کہا بصرہ سے۔ پوچھا کیسی راہ ہے۔ حالات سفر کیا ہیں؟ کہا راستہ تو اچھا ہے۔ مگر ایک گھاٹی ہے۔ جہاں قزاق تاک میں لگے رہتے ہیں۔ قابو ملگیا۔ مار لیتے ہیں۔ ہتیار رکھلو۔ اطمینان ہے۔ پھر شہر پناہ بصرہ پر محصول لیکر اندر چھوڑتے ہیں۔ ورنہ باہر ہی باہر ہنکا دیتے۔ اسپر دونو دوست مطمئن ہو گئے۔ اِس اثنا میں ایک دوسرا مسافر بصرہ ہی کی راہ سے آرہا تھا۔ اوس سے بھی وہی سوالات کئے گئے۔ اِس نے جواب دیا۔ راستہ بالکل صاف ہے۔ اپنی ناک کی سیدھ پر چلے جاؤ۔ کھلے ہاتھ سونا لیجاؤ۔ کچھ خطرہ نہیں ہے حمید نے کہا۔ کیا حرج ہے۔ احتیاطاً ہتیار رکھ لیں۔ مگر ولید نے کہا مخبر آخر کو صحیح سمجھنا چاہئے

فضول بوجھ کون لے جائے ؟ ۔ خلاصہ یہہ کہ حمید مسلح اور ولید نہتّا چلے ۔ اتفاق سے راستہ مین وہ گھاٹی آئی ۔ اور دو تین شخص ان پر ٹوٹ پڑے ۔ حمید نے تلوار چمکائی ۔ اس پر حملہ کرنیوالا جھجکا ۔ اودہر دیکھا ۔ نہتّا ولید کھڑا ہے ۔ اوسپر جھپٹے ۔ حمید بھاگا ۔ جان بھی بچی ۔ مال بھی سلامت لے گیا ۔ محصول بھی لیا جاتا تھا ۔ ادا کر دیا ۔ بصرہ داخل ہوگیا ۔ دوسرے مسافر نے شاید قصداً غلط کہا ہو ۔ یا بصرہ مین کبھی داخل نہ ہونیکی وجہ سے محصول کا حال اوسکو معلوم نہ ہوا ہو ۔ اور اوس کے سفر کے وقت قزّاق کہین دوسری غارت مین لگے ہون ۔

اتنا فرماکر حضرت امام خاموش ہو گئے ۔ فلاسفر نے کہا ۔ ہان ۔ بچّون کے لئے اچھی حکمت آموز نقل ہے ۔ حضرت نے فرمایا ” بلکہ بڑون کے لئے ہدایتِ حق بھی کرتی ہے “ کہا یہہ کیونکر ۔ فرمایا ۔ تم اور مین دونو مرنے والے ہین ۔ اِس دنیا مین ہمیشہ کے لئے رہنے والے نہین ہین ۔ اسلئے ہم دونو اس دنیا سے سفر کرنے والے ہین ۔ اور ایسی دنیا کو جہان ہم ابتک نہین گئے نہ وہان کا حال کچھ ہمین معلوم ہے ۔ تمہارا دعوے ہے کہ خدا کا وجود نہین ہے ۔ اگر عاقبت مین واقعی خدا نہین ہے ۔ تو مین جو خدا کے وجود کا قایل ہون ۔ مجھکو اِس اعتقاد کی سزا دینے والا وہان کوئی نہوگا ۔ پس باوصف مختلف اور متضاد عقیدون کے تمہاری میری حالت بعالمِ ثانیہ ایکسی رہیگی ۔ لیکن بحسبِ دعوے میرے ۔ اگر خدا کا وجود ہے ۔ تو تم پھنسے ۔ مین بچا ۔ پس اس امر مین مین نے احتیاط پر عمل کیا یا تم نے ؟ ۔ انسانی شیوہ عقل میرا رہا یا تمہارا ؟ عقل سے بہتر کام مین نے لیا یا تم نے ؟ ۔ ارادہ و اہتمام عمل مین نے صائب کیا یا تم نے ؟ عمل میرا مجھے مصئون رکھیگا مصائب آیندہ سے یا تمہارا تمکو ؟ ۔ فلاسفر قایل ہوا ۔ اور ایمان لایا ۔ اور کلمۂ حق پڑھکر محصول داخلۂ جنّت کا ادا کیا ۔

ملخّصِ تحقیق یہہ ہے کہ انسان اپنے افعال اپنے ارادہ سے کرتا ہے ۔ جسکا خود ذمہ وار ہے ۔

آگ مین گروگے حماقت سے توجل جاؤگے۔ اپنی حماقت پرپچتاؤگے۔ اوسی طرح نافرمانی خدا ورسول کی کرکے گناہ کے مرتکب دنیامین ہوگے۔ توعاقبت مین دوزخ کی آگ کا مزہ چکھوگے وَهٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۔ ترجمہ۔ "اور یہی ہم کوثابت کرناتھا"

یاد رکھو

اِس حیاتِ پنجروزہ کے سفرِ دنیامین چلنے کے لئے دوراستے ہین جنمین ایک توجنۃ پہونچاتا ہے۔ دوسرا جہنم جھنکاتا ہے۔ اِن راہون سے متعلق خدافرماتاہی۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ ۔ ترجمہ۔ "اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ دکھادینا ہے" وہ راستہ خدانے دکھادیاکہ ایمان اورعمل صالح کواپنے لیے رہبر بنالو۔ پھرجتادیاہے کہ۔ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۔ ترجمہ "اوراوسی مین ٹیڑھابھی نکلاہے" (دیکھو جزء ۱۴ کا ع ۳۹) جسکی طرف شیطان پھسلالےجائیگا۔ اورمتنبہ فرمادیاکہ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ ترجمہ "یقیناوہ تمہاراکھلاکھلادشمن ہے" (دیکھو جزء ا کا ع ۹)۔ پھرفرماتاہے کہ باوصفیکہ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۔ ترجمہ "ہم نے اوسکو (یعنے انسان کو) دونوراستہ دکھلادیئے" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۔ ترجمہ "پراینہمہ وہ گھاٹی (یعنے گمراہی شیطان) سے پارنہ اترا۔ (یعنے۔ نہ بچا)" (وسط سورۃ البلد)۔ افسوس! حذار حذار۔ بچو۔ بچو۔ بچو۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ فقط۔ خداحافظ۔

محبت شعار

[signature]